

500 سوال و جواب

برائے

جاد و جنات

تالیف

ڈاکٹر رضا عبداللہ پاشا

ترجمہ

فضیلہ شیخ سعید الرحمن ہزاروی

مدرسہ جامعہ مدینہ کونولہ

نظر ثانی

حافظ شاہ محمد

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مکتبہ بیت السلام

لاہور، الریاض



500

سوال و جواب

برائے

جادو و جنات

ابن مسعودؓ اسلامک لائبریری
کتاب نمبر: 1216
J3-504 ج 13-504

تالیف

ڈاکٹر رضا عبداللہ پاشا

نظر ثانی

حافظ شاہ محمد
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ترجمہ

فضیلہ شیخ سعید الرحمن ہزاروی
مدرس جامعہ مدیہ گوہرانوالہ

مکتبہ بیت السلام
ریاض - لاہور

کتاب کے جملہ حقوق نقل و نشر و اشاعت بحق

مکتبہ بیت السلام
الریاض لاہور

محفوظ ہیں



طبع اول

۲۰۱۳ ————— ۱۴۳۵ھ

مکتبہ بیت السلام الرياض، لاہور



Mob: 0542666646, 0566661236, 0532666640 Tel: 4381155 - 4381122 Fax: 4385991
Email: bait.us.salam1@gmail.com Facebook page : Baitussalam book store
Web: baitussalam.exai.com لاہور 0321-6466422



امیرالمؤمنین و امیرالمسلمین
کتابخانه امیرالمؤمنین
تألیف: امیرالمؤمنین
تألیف: امیرالمؤمنین

500

سوال جواب

برائے
 جادو و جنات

فہرست

- ✽ عرض ناشر 36
- ✽ مقدمہ 39
- 1- کیا ”جن“ نامی کوئی شے موجود ہے؟ 45
- 2- لفظ ”جن“ کا معنی کیا ہے؟ 46
- 3- کیا جنات پر ایمان لانا ضروری ہے؟ 46
- 4- اللہ تعالیٰ نے جنات کو کیوں پیدا کیا؟ 48
- 5- کیا جنات شریعت کے مکلف ہیں؟ 49
- 6- جن کیسے مختلف اشکال بدلتے ہیں؟ 50
- 7- کیا جنات میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں ہیں؟ 51
- 8- اللہ تعالیٰ نے جنات کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ 51
- 9- کیا سب سے پہلے جنات زمین پر آباد ہوئے تھے؟ 52
- 10- جنات کی کتنی قسمیں ہیں؟ 52
- 11- جنات کی اشکال کیا ہیں؟ 53
- 12- کیا جنات کو دیکھنا ممکن ہے؟ 53
- 13- کیا جنات میں ”عفاریت“ (طاقتور شرارتی جن) ہوتے ہیں؟ 55
- 14- عفریت (سرکش) جنات کے پاس کتنی طاقت ہوتی ہے؟ 55

- 56 15- کیا ابلیس (شیطان) جنات میں سے ہے؟
- 56 16- کیا جنات میں بھی رسول ہوتے ہیں؟
- 57 17- کیا جن غیب جانتے ہیں؟
- 59 18- انسانوں کا مرتبہ بلند ہے یا جنات کا؟
- 59 19- کیا جن کو قتل کیا جاسکتا ہے؟
- 61 20- کیا ”جن“ انسانوں کے ساتھ ملکر کھاتے ہیں؟
- 62 21- کیا ہڈی جنوں کی خوراک ہے؟
- 63 22- کیا ”جن“ مذکر، مونث بھی ہوتے ہیں؟
- 64 23- کیا ہر گھر میں ”جن“ موجود ہوتے ہیں؟
- 65 24- گھروں میں جنوں کی من پسند جگہیں کونسی ہیں؟
- 65 25- کیا جنات اللہ کی قدرت سے بھاگ سکتے ہیں؟
- 66 26- کیا سانپ جنات میں سے ہیں؟
- 66 27- کیا جنوں کو موت آتی ہے؟
- 67 28- کیا انسانوں اور جنوں کا باہم مدد لینا ممکن ہے؟
- 68 29- کیا سابقہ امتوں میں بھی جنات کی پوجا کی جاتی تھی؟
- 71 30- اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں جن کا حجم کیا ہے؟
- 72 31- جن بھی موزن کے لیے گواہی دیں گے؟
- 72 32- کیا جن چوری کرتے ہیں؟
- 73 33- کیا جنات نبی کریم ﷺ سے قرآن سننے کے لیے حاضر خدمت ہوئے تھے؟

- 34- جب جنات نے قرآن سنا تو کیا وہ ایمان لائے؟ 74
- 35- کیا جن قرآن مجید جیسی کوئی سورت بنا کر پیش کر سکتے ہیں؟ ... 74
- 36- کیا قرآن مجید کی تلاوت سے قبل شیطان مردود سے پناہ مانگنا واجب ہے؟ 76
- 37- جب جنات نے سورۃ الرحمن سنی تو کیا کہا؟ 76
- 38- اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن میں ﴿الثَّقَلَانِ﴾ کا لفظ بولا ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟ 77
- 39- جنات کو کیسے پتا چلا کہ یہ قرآن عجیب ہے؟ 77
- 40- کیا جنات نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا ہے؟ 77
- 41- میں جنات سے ڈرتا ہوں، میں کیا کروں؟ 78
- 42- نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں یا جنات کی طرف بھی؟ 79
- 43- کیا جنات کی وجہ سے طاعون کی بیماری پھیلتی ہے؟ 80
- 44- کیا اونٹوں کو جنات سے کوئی مناسبت ہے؟ 80
- 45- ایک آیت اور حدیث میں تطبیق 82
- 46- جن سے کیسے معاملہ ہو سکتا ہے؟ 87
- 47- لفظ ”شیطان“ کس کس پر بولا جاسکتا ہے؟ 84
- 48- شیطین میں سے سخت ترین کونسی نوع ہے؟ 84
- 49- کیا کوئی شیطان سے بچ سکتا ہے؟ 84
- 50- کیا شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے؟ 85

- 85 51- شیطان سچا ہے یا وہ جھوٹ بولتا ہے؟
- 87 52- کیا شیطان کسی حیوان کی شکل اختیار کر سکتا ہے؟
- 88 53- شیطان کا معرکہ اور جھنڈا کہاں ہے؟
- 89 54- شیطان کی کتنی قوت ہے؟
- 91 55- کیا شیطان اور تصاویر کے درمیان کوئی تعلق ہے؟
- 91 56- کیا شیطان دروازہ کھول سکتا ہے؟
- 93 57- کیا شیطان کو گھنٹی سے کوئی مناسبت ہے؟
- 94 58- کیا شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے یا جماعت کے ساتھ؟
- 94 59- کیا کوئی چیز شیطان کو دیکھ سکتی ہے؟
- 95 60- کیا شیطان گھاٹیوں میں ہوتا ہے؟
- 96 61- شیطان انسانی جسم کے کون سے حصے میں رات گزارتا ہے؟
- 97 62- ”خُطُوبَاتِ الشَّيْطَانِ“ (شیطانی قدم) کیا ہیں؟
- 98 63- کیا شیطان نبی کریم ﷺ کی صورت میں آ سکتا ہے؟
- 100 64- کیا ڈراؤنے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں؟
- 103 65- کیا شیطان عورتوں سے جماع کر سکتا ہے؟
- 104 66- کیا شیطان دن کو سوتا ہے؟
- 104 67- کیا جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟
- 104 68- کیا استحاضے کا خون شیطان کی وجہ سے آتا ہے؟
- 106 69- کیا طلاق کی نوبت شیطان کی وجہ سے پیش آتی ہے؟
- 70- کیا تبرج (اجنبی مردوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا) شیطان

- 108 کی طرف سے ہوتا ہے؟
- 71- کیا شیطان عورت کو جھانکتا (غیر محرم کے لیے مزین کر کے
- پیش کرتا) ہے؟ 111
- 72- کیا غیر محرم عورتوں کو دیکھنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؟ 111
- 73- میں شادی شدہ ہوں، اگر میں ایک عورت کو دیکھوں اور مجھے اچھی
- لگے، تو کیا یہ شیطان کی طرف سے ہے اور ایسی صورت میں کیا کروں؟ ... 112
- 74- پہلے وقتوں میں نقل (ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا) کے وسائل
- کیا تھے؟ کیا شیطان ان کے ساتھ جاتا تھا؟ 113
- 75- کیا سواری سے گرانے میں شیطان کا کوئی عمل دخل ہے؟ 114
- 76- کیا شاعری شیطان کا کلام ہے؟ 116
- 77- کیا گانا شیطان کی بانسری ہے؟ 117
- 78- کیا خلقت کے اعتبار سے اونٹ اور شیطان کے درمیان کوئی
- مناسبت ہے؟ 118
- 79- کیا دورانِ نماز شیطان پر لعنت بھیجنا جائز ہے؟ 119
- 80- شیطان کب منتشر ہوتے ہیں اور ہم ان سے بچنے کے لیے کیا کریں؟ 121
- 81- شیطان ہمارے گھروں میں کہاں سکونت پذیر ہوتے ہیں؟ 122
- 82- شیطان کو رسوا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ 123
- 83- شیطان کے سیدنا عمر فاروقؓ سے ڈرنے کی دلیل کیا ہے؟ 124
- 84- کیا شیطان خلوت میں ہوتا ہے؟ 125
- 85- کیا عورتوں سے گوشہ نشینی (خلوت) شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟ ... 126

- 86- میرے پاس سیاہ رنگ کا کتا ہے تو کیا وہ شیطان ہے؟ اگر وہ شیطان ہے تو کیا میرے لیے اس کو قتل کرنا جائز ہے؟ 127
- 87- شیطان کی دخل اندازی کی جگہیں کونسی ہیں؟ 128
- 88- خوشبو اور شیطان کا باہمی تعلق کیا ہے؟ 129
- 89- شیطان کو بھگانے میں ذکرِ الہی کس قدر موثر ہے؟ 130
- 90- گھر کیسے شیطان کی وجہ سے قبرستان بن جاتے ہیں؟ 131
- 91- کیا شیطان کے تمام معاملات بائیں ہاتھ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں؟ .. 131
- 92- میں لباس کیسے اتاروں کہ شیطان میرا بدن نہ دیکھ سکے؟ 132
- 93- اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو کیسے شیطان سے ڈرایا؟ 133
- 94- کیا ولادت کے وقت بچہ شیطان کے (چھونے کی وجہ سے) روتا ہے؟ 134
- 95- کیا غصہ شیطان کے ورغلانے کی وجہ سے آتا ہے؟ 135
- 96- کیا مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ سیدھا کرنے کی نوبت شیطان (کے بہکاوے) کی وجہ سے پیش آتی ہے؟ 137
- 97- کیا گالی شیطان دلواتا ہے؟ 138
- 98- کیا نسیان (بھول) شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے؟ 139
- 99- کیا موت کے وقت بھی شیطان (گمراہ کرنے کے لیے) آتا ہے؟ ... 141
- 100- کیا کوئی ایسی دعا ہے جس کے ورد سے انسان مرتے وقت شیطان کے چنگل سے بچ جائے؟ 142
- 101- کیا شیطان آدمی کو بہکانے کے لیے قبر میں بھی آتا ہے؟ 142

- 143 102- کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟
- 145 103- کیا یہ سچ ہے کہ شیطان کھڑے ہو کر کھاتا پیتا ہے؟
- 104- جب لقمہ گر جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے؟
- 147 105- کیا فقر کا خوف شیطان دلاتا ہے؟
- 148 106- کیا شیطان دل میں گناہ کا خیال ڈالتا ہے؟
- 149 107- کیا جمائی شیطان کی وجہ سے آتی ہے؟
- 150 108- کیا شراب نوشی (کی نوبت) شیطان کی وجہ سے ہوتی ہے؟
- 152 109- کیا شیطان غیر اللہ کے لیے ذبح کا حکم دیتا ہے؟
- 153 110- کیا فضول خرچی شیطان کی طرف سے ہے؟
- 153 111- کیا شیطان کے گمراہ کرنے کے کئی راستے ہیں؟
- 154 112- کیا بُری باتیں شیطان کرواتا ہے؟
- 155 113- کیا نفاق شیطان کی طرف سے ہے؟
- 155 114- کیا مسلمانوں کے درمیان اختلاف شیطان ڈلواتا ہے؟
- 157 115- کیا لوگوں کو شیطان سرکش بناتا ہے؟
- 158 116- شیطان کون کونسی شکلیں اختیار کر سکتا ہے؟
- 158 117- کیا شیطان کے سینگ ہیں؟
- 159 118- کیا جوا کھیلنا شیطان کی طرف سے ہے؟
- 160 119- کیا ضرورت سے زائد بستر اور لباس شیطان کے لیے ہوتا ہے؟
- 161 120- شیطان کہاں بیٹھتا ہے؟
- 161

- 162 121- کیا شیطان انسانی جسم میں حرکت کر سکتا ہے؟
- 162 122- کیا شیطانی چالوں سے بچاؤ کی کوئی جامع دعا ہے؟
- 163 123- شیطان کا چیخنا کیا ہے؟
- 164 124- کیا زنا شیطان کی جانب سے ہے؟
- 165 125- کیا بے حیائی شیطان کی طرف سے ہے؟
- 166 126- کیا شیطان اعمال کو مزین کر کے پیش کرتا ہے؟
- 167 127- کیا انسانوں کے درمیان جھگڑے شیطان کی وجہ سے ہوتے ہیں؟
- 168 128- کیا شیطان غصہ دلاتا ہے؟
- 168 129- کیا شیطان سونے والے کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، حتیٰ کہ وہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتا؟
- 169 130- کیا شیطاں عالم الغیب ہیں؟
- 171 131- کیا بخل کا خیال شیطان کی جانب سے ہے؟
- 172 132- کیا یہودیوں نے کہا کہ سلیمان بن داود علیہ السلام جادو کرتے تھے؟
- 173 133- کیا شیطان انسان کو رسوا کرتا ہے؟
- 173 134- کیا جھگڑا شیطانی عمل ہے؟
- 174 135- کیا گمراہی کا سبب شیطان ہے؟
- 176 136- کیا مومنین کو غمگین کرنے والی سرگوشی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟
- 177 137- کیا غیر اللہ کی قسم بھی شیطان کی طرف سے ہے؟
- 178 138- انسان کے خلاف شیطان کی مدد کرنا ممکن ہے؟

- 139- شیطان اور سلیمان علیہ السلام کی دعا؟ 178
- 140- کیا شیطان آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں غور و فکر کرنے سے اولادِ آدم کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ 179
- 141- کیا شیطان نماز میں بھی حائل ہو سکتا ہے؟ 181
- 142- کیا شیطان انسانی صورت میں زیادہ قوی ہے یا بصورت جن؟ 182
- 143- جب شیطان میرے لیے گناہوں کو مزین کرے تو میں کیسے اس کا مقابلہ کروں؟ 183
- 144- کیا شیطان جماعت کے ساتھ ہوتا ہے؟ 183
- 145- کیا شیطان ہمارے خواب میں آ سکتا ہے؟ 184
- 146- کیا کفر کی بلندی شیطان سے ہے؟ 184
- 147- کیا منافقین کی نماز کے ساتھ شیطان کا کوئی تعلق ہے؟ 185
- 148- شیطان اور سیاہ رنگ کا کیا تعلق ہے؟ 185
- 149- کیا شیطان کا کوئی گروہ بھی ہوتا ہے؟ 186
- 150- کیا معاصی شیطان کی طرف سے ہیں؟ 187
- 151- طاغوت کیا ہے؟ 187
- 152- کیا رمضان میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے؟ 188
- 153- اللہ کے فرمان: ﴿الَّذِينَ أَضَلَّنا مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ﴾ کی تفسیر کیا ہے؟ 189
- 154- کیا شیطان پانی میں بھی پایا جاتا ہے؟ 191
- 155- شیطان کا قاضی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ 193

- 193 156- کیا صدقہ اور شیطان کے درمیان بھی کوئی تعلق ہے؟
- 194 157- کیا شیطان روتا بھی ہے؟
- 195 158- کیا کلمہ ”لو“ (اگر) کہنا شیطان کی طرف سے ہے؟
- 195 159- کیا شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے؟
- 196 160- کیا سیاہ کتا شیطان ہے؟
- 196 161- شیطان کے سینگ کہاں طلوع ہوتے ہیں؟
- 162- میرے گھر میں کوئی سانپ ہو، تو کیا وہ شیطان ہے اور میں اس کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ 197
- 198 163- کیا شیطان نماز سے (خشوع) چھینتا ہے؟
- 198 164- کیا شیطان صفوں کے درمیان داخل ہوتا ہے؟
- 200 165- شیطان منافق کے ساتھ نماز میں کیا سلوک کرتا ہے؟
- 201 166- شیطان اذان سن کر اور نماز کے وقت کیا کرتا ہے؟
- 167- مسیح ابن مریم علیہ السلام اور دجال کے خروج کے وقت شیطان کا کیا کردار ہوگا؟ 202
- 168- ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ کی تفسیر کیا ہے؟ 204
- 205 169- ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ﴾ کی کیا تفسیر ہے؟
- 170- کیا کافروں نے یہ بھی کہا ہے کہ ”قرآن شیطان کی طرف سے ہے؟“ 206
- 207 171- کیا شیطان فطرت میں خرابی کا سبب بنتا ہے؟

- 172- میں کیسے اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ رکھ سکتا ہوں؟ 208
- 173- مجھے شیطین سے ڈر لگتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ 209
- 174- وہ کون ہے جسے اللہ نے شیطان سے پناہ دی؟ 211
- 175- کونسا عمل شیطان پر لوہے سے زیادہ شدید ہے؟ 212
- 176- شیطان مجھ سے کیسے دور ہو سکتا ہے؟ 212
- 177- نماز کے سترے کے ساتھ شیطان کا کیا تعلق ہے؟ 213
- 178- کیا زوجیت کے راز کو افشا کرنا شیطان کی طرف سے ہے؟ 213
- 179- کیا شیطان آسمان میں فرشتوں کے درمیان گردش کرنے والی خبروں کی، نبی ﷺ کی بعثت کے بعد، کوئی پہچان رکھتا ہے؟ 214
- 180- بیعت عقبہ میں شیطان نے کیا کارنامہ کیا؟ 215
- 181- معرکہ بدر میں شیطان نے مسلمانوں کے ساتھ کیا؟ 215
- 182- کیا شیطان کے اولیا ہوتے ہیں؟ 218
- 183- کیا موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت ایک قبیلے آدمی کو قتل کیا تو اس میں شیطان کا کوئی دخل تھا؟ 219
- 184- سلیمان علیہ السلام کے کون سے لشکر تھے؟ کیا ان میں سے جن بھی تھے؟ 220
- 185- سلیمان علیہ السلام کا جنات اور جادو کے ساتھ کیا واقعہ ہے؟ 220
- 186- کیا جن سلیمان علیہ السلام کی خدمت کیا کرتے تھے؟ 223
- 187- کیا یہ سچ ہے کہ انبیاء کے بھی دشمن ہوتے تھے اور کیا وہ انسانوں سے تھے یا جنوں سے؟ 225
- 188- کیا ملکہ سبا کے لیے سورج کو سجدہ کرنے کو شیطان نے مزین

- 226 کیا تھا؟
- 189- کیا ابلیس ہی ابراہیمؑ اور ان کے باپ کے درمیان عناد کا باعث تھا؟
- 227 کیا سیدنا ایوبؑ کی بیماری اور آزمائش میں شیطان کا کوئی دخل تھا؟
- 190- کیا شیطان ہی نے عاد و ثمود کے لیے معصیت کو مزین کیا تھا؟ ... 229
- 192- کیا یوسفؑ اور اس کے بھائیوں میں واقع ہونے والے معاملے میں شیطان کا کوئی دخل تھا؟
- 230 سیدنا موسیٰؑ کے کون سے نو معجزات تھے؟ کیا انھوں نے ان پر جادو گر ہونے کی تہمت بھی لگائی تھی؟
- 232 سیدنا موسیٰؑ کا فرعون کے ساتھ کیا قصہ ہے؟
- 233 سیدنا موسیٰؑ نے پہلی بار اپنی لاٹھی کے حرکت میں آنے پر کیا کیا؟
- 235 فرعون نے جادو گروں کی مدد سے موسیٰؑ کی دعوت کا کیسے مقابلہ کیا؟
- 236 جادو گروں، جادو، فرعون اور موسیٰؑ کا کیا قصہ ہے؟
- 238 کیا فرعون نے موسیٰؑ پر جادو اور جنون کی تہمت بھی لگائی تھی؟ 240
- 199- کیا سیدنا موسیٰؑ پر ہامان اور قارون نے بھی جادو گر ہونے کی تہمت لگائی تھی؟
- 240 فرعون کی قوم نے موسیٰؑ کے بارے میں کیا کہا تھا؟
- 242 200

- 242 201- جادوگروں کا فرعون کے ساتھ کیا اتفاق تھا؟
- 243 202- موسیٰ علیہ السلام کی مبارزت کے بعد ایمان لانے والے جادوگروں کی کتنی تعداد تھی؟
- 244 203- موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان (مبارزت) کیسے مکمل ہوئی؟
- 245 204- فرعون نے جادوگروں کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا، جب وہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے؟
- 246 205- کیا فرعون کی قوم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر ہونے کی تہمت لگائی تھی؟
- 247 206- جادو کیا چیز ہے؟
- 248 207- کیا سحر حقیقت ہے یا خرافت ہے؟
- 249 208- جادو کے متعلق علما کی کیا رائے ہے؟
- 250 209- کیا جادو کبیرہ گناہوں سے ہے؟
- 251 210- اسلام میں جادوگر کا کیا حکم ہے؟
- 252 211- کیا میرے لیے کسی ساحر کے پاس اس غرض سے جانا درست ہے کہ وہ مجھ پر ہونے والے جادو کا علاج کرے؟
- 253 212- اسلام میں تمیمہ (تعویذ) کا کیا حکم ہے؟
- 254 213- کیا اسلام جادو اور جادوگروں سے لڑائی کا حکم دیتا ہے؟
- 255 214- کیا جادو کا کسی نے انکار بھی کیا ہے؟
- 256 215- کیا کوئی جادو اچھا اور کوئی بُرا بھی ہوتا ہے؟
- 257 216- کیا جادو کا علاج جادو کے ساتھ جائز ہے؟

- 217- ہم جادو گروں، دجالوں اور قرآن کے ساتھ علاج کرنے والوں میں کیسے فرق کریں گے؟ 272
- 218- کیا رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا؟ اس کی دلیل کیا ہے؟ 274
- 219- رسول اللہ ﷺ پر کیسے جادو کیا جاسکتا ہے، جب کہ وہ اللہ کے رسول ہیں؟ 278
- 220- وہ جادو جو نبی ﷺ پر کیا گیا، وہ آپ پر کیسے اثر انداز ہوا تھا؟ ... 279
- 221- کیا اس عرصے میں جس میں آپ ﷺ پر جادو کا اثر تھا، وحی کا نزول ہوا تھا؟ 279
- 222- ہم اس آیت کریمہ ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ اور رسول اللہ ﷺ پر جادو والی حدیث میں کیسے تطبیق دیں گے؟ 279
- 223- نبی اکرم ﷺ کا جادو سے علاج کیسے کیا گیا؟ 279
- 224- کیا دور نبوی میں دم کیا جاتا تھا؟ 280
- 225- کیا روحانی امراض کا کوئی علاج ہے یا نہیں؟ 281
- 226- کیا کاہن جھوٹ بولتے ہیں؟ 281
- 227- جنوں کے وجود کے متعلق شیخ الجزائر کی کیا رائے ہے؟ 283
- 228- الشیخ ابو بکر الجزائر کا جن کے ساتھ کیا قصہ ہے؟ 283
- 229- اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر جادو کرے تو کیا وہ جادو لازماً اسے نقصان پہنچائے گا؟ 285
- 230- مشرکین نے نبی ﷺ کی دعوت کو کیسے ٹھکرایا؟ 286
- 231- کیا یہ سچ ہے کہ تمام انبیاء پر جنون اور جادو کی تہمت لگائی گئی تھی؟ ... 287

- 232- کیا چاند کا پھٹنا جادو سے تھا؟ 288
- 233- مجھے ایک جادوگر نے بتایا ہے کہ اس کا جادو سمندر میں ہے۔
- پھر میں اسے کیسے زائل کروں؟ 288
- 234- کیا یہ بات درست ہے کہ سب سے افضل دم سورۃ الفاتحہ ہے؟ .. 289
- 235- کیا جادو کی تمام انواع کو باطل کرنے کے لیے، قرآن کی کوئی سورت ہے؟ 291
- 236- کھجور اور جادو میں کیا تعلق ہے؟ 292
- 237- میں جادو کا مریض ہوں، ایک عرصے سے علاج کروا رہا ہوں، لیکن ابھی تک شفا نہیں ہوئی، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ 293
- 238- آیات شفا کون سی ہیں؟ 295
- 239- جادو کو باطل کرنے والی آیات کون سی ہیں؟ 296
- 240- ولید بن مغیرہ نے نبی ﷺ کے متعلق کیا کہا تھا؟ 304
- 241- کیا مشرکین نے نبی ﷺ پر جادو کی تہمت لگائی تھی؟ 305
- 242- اس بات کی دلیل کیا ہے کہ نبی ﷺ پر کیا جانے والا جادو صرف ان کی ازواج ہی کے خلاف تھا؟ 307
- 243- جب میں کسی کو جادو یا کسی اور مرض میں مبتلا دیکھوں تو کیا کہوں؟ .. 308
- 244- جادو زدہ کے لیے کیا دعا ہے؟ 308
- 245- کیا چھپنے لگوانا بھی جادو کا علاج ہے؟ 309
- 246- چھپنے لگوانے کے بہترین دن کون سے ہیں؟ 310
- 247- کوئی ایسا جادوگر جو مختلف حرکتیں کرتا ہو، پھر کوئی بچہ ذبح کیا جاتا

- 310 ہو اور اس کی طرف دوبارہ لوٹتا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟
- 311 248- کیا جادوگر کے لیے توبہ ہے؟
- 311 249- جادو، کرامت اور معجزے کے درمیان کیا فرق ہے؟
- 312 250- کیا صحابہ رضی اللہ عنہم یا ازواج النبی ﷺ میں سے کسی پر جادو ہوا تھا؟
- 312 251- کیا علم نجوم کا جادو کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟
- 312 252- کیا اہل کتاب جادوگر کو مسلمان جادوگر کی طرح قتل کیا جائے گا؟
- 313 253- کیا خوبصورت کلام کا القا جادو ہے؟
- 314 254- اس آیت ﴿وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ﴾ کا سبب نزول کیا ہے؟
- 315 255- جادو سیکھنے کا کیا حکم ہے؟
- 316 256- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہونے والے جادو کا کیا قصہ ہے؟
- 317 257- ربط کیا ہوتا ہے؟
- 317 258- میں جادو کی مصیبت میں گرفتار ہوں، کیا مجھے دعا کرنا کوئی فائدہ دے گا؟
- 318 259- اسلام جادوگروں کے پاس جانے سے کیوں روکتا ہے؟
- 319 260- غیلان کیا ہے؟
- 320 261- کیا کوئی شخص جادو یا حسد کا علاج بذات خود کر سکتا ہے؟
- 320 262- نبی اکرم ﷺ کو سینگ کے ساتھ علاج کا حکم کب دیا گیا؟
- 321 263- جادو زدہ شخص کو دورانِ قراءت کون کون سے عوارض لاحق ہو سکتے ہیں؟

- 264- میں دجال اور شعبدہ باز کی پہچان کیسے کروں؟ 321
- 265- کیا حسد کوئی حقیقت ہے یا کوئی من گھڑت چیز؟ 322
- 266- کیا کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے؟ 323
- 267- حسد کیا ہے؟ 324
- 268- کیا حسد کے علاج کی کوئی دلیل ہے؟ 326
- 269- کیا نظر کا دم کروانا جائز ہے؟ 327
- 270- سب سے پہلا حاسد کون ہے؟ 328
- 271- حسد کا علاج کیا ہے؟ 328
- 272- قرآن کریم کے ساتھ حسد کا علاج کیسے کیا جاسکتا ہے؟ 330
- 273- جو نظر بد کا مرتکب ہو جائے، اسے کیا کرنا چاہیے؟ 331
- 274- کیا نبی اکرم ﷺ نے نظر سے دم کروانے کا حکم دیا ہے؟ 332
- 275- کیا کوئی قابلِ تعریف حسد بھی ہے؟ 332
- 276- نظر کا خطرہ کیا ہے؟ 333
- 277- جس کی نظر بد لگی ہے، اسے کیا کرنا چاہیے؟ 334
- 278- جب مجھے کوئی چیز اچھی لگے تو میں کیا کہوں؟ 334
- 279- حسد کی علامات کیا ہیں؟ 334
- 280- کیا جن بھی انسان سے حسد کرتا ہے؟ 334
- 281- ہم بچوں کو نظر بد سے کیسے دم کریں؟ 335
- 282- لوگوں میں سب سے بڑھ کر حسد کا نشانہ کون لوگ بنتے ہیں؟ 336
- 283- کیا حسد حاسد کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے؟ 337

- 338 284- کیا قلبِ سلیم میں بھی حسد پیدا ہو سکتا ہے؟
- 338 285- لوگوں کے درمیان سے حسد کب ختم ہوگا؟
- 339 288- کیا حسد قطع تعلقی کا باعث بنتا ہے؟
- 340 287- حسد اور آگ کے درمیان کیا مناسبت ہے؟
- 340 288- کیا بغض و عداوت رکھنے والے کی معافی ہے؟
- 341 289- جسے اپنی نظر لگنے کا خدشہ ہو، وہ کیا کرے؟
- 342 290- حسد، رشک اور حرص میں کیا فرق ہے؟
- 343 291- میں حسد میں مبتلا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں، مگر قبول نہیں ہوتی؟
- 343 292- کیا شرعی دم کی کوئی شرائط بھی ہیں؟
- 344 293- گھریلو سانپوں کے نام اور نقصان کیا ہیں؟
- 345 294- جن و انس میں رشتہ ازدواج ممکن ہے؟
- 345 295- کیا کھجور اور جادو کے علاج کے درمیان کوئی تعلق ہے؟
- 346 296- کتاب اللہ کے ساتھ علاج کرنے کے دلائل کیا ہیں؟
- 347 297- کیا مریض کا علاج کرنا افضل ہے یا اسے چھوڑنا افضل ہے؟
- 348 298- کون سی نشانیاں ہیں، جن سے پتا چلے گا کہ جن انسان میں داخل ہے؟
- 349 299- نماز میں خلل ڈالنے والے شیطان سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟
- 350 300- کتاب اللہ کے علاوہ کسی دم سے علاج جائز ہے؟

- 351 301- شرعی دم کی کیا شرائط ہیں؟
- 351 302- کیا کوئی غیر شرعی دم بھی ہے؟
- 352 303- قرآن کو ترک کرنے کی کون کون سی صورتیں ہیں؟
- 352 304- کیا ابلیس جہنم میں داخل ہوگا؟
- 353 305- جن کے لمس سے بچنے کے لیے آپ کیا وصیتیں فرمائیں گے؟
- 354 306- دجال کون لوگ ہیں؟
- 354 307- کیا رسول اللہ ﷺ سے جنات سے متاثرہ شخص کا علاج ثابت ہے؟
- 355 308- جن کے انسان کو پچھاڑنے (تکلیف دینے) کے اسباب کیا ہیں؟
- 356 309- جب مجھے کوئی چیز اچھی لگے تو میں کیا کہوں؟
- 356 310- جادو کی علامات کیا ہیں؟
- 356 311- جادو کا علاج کیسے کیا جائے؟
- 357 312- وسوسے کا علاج کیا ہے؟
- 357 313- کلمہ ”السحر“ کا کیا مطلب ہے؟
- 357 314- جادو کا قرآن پاک سے مختصر اور قوی علاج کیا ہے؟
- 358 315- میں اپنے گھر میں عجیب و غریب آوازیں سنتا ہوں، اس کا کیا حل ہے؟
- 359 316- اسکندریہ میں رشدی کی عمارت کا کیا قصہ ہے؟
- 359 317- مجھے مرگی ہے اور جب بھی میں ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہوں وہ مجھے کہتے ہیں: تجھے کچھ نہیں۔ (بتائیں) میں کیا کروں؟
- 359 318- کیا ایسے علما بھی ہیں جو انسان میں جن کے دخول کے انکاری

- 361 ہیں؟ کیا تائید کرنے والے بھی ہیں؟
- 319- کیا جمائی لیتے وقت انسان کے بدن میں جن کا داخل ہونا
- 361 ممکن ہے؟
- 320- کیا شیطان ابن آدم کے پاس موت کے وقت بھی آتا ہے؟ 361
- 321- کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے جنات نکالنے کا کوئی طریقہ
- 362 منقول ہے؟
- 322- کیا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جنات نکالنے کا کوئی طریقہ
- 363 منقول ہے؟
- 323- بدنِ انسانی میں جن کے داخل ہونے کے بارے میں علما کی
- 364 کیا آرا ہیں؟
- 324- انسان میں جن کے داخل ہونے کے بارے میں علما کی کیا
- 364 رائے ہے؟
- 325- کیا شیطان موت کے وقت بھی آتا ہے؟ 367
- 326- کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ 367
- 327- شیطان سے کون نجات پاتا ہے؟ 369
- 328- میں نماز میں کیسے اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ رکھوں؟ 370
- 329- کیا گالی دینا شیطان کی طرف سے ہے؟ 371
- 330- کیا سورۃ البقرہ کی اختتامی دو آیات کا شیطان پر کوئی اثر ہوتا ہے؟ .. 372
- 331- میں کیسے شیطان سے سارا دن اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہوں؟ .. 372
- 332- علاج بالقرآن کی کیا خوبیاں ہیں؟ 373

- 374 333- معالجین کی چند عام غلطیاں کیا ہیں؟
- 374 334- وہ جادو جو نبی اکرم ﷺ پر کیا گیا، وہ آپ ﷺ پر کیسے اثر انداز ہوا؟
- 374 335- رسول اللہ ﷺ پر جادو کیسے ہو گیا، جب کہ وہ اللہ کے رسول ہیں؟
- 374 336- کیا جس مدت میں رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر رہا، اس میں وحی کا نزول ہوا تھا؟
- 375 337- معالجین اکثر خطا کرتے ہیں، کیا ہمارا اس معاملے کو چھوڑ دینا افضل ہے؟
- 375 338- کیا سینگ کی طریقہ علاج ہے اور کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعریف کی ہے؟
- 376 339- اس آیت ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ اور رسول اللہ ﷺ پر جادو والی حدیث میں تطبیق کیا ہے؟
- 377 340- کیا شیطان قبر میں بھی ابن آدم کے پاس آتا ہے؟
- 378 341- رنجیدگی کا کیا علاج ہے؟
- 378 342- کیا شیطان کھڑے ہو کر کھاتا اور پیتا ہے؟
- 379 343- جن کے حملے سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟
- 380 344- قرآن کریم کے ذریعے علاج کرنے والے کی صفات کیا ہیں؟
- 380 345- علاج کے مراحل کون سے ہیں؟
- 381 346- بیداری میں شیطانی اثرات کی نشانیاں کیا ہیں؟
- 381 347- نیند میں شیطانی اثرات کی نشانیاں کیا ہیں؟

- 381 348- انسان کو جن کے چھونے کے کیا اسباب ہیں؟
- 382 349- جن انسان میں کب داخل ہوتا ہے؟
- 382 350- صرع کیا ہے؟
- 385 351- شیطان اذان کے وقت کیا کرتا ہے؟
- 385 352- شیطان اور وسوسہ؟
- 387 353- کیا ہر انسان کے ساتھ قرین ہوتا ہے؟
- 387 354- کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے؟
- 388 355- کیا ابلیس کی اولاد ہے؟
- 389 356- کیا ابلیس موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آیا تھا؟
- 390 357- کیا ابلیس ابن آدم کی وفات کے وقت حاضر ہوتا ہے؟
- 391 358- جادو کیا ہے؟
- 391 359- بعض لوگ غیبی چیزوں مثلاً جن، جادو اور حسد وغیرہ پر ایمان نہیں رکھتے، شریعت میں ان کا کیا حکم ہے؟
- 391 360- ابلیس نے بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اور آدم علیہ السلام نے بھی، پھر کیسے ابلیس آگ میں داخل ہوگا اور آدم جنت میں؟
- 394 361- کیا جماعت کے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے؟
- 395 362- کیا معالجین کے لیے کوئی نصیحت ہے؟
- 396 363- کیا علان بالقرآن معالج کا محتاج ہے؟
- 398 364- کیا جاہلیت میں بھی کوئی دم تھا؟
- 398 365- شیطان خواب میں کیسے آتا ہے؟

- 366- کیا دم کرنے کی کوئی دلیل ہے؟ 399
- 367- منتر کیا چیز ہے؟ 399
- 368- کیا نظرِ بد کا بھی کوئی دم ہے؟ 401
- 369- کیا اللہ کے اسمِ اعظم اور علاج کا کوئی باہمی تعلق ہے؟ 401
- 370- کیا رسول اللہ کو بچھونے کا ٹاٹھا؟ 404
- 371- کیا تمام امراض کے لیے کوئی دم ہے؟ 404
- 372- جب مجھے مصیبت پہنچے تو میں کیا کہوں کہ وہ میرے لیے خیر کا باعث ہو جائے؟ 405
- 373- آزمائش پر صبر کرنے والے کا کیا بدلہ ہے؟ 407
- 374- ابلیس کیسے آگ سے ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ہاتھ سے پکڑا، لیکن آپ ﷺ کا ہاتھ جلا نہیں؟ 407
- 375- میں بہت زیادہ آزمائش میں رہنے والا شخص ہوں، میری جزا کیا ہے؟ 408
- 376- کیا کسی ایسے مریض کے لیے کوئی دم ہے جسے نہ جادو ہے اور نہ کوئی جن؟ 408
- 377- خواب کی کتنی اقسام ہیں؟ 409
- 378- کیا ممکن ہے کہ شیطان نبی مکرم ﷺ کی صورت میں کسی کے خواب میں آئے؟ 410
- 379- حجامت (سینگی لگوانے) کا حکم کس نے دیا؟ 410
- 380- میں شدید سستی کا شکار ہوں، خصوصاً فجر کی نماز میں، کیا یہ

- 411 شیطان کی طرف سے ہے؟
- 412 381- غم اور پریشانی کا کیا علاج ہے؟
- 413 382- ابلیس کا عرش کہاں پایا جاتا ہے؟
- 414 383- کیا قرآن کے ساتھ دم کرنے والے کے لیے دم پر اجرت لینا جائز ہے؟
- 415 384- کیا مسلمان جن سے استعانت جائز ہے، جیسا کہ بعض معالجین کرتے ہیں؟
- 416 385- جن کے انسان میں داخل ہونے کی کیا دلیل ہے؟
- 417 386- شیطان میرے پاس آتا اور کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا؟
- 417 387- میں اس صورتِ حال میں کیا کروں؟
- 417 388- مریض کا کیا حق ہے؟
- 418 389- میں دورانِ سفر اپنے آپ کو شیطان سے کیسے محفوظ رکھوں؟
- 419 390- نماز میں شیطان کے موجود ہونے کی کیا دلیل ہے؟
- 419 391- نیند سے قبل شیطان مردود سے حفاظت کا حصول کیسے ہوگا؟
- 420 392- بچھو کے ڈسنے کا کوئی دم ہے؟
- 420 393- جب میں کسی جگہ جاؤں تو کیا پڑھوں، تاکہ شیطان سے نجات پاؤں؟
- 421 394- میں گھبراہٹ کے وقت کیا کہوں؟
- 421 395- مخموم القلب سے کیا مراد ہے؟
- 395- میں شدید بیماری میں مبتلا ہوں اور دعا کی قبولیت کے اوقات

- 422 معلوم کرنا چاہتا ہوں؟
- 396- جب میں کچھ کھاؤں یا پیوں اور اللہ کا نام لینا بھول جاؤں تو
- 423 کیا شیطان میرے ساتھ پیے گا اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟
- 397- میں مسجد میں اور گھر سے باہر کیسے اپنے آپ کو شیطان سے
- 423 محفوظ رکھوں؟
- 398- کیا ہر مرض کی دوا ہے؟
- 424 399- میں شیطان مردود سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہوں؟
- 425 400- نبی اکرم ﷺ نے کس کے جن نکالے ہیں؟
- 426 401- میں مشقت میں مبتلا ہوں، مجھے کیا کرنا چاہیے؟
- 426 402- رنجیدگی کا کیا علاج ہے؟
- 427 403- کیا کاہنوں کی طرف جانا جائز ہے؟
- 429 404- کیا کاہن سچے ہوتے ہیں یا جھوٹے؟
- 430 405- کیا شیاطین سے (بچاؤ کے معاملے میں) استغفار کا کوئی اثر ہے؟
- 430 406- ﴿الثَّقَلَيْنِ﴾ سے کیا مراد ہے؟
- 432 407- کیا گالی دینا شیطان کی طرف سے ہے؟
- 432 408- سورت حشر کی آخری آیات کا شیطان سے کیا تعلق ہے؟
- 432 409- سورۃ الضحیٰ کا شانِ نزول کیا ہے؟
- 434 410- شیطان اور گھنٹی کا کوئی باہمی تعلق ہے؟
- 435 411- شیطان کے گیت کیا ہیں؟
- 435 412- شیطان کا سینک کہاں سے طلوع ہوگا؟
- 436

- 436 .. 413- کس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے شیطان کو گرفتار نہیں کیا تھا؟
- 437 .. 414- شیطان اور سورۃ اللیل؟
- 439 .. 415- کیا شیطان غیب جانتا ہے؟
- 439 .. 416- کیا ابلیس رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا تھا؟
- 440 .. 417- جن کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟
- 441 .. 418- کیا ابلیس اور قیاس کے درمیان بھی کوئی تعلق ہے؟
- 441 .. 419- شیاطین اور اللہ کی پیدا کردہ چیز میں تبدیلی (کیا تعلق رکھتے ہیں)؟
- 442 .. 420- شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے یا جماعت کے ساتھ؟
- 442 .. 421- کیا جن اللہ کی رحمت میں داخل ہو سکتا ہے؟
- 443 .. 422- کیا ابلیس اور بتوں کا آپس میں کوئی تعلق ہے؟
- 443 .. 423- ابلیس نے حوا علیہا السلام کے ساتھ اس کے بچے کے حوالے سے کیا کارنامہ انجام دیا؟
- 444 .. 424- انسانوں کا شکاری بھیڑیا کون سا ہے؟
- 445 .. 425- نقصان کا ضامن کون ہے؟
- 445 .. 426- کیا انسان شیطان اور وسوسے کو روکنے پر قادر ہے؟
- 447 .. 427- شیطان انسان کو کیسے وسوسہ ڈالتا ہے؟
- 447 .. 428- شیطان انسان کے پاس اس وقت بھی آتا ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہو؟
- 447 .. 429- کیا جن بنی آدم کو اذیت دینے کی طاقت رکھتا ہے اور کیا وہاں کوئی غیر شرعی دم بھی ہے؟
- 448 ..

- 449... 430- کیا یہ درست ہے کہ ہر انسان کا کوئی قرین (ساتھی) ہوتا ہے؟
- 450... 431- کیا کوئی شیطان کو دیکھ سکتا ہے؟
- 450... 432- کیا شیطان ابن آدم کو ولادت کے وقت چھوتا ہے اور کون اس موقع پر شیطان سے محفوظ رہا؟
- 451... 433- کیا مسلمان کے لیے جن سے مدد کا حصول جائز ہے؟
- 452... 434- کیا دم کرنے کی کوئی دلیل ہے؟
- 452... 435- کیا جادو کا حل جادو کے ساتھ جائز ہے؟
- 454... 436- کیا رسول اللہ ﷺ کو بچھونے ڈسا ہے؟
- 454... 437- ابلیس مردود کیسے ہوا؟
- 455... 438- شیطان نے آدم علیہ السلام کو جنت سے کیسے نکالا؟
- 456... 439- کیا شیطان کے لیے کسی انسان کو پچھاڑنا ممکن ہے؟
- 457... 440- کیا شیطان نو مولود کو ضرر پہنچا سکتا ہے؟
- 457... 441- شیطان انسانوں کو کیسے پھسلاتا ہے؟
- 458... 442- کیا شیطان کے بھی دوست ہوتے ہیں؟ شیطان کی قوت کیسی ہے؟
- 459... 443- کیا اعمالِ صالحہ سرانجام دینا اور شیطان کی اتباع سے بچنا، اللہ کی رحمت سے ہے؟
- 460... 444- شیطان کا بہکانا کیا ہے؟
- 462... 445- کیا جن و انس میں سے قیامت کے انکاری بھی ہیں؟
- 463... 446- کیا اللہ نے فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور ابلیس نے کیا کیا؟

- 464 447- شیطان اور انسان کے درمیان عداوت کا حجم کیا ہے؟
- 466 448- کیا یہ حق ہے کہ جن کو آگ میں انسان کی طرح عذاب ہوگا؟
- 467 449- فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا جادو گروں کے ساتھ کیسے
- 469 450- کیا غلبہ پالینا شیطان کی طرف سے ہو سکتا ہے؟
- 470 451- کیا جنوں میں بھی انسانوں کی طرح نافرمان ہوتے ہیں؟
- 471 اس کی دلیل کیا ہے؟
- 472 452- جادو سے شفا کی آیات کونسی ہیں؟
- 473 453- کیا جنوں میں سے نافرمان بھی آگ میں داخل ہوں گے؟
- 474 454- کیا نسیان کا سبب شیطان ہوتا ہے؟
- 475 455- اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے درمیان شیطان
- 476 نے کیسے فساد ڈالا؟
- 477 456- ابلیس کی چال
- 478 457- آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ اور ابلیس کے
- 479 درمیان کیا گفتگو ہوئی تھی؟
- 480 458- ابلیس اور اولادِ آدم کے درمیان کیا عداوت ہے؟
- 481 459- ابلیس کا تعارف
- 482 460- اللہ تعالیٰ نے انس و جن کو کس لیے پیدا کیا ہے؟
- 483 461- کیا قیامت کے دن انسان کے اعضا کی طرح جنات کے
- 484 اعضا بھی کلام کریں گے؟

- 482 کیا جن جنت میں داخل ہوں گے؟
- 483 کیا جنت میں حور عین سے کسی شیطان کی صحبت ممکن ہے؟
- 484 کیا جھگڑنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؟
- 485 کیا ابلیس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور کیا وہ شرک کی طرف بلاتا ہے؟
- 486 کیا جن انسان سے افضل ہے؟
- 487 کیا شیاطین انسان کو وسوسہ ڈالتے ہیں؟
- 488 کیا انسان کی طرح (روزِ قیامت) جنوں کو بھی اکٹھا کیا جائے گا؟
- 489 کیا مومن جن جنت میں داخل ہوں گے، جیسے نافرمان جن آگ میں داخل ہوں گے؟
- 490 کلمہ ”ابلیس“ کا کیا معنی ہے؟
- 491 ”جن“ کے نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
- 492 کلمہ ”الشیاطین“ کا کیا معنی ہے؟
- 493 جن کو آگ کے ذریعے کیسے عذاب دیا جائے گا، جب کہ وہ خود آگ سے پیدا کیا گیا ہے؟
- 494 ابلیس کا عرش کہاں پایا جاتا ہے؟
- 495 اُحد کے دن شیطان نے کیا کیا تھا؟
- 496 کیا ابلیس چہرہ رسول ﷺ کو جلانا چاہتا تھا؟
- 497 ابلیس نے آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت میں کیا کیا؟
- 498 کیا ہر انسان کے لیے ایک شیطان ہوتا ہے؟

- 496 479- کیا جن بدن انسانی میں حرکت کرتا ہے؟
- 496 480- کیا غصے کا سبب شیطان ہے؟
- 481- کیا جن انسان کے ساتھ کھاتا ہے؟ جب کوئی لقمہ نیچے گر جائے تو میں کیا کروں؟ اور کیا شیطان دائیں ہاتھ سے کھاتا ہے؟ 497
- 499 482- کیا بدگمانی شیطان کی طرف سے ہے؟
- 500 483- کیا شیطین رمضان میں جکڑ دیے جاتے ہیں؟
- 500 484- شیطان کو گھر سے کیسے بھگایا جائے؟
- 501 485- کیا میرے گھر میں میرے ساتھ شیطان بھی کھاتا اور سوتا ہے؟
- 502 486- کیا جن جھوٹ بولتا ہے؟
- 487- میں صبح و شام شیطان مردود سے اپنے آپ کو کیسے محفوظ رکھ سکتا ہوں؟ 503
- 505 488- کیا جن اللہ کی رحمت میں داخل ہونے والا ہے کہ نہیں؟
- 505 489- کیا شیطان موت کے وقت آتا ہے؟
- 490- میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو شیطان مجھے وسوسے ڈالتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ 506
- 491- جنوں کی کون کون سی قسمیں ہیں اور وہ کون کون سی شکل اپنا سکتے ہیں؟ 507
- 492- میں سوتا ہوں اور نماز فجر کے لیے اٹھ نہیں سکتا، کیا یہ شیطان کی کارستانی ہے؟ اس کا حل کیا ہے؟ 508
- 493- میں دورانِ نیند شیطان سے کیسے اپنے آپ کو محفوظ رکھوں؟ .. 508

- 494- میں مسجد میں شیطان کے شر سے کیسے بچ سکتا ہوں؟ 509
- 495- میں ابلیس اور اس کے یاروں کو اپنے گھر سے کیسے بھگاؤں؟ 509
- 496- جن وانس کے شیاطین کا ٹھکانا کیا ہے؟ 510
- 497- فرعون، سیدنا موسیٰ، جادو اور جادوگروں کا کیا قصہ ہے؟ 510
- 498- کیا حق کی اتباع نہ کرنے میں شیاطین ہی سبب بنتے ہیں؟ ... 512
- 499- کیا شیاطین اچھی اور بری (دونوں طرح کی) اشکال اختیار کر سکتے ہیں؟ 512
- 500- بنو اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے کیا سلوک کیا؟ 513



عرضِ ناشر

یہ دنیا تکالیف اور مصائب کی آماج گاہ ہے، جس میں ہر انسان کسی نہ کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا کرتا ہے۔ درحقیقت یہ آزمائشیں اور امتحانات کسی انسان کو تکلیف و اذیت دینے کی خاطر اس پر نازل نہیں ہوتے، بلکہ اسے اپنی اصلاح کرنے اور اپنی روش کا ناقدانہ جائزہ لینے کا موقع مہیا کرتے ہیں اور کسی مومن کے لیے تو ہر آزمائش اور تکلیف اجر و ثواب میں اضافے اور بلندی درجات ہی کا باعث بنتی ہے۔

جس طرح ہر مومن بندہ خوشی اور غمی کے ہر موقع پر صبر و شکر کا مظاہر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ سے وابستہ رہتا ہے، ایسے ہی تنگی و تکلیف کے ہر موقع پر بھی اسی ذات بابرکات سے اپنے دکھوں کا مداوا اور آزمائشوں سے نجات طلب کرتا ہے۔ جادو اور آسیب وغیرہ بھی ایسی اشیا ہیں، جن سے چھٹکارے اور نجات کے لیے اسی پروردگار پر توکل اور اعتماد کرنا چاہیے، جو ہر نفع مند اور نقصان دہ چیز کا خالق و مالک ہے۔

زیر نظر کتاب میں قرآن و سنت پر اعتماد کرتے ہوئے صحیح منہج اور طریقے کے مطابق جادو اور جنات وغیرہ کے بارے میں بنیادی معلومات اور ان کا سد باب کرنے کے طرق و وسائل تحریر کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں کتاب کا ماخذ قرآن مجید اور صحیح احادیث ہیں، جس کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس

کتاب میں مندرجہ معلومات صحیح ہیں اور اس میں کسی قسم کی حکایات اور افسانوی باتوں کو درج نہیں کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، کتاب کے مولف کو جنھوں نے اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر انتہائی مفید اور عمدہ اسلوب کے ساتھ اس کتاب میں یہ معلومات اور تعلیمات درج کی ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کتاب کو دنیوی اور اخروی فوز و فلاح کا ضامن اور جنت میں بلندی درجات کا باعث بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

والسلام

ابو میمون حافظ عابد الہی

مدیر

مکتبہ بیت السلام، ریاض۔ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على المبعوث رحمة للعالمين، سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه وأتباعه، ومن سلك طريقهم إلى يوم الدين. أما بعد!

قرآن کریم جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے، کیوں کہ رب تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا (اور وہ) اپنے رب تعالیٰ کے اذن و حکم کے ساتھ عزیز و حمید ذات کی طرف (چلے) قرآن کریم وہ روشن چراغ ہے، جس کے ذریعے جن و انس نے راہ ہدایت پر گامزن ہونا تھا، بایں سبب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کرتے ہوئے اس کے اندر ہر اس چیز کو رکھ دیا، جس کی مخلوق محتاج تھی۔ اس ہستی کو جس پر قرآن کا نزول ہوا، مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً

وَبُشْرَىٰ لِّلْمُسْلِمِينَ﴾ [النحل: 89]

”اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل کی، اس حال میں کہ ہر چیز کا واضح بیان ہے اور فرماں برداروں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری ہے۔“

اور جب جنوں نے یہ قرآن سنا تو کہنے لگے:

﴿ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ

نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴾ [الجن: 2,1]

”بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف

لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب

کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کریں گے۔“

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ علمائے سلف نے اس دین کی خدمت میں

وسعت نظری کو نظر انداز نہیں کیا، مگر یہ بات ضرور ہے کہ انھوں نے کچھ چیزوں

سے، ضرورت سے بعید سمجھتے ہوئے، چشم پوشی کی۔ انھیں میں سے ایک موضوع

جن، جادو اور ان کے گرد گھومنے والا اختلاف ہے۔

اسی وجہ سے میں اس میدان میں عاجزانہ کوشش لیے کھڑا ہوا، کیوں کہ

میں عرصہ بیس سال سے جن اور جادو کے بارے بطریق مطالعہ تحقیق میں مشغول

رہا اور سال ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء میں روزمرہ کی بنیاد پر اس کا تقابل کرتا رہا۔ حتیٰ

کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس میدان میں مسلمانوں کی مشکلات کے حل کے

لیے ان ملحوظات کا حصول ممکن ہوا۔

میں علم کا دعویدار تو نہیں، بلکہ علما سے نقل کرنے والا ہوں اور حکمت کا

تقاضا بھی یہی ہے کہ ”مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ غَيْرِ فَنَّهُ اَتَى بِالْعَجَائِبِ“ یعنی جو اپنے

فن کے علاوہ کسی موضوع پر بات کرے، وہ عجیب و غریب چیزیں پیش کرے گا۔

حقیقت بات یہ ہے کہ جن انسان کا اس کی ولادت سے موت تک

زندگی کے کسی بھی لمحے پیچھا چھوڑنے والا نہیں ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان ہے:

﴿وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدَّهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ

الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا﴾ [الإسراء: 64]

”اور اموال اور اولاد میں ان کا حصہ دار بن اور انھیں وعدے دے

اور شیطان دھوکا دینے کے سوا انھیں وعدہ نہیں دیتا۔“

جن ہمارے ساتھ زندگی کے ہر کام جیسے ولادت، کھانے، پینے، سونے حتیٰ کہ جماع میں، حمام میں، راستوں میں، نماز میں، ہماری مساجد میں اور ہر چیز میں شریک ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ لمحہ بہ لمحہ ہمارے خونوں میں رواں رہتا ہے، حتیٰ کہ وفات کے وقت جب روح قبض ہوتی ہے، فرشتے بھی نجات پانے والے کے متعلق تعجب کرتے ہوئے کہتے ہیں (جیسا کہ ایک روایت میں ہے):

«إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ إِلَى اللَّهِ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: سُبْحَانَ

اللَّهِ! نَجَا هَذَا الْعَبْدُ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَا وَيْحَهُ كَيْفَ نَجَا؟»^①

”بلاشبہ جب بندے کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھائی جاتی ہے،

فرشتے کہتے ہیں: سبحان اللہ! یہ بندہ شیطان سے نجات پا گیا ہے۔

یہ کس قدر خوش نصیبی ہے، یہ کیسے شیطان سے نجات پا گیا؟“

اور قابل تعجب بات یہ ہے کہ مجھے جن و انس کے کلی احوال کے بارے

میں کلام کرنے والی کوئی قدیم و جدید کتاب نہیں ملی۔ اس لیے میں نے اللہ تعالیٰ

سے اس بات میں استخارہ کیا کہ میں اس مسئلے میں ایک کتاب لکھوں اور میری یہ

بھرپور کوشش رہی ہے کہ اس میں کتاب اللہ اور اللہ کے خلیل محمد مصطفیٰ ﷺ کی

سنت یا صرف صحیح حدیث کے سوا کوئی چیز درج نہ کروں۔ ان کے ساتھ ساتھ بعض آیات اور احادیث کے بعض کلمات، جن کے بیان کی ضرورت محسوس ہوئی، ذکر کیے جائیں گے۔ مجھے اللہ سے اُمید ہے کہ میں شیاطین کو اپنے سے دور رکھنے میں صاحبِ ہمت رہوں گا۔

اس لیے کہ شیاطین بھی عالی ہمت ہیں اور اس لیے بھی کہ ابلیس اپنی اولاد کو جمع کرتا اور ان کا محاسبہ کرتا ہے اور انھیں پوچھتا ہے: ”تو نے کیا کیا ہے؟“ اور کسی کو یہ کہے بغیر نہیں رہتا: ”ما عملت شیئاً“ تو نے کوئی (اہم) کام نہیں کیا اور اپنے لشکر میں فضیلت پانے والے کو وہ تاج پہناتا اور اسے کہتا ہے: ”أنت أنت“ اور اسے اپنے پہلو بٹھا لیتا ہے، شیاطین نہ کھیل کود کرتے ہیں، نہ تھکتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤١﴾﴾

[الحجر: 39, 40]

”اس نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں ضرور ہی ان کے لیے زمین میں مزین کروں گا اور ہر صورت میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔ مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو خالص کیے ہوئے ہیں۔“

ہم اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں قول و فعل اور عمل میں خلوص نیت عطا فرمائے اور ہمیں اپنے رسول ﷺ کی سیرت پر چلنے کی توفیق دے، ہمیں اخلاص نصیب کرے اور ہمارے اعمال قبول فرمائے۔ آمین، آمین، آمین۔

﴿إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ﴾ [هود: 88]

”میں تو اصلاح کے سوا کچھ نہیں چاہتا، جتنی کرسکوں اور میری توفیق اللہ کے سوا کسی سے نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

الفقير إلى عفو ربه

رضا عبد اللہ نصر اللہ باشا

reda_abdullah@hotmail.com

www.KitaboSunnat.com

1- کیا ”جن“ نامی کوئی شے موجود ہے؟

جی ہاں! جن موجود ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مکمل سورت ”سورة الجن“ کے نام سے نازل کی۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۖ وَأَنَّهُ تَعَلَّى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۖ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ وَأَنَا ظَنَنَّا أَن لَّنْ نَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴾ [الجن: 1 تا 5]

”کہہ دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا تو انھوں نے کہا کہ بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے۔ اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے نہ کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ ہمارا بے وقوف اللہ پر زیادتی کی بات کہتا تھا۔ اور یہ کہ بے شک ہم نے گمان کیا کہ بے شک انسان اور جن اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جنات کا ذکر تقریباً چالیس سے زیادہ مرتبہ

کیا ہے۔

2- لفظ ”جن“ کا معنی کیا ہے؟

لفظ ”جن“ کا معنی ہے: ”پوشیدہ چیز“، لغوی اعتبار سے حاملہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے، اس پر ”جنین“ کا لفظ بولا جاتا ہے، کیونکہ ہم اسے دیکھ نہیں سکتے۔ کسی چیز کو ماننے کے لیے اس کا دیکھنا شرط نہیں ہے۔ مثلاً:

① میموری کارڈ میں موجود مناظر اور اشیا۔

② بجلی؛ اسے کون دیکھ سکتا ہے؟ مگر سب مانتے ہیں۔

③ کمپیوٹر کی سکرین کے اندر کیا ہے؟ اسے کون دیکھ سکتا ہے؟

④ موبائل فون کی سکرین کیا آپ اس کے اندر ویڈیوز، نمبرز اور نام دیکھ سکتے ہیں؟

⑤ ایسے ہی مقناطیس؛ کیسے لوہے کو پکڑتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ کے وجود کو تسلیم کرنا۔

یہ تمام اشیا ہمیں نظر نہیں آتی، لیکن ہم ان کو مانتے ہیں۔ ایسے ہی جنات نظر نہیں آتے، لیکن وہ موجود ہیں اور ہم انھیں تسلیم کرتے ہیں۔

3- کیا جنات پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جی ہاں! ایمان بالغیب اسلامی عقیدے کی بنیاد ہے، بلکہ یہ اولین وصف

ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قرآن مجید میں موصوف کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الْمَ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١﴾

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿البقرة: 1 تا 3﴾

”الْم۔ یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے، جو ہم نے انھیں دیا ہے، خرچ کرتے ہیں۔“
اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا وصف یہ بیان کیا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

جنات کی موجودگی پر دلالت کرنے والی بہت سی آیات و احادیث موجود ہیں، جن میں سے چند ایک آیات درج ذیل ہیں:

① ﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّذَرِّينَ﴾ [الأحقاف: 29]

”اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تیری طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پورا کیا گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے۔“

② ﴿يَمْعَشَرُ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ الْمَ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقْضُونَ عَلَيْكُمْ آيَتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ﴾ [الأنعام: 130]

”اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے کوئی رسول نہیں آئے، جو تم پر میری آیات بیان کرتے ہوں اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ وہ کہیں گے ہم اپنے آپ پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ یقیناً وہ کافر تھے۔“

﴿۳﴾ يٰۤاَۤمَعُشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنْ اسْتَعْطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاَنْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾
[الرحمن: 33]

”اے جن و انس کی جماعت! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، کسی غلبے کے سوا نہیں نکلے گے۔“

﴿۴﴾ وَاِنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمُ رَهَقًا ﴿۶﴾ [الجن: 6]

”اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انہوں نے ان (جنوں) کو سرکشی میں زیادہ کر دیا۔“

4- اللہ تعالیٰ نے جنات کو کیوں پیدا کیا؟

اللہ تعالیٰ نے جنات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات: 56]
 ”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ
 میری عبادت کریں۔“

یعنی میں نے انھیں اپنی عبادت و پرستش کے لیے پیدا کیا ہے، نہ کہ اس
 لیے کہ مجھے ان کی احتیاج و ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾
 یعنی وہ عبادت سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنات کو انسانوں سے پہلے پیدا
 کیا۔ وہ زمین میں رہتے تھے۔ پھر جنات کے آپس میں ناروا اور ظالمانہ سلوک
 کی بنا پر زمین میں فساد پھیل گیا، تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا اور انھیں
 عزت و شرف بخشا اور ان کی تکریم و عزت کے لیے ان کے باپ آدم علیہ السلام کو
 فرشتوں سے سجدہ کروایا۔

5- کیا جنات شریعت کے مکلف ہیں؟

جی ہاں! جنات شریعت کے مکلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
 ﴿يَمْعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ الْمَ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقْصُونَ
 عَلَيْكُمْ أَيْتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا
 عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ
 أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ﴾ [الأنعام: 130]

”اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے
 کوئی رسول نہیں آئے، جو تم پر میری آیات بیان کرتے ہوں اور
 تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ وہ کہیں گے ہم اپنے

آپ پر گواہی دیتے ہیں اور انھیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ یقیناً وہ کافر تھے۔“

انسانوں کی طرح جنات بھی شریعت کے مکلف ہیں، جس طرح انسانوں پر شہادتین کا اقرار، نماز، زکات، روزہ اور حج وغیرہ واجب ہیں، ایسے ہی جنات پر بھی فرض ہیں اور جو چیز شریعتِ اسلامیہ نے حرام کی ہے، وہ جنات پر بھی حرام ہے۔ جس طرح انسانوں میں مسلمان یہودی، عیسائی، بے دین اور مجوسی وغیرہ ہیں، ایسے ہی جنات میں بھی ہوتے ہیں، جیسے سورۃ الجن میں مذکور ہے:

﴿وَأَنَا مِنَ الصّٰلِحِیْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا﴾

[الجن: 11]

”اور یہ کہ بے شک ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور ہم میں کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف گروہ چلے آئے ہیں۔“

6- جن کیسے مختلف اشکال بدلتے ہیں؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا عَذْوٰی، وَلَا طِیْرَةَ، وَلَا غُوْلَ»^①

”کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ بدشگونی (درست) ہے اور نہ غول ہے۔“

”غول“ جن کو کہتے ہیں، جیسے حدیث میں انھیں «سَحْرَةَ الْجِنِّ»

”جادوگر جن“ کہا گیا ہے۔ جبکہ یہ بات مسلم ہے کہ جادوگر (اللہ کے اذن)

سے شکلیں بدلنے پر قادر ہیں۔^②

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2222]

② صحیح مسلم [217/4]

7- کیا جنات میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں ہیں؟

جی ہاں، جنات میں بعض مسلمان ہیں اور بعض کافر، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا قول حکایت کیا ہے:

﴿وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ

تَحَرَّوْا رَشَدًا﴾ [الجن: 14]

”اور یہ کہ بے شک ہم میں سے کچھ فرماں بردار ہیں اور ہم میں سے کچھ ظالم ہیں، پھر جو فرماں بردار ہو گیا تو وہی ہیں جنہوں نے سیدھے راستے کا قصد کیا۔“

اس آیت کریمہ میں ﴿الْقَاسِطُونَ﴾ کا جو لفظ ہے، اس کا معنی غیر مسلم ہے، کیوں کہ یہاں یہ مسلم کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے۔

8- اللہ تعالیٰ نے جنات کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ﴾ [الرحمن: 15]

”اور جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔“

اس آیت کریمہ میں لفظ ﴿مَّارِجٍ﴾ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے، اس کا معنی آگ کا وہ حصہ ہے جو اوپر کی طرف بلند ہوتا ہے، جسے ہم شعلہ کہتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ،

وَخَلَقَ آدَمَ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ^①

”فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں، جنات آگ کے شعلے سے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، جو تمہارے لیے بیان کی گئی ہے (یعنی مٹی)۔“

9- کیا سب سے پہلے جنات زمین پر آباد ہوئے تھے؟

جی ہاں! انسانوں سے پہلے جنات زمین پر آباد تھے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ﴾ [الحجر: 27]

”اور جان (جنوں) کو اس سے پہلے لو کی آگ سے ہم نے پیدا کیا۔“

یعنی جنات کو انسانوں سے پہلے ”نار سموم“ سے پیدا کیا ہے۔ ”سموم“ ایسی گرم ہوا کو بھی کہتے ہیں جو باعثِ قتل ہو۔ بعض نے کہا ہے: دن کو یا رات کو جو گرم ہوا چلے، اس کو ”سموم“ کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ رات کی گرم ہوا کو ”سموم“ اور دن کی گرم ہوا کو ”حرور“ کہتے ہیں۔

10- جنات کی کتنی قسمیں ہیں؟

حدیث نبوی میں جنات کی تین اصناف بیان کی گئی ہیں۔ ابو ثعلبہ

حشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْجِنَّ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنَحَةٌ يَطِيرُونَ فِي

الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحِلُّونَ وَيَظْعَنُونَ»^②

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2996]

② الطبرانی فی المعجم الکبیر [18057]

”جن تین قسم کے ہیں:

- ① جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔
- ② سانپ اور کتے وغیرہ ہیں۔ یعنی بعض جن سانپ اور کتے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
- ③ وہ جنات جو زمین میں سکونت اختیار کرتے اور سفر وغیرہ کرتے ہیں۔“

11- جنات کی اشکال کیا ہیں؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ طَلَعَهَا كَأَنَّه رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴾ [الصافات: 65]

”اس کے خوشے ایسے ہیں جیسے وہ شیطانوں کے سر ہوں۔“

آیت مذکورہ میں شیاطین کے سروں کو زقوم کی شاخوں سے تشبیہ دینا، انھیں قبیح قرار دینے اور ان کے ذکر کو مکروہ قرار دینے کی بنا پر ہے۔ شیاطین کے بال اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں، جیسے زقوم کے کانٹے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا شیطان بد شکل ہوتے ہیں۔

12- کیا جنات کو دیکھنا ممکن ہے؟

جن کو اس کی اصل صورت و شکل میں دیکھنا ناممکن ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا:

﴿ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَ قَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنْآ جَعَلْنَا

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾ [الأعراف: 27]

”بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کے دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔“

رسول کریم ﷺ نے ایک بار صحابہ سے اسے دیکھنے اور اسے باندھنے کے ارادے کا ذکر کیا، تاکہ وہ سب بھی اسے دیکھ لیں۔⁽¹⁾

جنات کو ان کی تبدیل شدہ شکلوں میں دیکھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو صدقے کے مال پر پہرے دار مقرر کیا تو تین دن تک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جن آتا رہا اور صدقے کے مال سے چرانے کی کوشش کرتا رہا۔ جب پکڑا جاتا تو اہل و عیال کے فقر و فاقے کا ذکر کرتا۔ تیسرے دن سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج میں تجھے ضرور نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا، تو اس وقت اس نے کہا کہ سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر سو جاؤ تو کوئی چیز تمہارے پاس نہیں آ سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بات سچی کہہ گیا ہے، مگر ہے جھوٹا۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شیطان تھا۔“

تو انسان کی صورت میں یا حیوان کی شکل و صورت میں آنا اس کے لیے ممکن ہے، جیسے سیاہ کتا، بچھو، اونٹ، سانپ، سیاہ بلی اور سیاہ گدھا وغیرہ۔ اس سے پہلے شیطان سراقہ بن مالک کی صورت میں بھی ظاہر ہوا، جیسا کہ غزوہ بدر میں آیا تھا اور انبیاء کرام مثلاً: نوح، موسیٰ، عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کے پاس بھی انسانی صورت میں آیا تھا۔

13- کیا جنات میں ”عفریت“ (طاقتور شرارتی جن) ہوتے ہیں؟

جی ہاں، فرمانِ الہی ہے:

﴿ قَالَ عَفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اَتِيكَ بِهِ ﴾ [النمل: 39]

”جنوں میں سے ایک طاقتور شرارتی کہنے لگا: میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا۔“

یہ آیت مبارکہ دلیل ہے کہ ”عفریت“ جنوں میں سے ہے۔

14- عفریت (سرکش) جنات کے پاس کتنی طاقت ہوتی ہے؟

فرمانِ الہی ہے:

﴿ قَالَ عَفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اَتِيكَ بِهِ قَبْلَ اَنْ تَقُومَ مِنْ

مَقَامِكَ وَاِنِّى عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴾ [النمل: 39]

”جنوں میں سے ایک طاقتور شرارتی کہنے لگا: میں اسے تیرے پاس

اس سے پہلے لے آؤں گا کہ تو اپنی جگہ سے اٹھے اور بلاشبہ میں

اس پر یقیناً پوری قوت رکھنے والا، امانت دار ہوں۔“

”عفریت“ کا معنی ”سرکش“ ہے، چونکہ سلیمان علیہ السلام صبح سے لے کر زوال

تک فیصلوں اور حکومتی انتظامات کے لیے بیٹھتے تھے، تو عفریت نے کہا: میں

تیرے یہاں سے اٹھنے سے پہلے تیرے پاس لے آؤں گا۔

﴿ وَاِنِّى عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴾ یعنی میں اس تخت کو اٹھانے کی طاقت رکھتا

ہوں اور اس میں جو جواہر اور خزانہ وغیرہ ہے، اسے بھی بہ طورِ امانت لیکر آؤں گا۔

تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے وہ تخت اس لیے حاضر کروانے کا ارادہ کیا، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی گئی بادشاہت کی عظمت کا اظہار کریں۔ اور اس نعمت کا بھی جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لشکر مسخر کرنے کی صورت میں عطا کی، جو اس سے قبل کسی کو عطا نہیں کی تھی۔

15- کیا ابلیس (شیطان) جنات میں سے ہے؟

جی ہاں! ابلیس جنات ہی میں سے ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿إِلَّا ابْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ﴾ [الكهف: 50]

”مگر ابلیس، وہ جنوں میں سے تھا، سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔“

یہ ابلیس کے جنات میں سے ہونے کی دلیل ہے۔

16- کیا جنات میں بھی رسول ہوتے ہیں؟

رسول صرف انسانوں میں سے ہوئے ہیں، جنات میں سے رسول نہیں ہوتے۔ قرآن مجید میں آیت کریمہ ہے:

﴿يَمْعَشَرُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ﴾ [الأنعام: 130]

”اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے کوئی رسول نہیں آئے، جو تم پر میری آیات بیان کرتے ہوں اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ وہ کہیں گے ہم اپنے آپ پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ یقیناً وہ کافر تھے۔“

بعض کا خیال ہے کہ جنات میں سے بھی رسول ہوتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ﴿رُسُلٌ مِّنْكُمْ﴾ فرمایا، جو انسانوں اور جنات سب کو شامل ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ان کا وہم کافور کرتے ہوئے فرمایا: ”﴿رُسُلٌ مِّنْكُمْ﴾ کا مطلب ہے: تم جنوں اور انسانوں کی طرف، جب کہ رسول صرف انسانوں سے ہیں، جنات سے نہیں ہیں۔“

17- کیا جن غیب جانتے ہیں؟

عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو عالم الغیب ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ﴾ [الملک: 5]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں کے ساتھ زینت بخشی اور ہم نے انہیں شیطانوں کو مارنے کے آلے بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

یعنی آسمان میں موجود ستاروں، بلکہ شہابوں سے بھی مزین کر دیا، جن

سے شیاطین کو بھگایا جاتا ہے۔ مزید فرمانِ الہی ہے:

﴿ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةٌ
الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ أَنْ لَوْ كَانَوَا
يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴾ [سبأ: 14]

”پھر جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ کیا تو انھیں اس کی موت کا پتا
نہیں دیا مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اس کی لاٹھی کھاتا
رہا، پھر جب وہ گرا تو جنوں کی حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے
ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں نہ رہتے۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے اصحابِ رسول ﷺ نے
حدیث سنائی کہ ایک رات وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے،
اچانک ایک ستارا پھینکا گیا تو ہر طرف روشنی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: جب
اس کی مثل (کوئی ستارا) پھینکا جائے تو تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم تو کہتے
ہیں، آج کی رات کوئی عظیم ہستی پیدا یا فوت ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ
ستارا کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے نہیں پھینکا جاتا، بلکہ ہمارا رب جب کسی
کام کا فیصلہ کرتا ہے (اس وقت) عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں۔
پھر آسمان میں اس کے پاس والے تسبیح کرتے ہیں، حتیٰ کہ یہ تسبیح آسمانِ دنیا
والوں تک پہنچ آتی ہے۔ پھر عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے پاس والے فرشتے
ان سے پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا کہا؟ پھر باقی آسمانوں والے ایک
دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتیٰ کہ آسمانِ دنیا والوں تک بات پہنچ آتی ہے۔ جنات
اس بات کو چپکے سے سن کر اپنے دوستوں کو پہنچا دیتے ہیں۔ پھر جو بات وہ بعینہ

لاتے ہیں وہ تو حق ہے، لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا تے اور اضافہ کرتے ہیں۔^①

18- انسانوں کا مرتبہ بلند ہے یا جنات کا؟

انسان کا مرتبہ بلند ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾

[الاسراء: 70]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آدم کی اولاد کو بہت عزت بخشی اور انھیں خشکی اور سمندر میں سوار کیا اور انھیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور ہم نے جو مخلوق پیدا کی، اس میں سے بہت سوں پر انھیں فضیلت دی، بڑی فضیلت دینا۔“

یہ شرف جنات کے لیے نہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ثابت ہے اور نہ کسی رسول و پیغمبر سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کا شرف و مقام جنات سے زیادہ ہے۔

19- کیا جن کو قتل کیا جا سکتا ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس طرح ناحق انسان کا قتل جائز نہیں، ایسے ہی ”جن“ کو بھی ناحق قتل نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ کسی کافر پر بھی ظلم کرنا جائز نہیں اور قتل ظلم ہے۔ فرمانِ الہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوِّمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا إِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2229]

لِلتَّقْوَىٰ وَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿المائدة: 8﴾
 ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر خوب قائم رہنے والے،
 انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی
 تمہیں ہرگز اس بات کا مجرم نہ بنا دے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو،
 یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ اس
 سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔“

”جن“ گھریلو سانپوں کی شکل میں بھی آجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں
 تین دن تک اسے چلے جانے کا کہا جائے۔ اگر چلا جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ قتل
 کر دیا جائے۔ اگر تو وہ حقیقی سانپ ہوا تو پھر تو سانپ قتل ہوا ہے اور اگر وہ ”جن“
 تھا تو اس نے سانپ کی صورت میں ظاہر ہو کر انسان کو خوف زدہ کرنے کے لیے
 زیادتی پر مجبور کیا ہے۔ بہر حال ان کو بغیر کسی سبب کے قتل کرنا جائز نہیں ہے۔
 صحیح مسلم میں مروی ہے:

«إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنَّاً قَدْ أَسْلَمُوا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئاً فَأَذْنُوهُ
 ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ»^①

”مدینے کے کئی ”جن“ مسلمان ہوئے ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کو
 دیکھو تو تین دن تک اسے الارم دو (یعنی اگر گھر میں سانپ کی صورت
 میں ظاہر ہو تو تین دن تک اسے نکل جانے کے لیے کہتے رہو) اگر
 اس کے بعد نظر آئے تو اسے قتل کر دو، کیوں کہ وہ شیطان ہے۔“

20- کیا ”جن“ انسانوں کے ساتھ ملکر کھاتے ہیں؟

سیدنا امیہ صحابی سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، مگر اس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ نہیں پڑھی تھی، جب ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ اسے منہ کی طرف اٹھانے لگا تو اس نے کہا:

”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“

”اللہ کے نام کے ساتھ (کھاتا ہوں) اس کے شروع اور اس کے آخر میں۔“

رسول کریم ﷺ ہنس پڑے، پھر فرمایا:

« مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ »⁽¹⁾

”شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا، جب اس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھی تو شیطان نے اپنے پیٹ کا تمام کھانا قے کر دیا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ اگر انسان ”بسم اللہ“ نہ پڑھے تو شیطان (جن) بھی کھانے میں انسان کا شریک بن جاتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضْعُ أَيْدِنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفِعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفِعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: « إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ

(1) مشکاة المصابيح [152/4] الأحاديث المختارة [342/4]

الطَّعَامَ إِلَّا يُذَكَّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيَّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا^①

”جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ کسی کھانے کی مجلس میں حاضر ہوتے تو جب تک رسول کریم ﷺ شروع نہ کرتے ہم شروع نہیں کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم دعوتِ طعام میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک بچی ایسے دوڑتی ہوئی آئی جیسے اسے کسی نے دھکا دیا ہو، اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا تو رسول کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی ایسے ہی آیا جیسے کسی نے اس کو دھکا دیا ہو، رسول کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ (پھر) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کھانے کو اپنے لیے حلال کر لیتا ہے، جس پر ”بسم اللہ“ نہ پڑھی جائے، شیطان اس بچی کو لے کر آیا، تاکہ اس کے سبب وہ یہ کھانا اپنے لیے جائز کر لے تو میں نے اس بچی کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس مقصد کے لیے دیہاتی کو لے کر آیا تو میں نے دیہاتی کا ہاتھ پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ شیطان کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ ہی میرے ہاتھ میں ہے۔“

21- کیا ہڈی جنوں کی خوراک ہے؟

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (جنات کے ایک گروہ کو مخاطب کر کے) فرمایا:

① مختصر صحیح مسلم، رقم الحدیث [2017]

«لَكُمْ كُلُّ عَظِيمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ، أَوْ فَرَمَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ» قَالَ: «فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ»⁽¹⁾

”ہر ہڈی جس پر ”بِسْمِ اللہ“ پڑھی گئی، تمہارے ہاتھوں میں وہ پہلے گوشت کی بہ نسبت زیادہ پُر ہوگی اور ہر مینگنی یا گوبر تمہارے جانوروں کے لیے چارہ ہے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: تم مینگنی اور گوبر سے استنجا نہ کرنا، کیونکہ یہ تمہارے ”جن“ بھائیوں کی خوراک ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِئْتِنِي بِأَحْجَارٍ أَسْتَنْجِ بِهَا، وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثَةٍ»
”مجھے پتھر لا کر دو، میں ان کے ساتھ استنجا کروں، مگر ہڈی اور گوبر نہ لانا۔“
میں نے کہا: ہڈی اور گوبر کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَتَانِي وَفَدُ جِنَّ نَصِيبِينَ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللَّهَ تَعَالَى لَهُمْ إِلَّا يَمُرُّوا بِرَوْثَةٍ وَلَا عَظْمٍ إِلَّا وَجَدُوهُ طَعَامًا»⁽²⁾

”میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تو انھوں نے مجھ سے خوراک کا سوال کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ جس ہڈی اور گوبر پر بھی گزریں تو وہ اسے بہ طور خوراک پائیں۔“

22- کیا ”جن“ مذکر، مونث بھی ہوتے ہیں؟

جی ہاں! ”جن“ مذکر و مونث بھی ہوتے ہیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [450] سنن الترمذی، رقم الحدیث [2595]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [3571]

ہے کہ جب رسول کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ»⁽¹⁾

”اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جتنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

امام ابن الاثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”خُبْث“ خَبِثَتْ کی جمع ہے اور ”خَبَائِث“ خَبِثَتْ کی جمع ہے، اس

سے آپ ﷺ کی مراد مذکر اور مونث دونوں صنفوں کے ”جن“ ہیں۔“⁽²⁾

اور معلوم ہے کہ اُن میں نکاح اور شادی کا نظام بھی موجود ہے، تو فطری

طور پر نکاح مذکر اور مونث کے درمیان ہی ہوتا ہے۔

23- کیا ہر گھر میں ”جن“ موجود ہوتے ہیں؟

جی ہاں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِهَذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَحَرَّجُوا

عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ»⁽³⁾

”بے شک ان گھروں کو آباد کرنے (جن) والے ہیں، جب تم ان میں

سے کسی چیز کو دیکھو تو تین دن ان پر تنگی کرو (یعنی ان کو نکلنے کا حکم دو)

اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوا فَمَنْ رَأَى شَيْئًا مِّنْ هَذِهِ

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [142] صحیح مسلم، رقم الحدیث [375]

(2) لسان العرب [1088/2]

(3) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2263]

الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنُهُ ثَلَاثًا، فَإِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ»⁽¹⁾
 ”بے شک مدینہ منورہ میں جنوں کے ایک گروہ نے اسلام قبول کیا ہے، تو جو شخص ان میں سے کسی کو (گھر میں) دیکھے تو تین مرتبہ اسے خروج کا حکم دے، اس کے بعد اگر وہ ظاہر ہو تو اسے قتل کر دے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

24- گھروں میں جنوں کی من پسند جگہیں کونسی ہیں؟

طہارت خانے، گانے بجانے اور کھیل کود کی جگہیں، وہ جگہیں جہاں تصویریں ہوں، اسی لیے رسول کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو درج ذیل دعا پڑھتے تھے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ»⁽²⁾

”اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جتنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

25- کیا جنات اللہ کی قدرت سے بھاگ سکتے ہیں؟

فرمان الہی ہے:

﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ﴾
 [الرحمن: 33]

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2236]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [142] صحیح مسلم، رقم الحدیث [375]

”اے جن وانس کی جماعت! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین

کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، کسی غلبے کے سوا نہیں نکلو گے۔“

یعنی تم اللہ کے امر سے بھاگنے کی قدرت نہیں رکھتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تمہارا احاطہ کیے ہوئے ہے، تم اللہ کے حکم سے نفوذ نہیں کر سکتے، تم جہاں کہیں چلے جاؤ تمہارا گھیراؤ ہے اور حشر کے مقام میں تو فرشتے سات صفوں میں ہر جانب سے مخلوقات کو گھیرے ہوئے ہوں گے، کوئی بھی جانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

﴿إِلَّا بِسُلْطٰنٍ﴾ یعنی صرف اللہ کے حکم و ارادے ہی سے نکل سکے گا۔

26- کیا سانپ جنات میں سے ہیں؟

جی ہاں! فرمانِ نبوی ہے:

«الْحَيَّاتُ مَسْخُ الْجِنَّ كَمَا مَسَخَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ»^①

”سانپ جنوں کی مسخ شدہ صورت ہے، جیسا کہ بنی اسرائیل کے بعض افراد) بندر اور خنزیر بنا دیے گئے تھے۔“

27- کیا جنوں کو موت آتی ہے؟

انسانوں اور دوسری ذی روح چیزوں کی طرح جنات پر بھی موت طاری

ہوتی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح ابن حبان، رقم الحدیث [1080] الطبرانی الكبير، رقم الحدیث

[11946] ابن أبي حاتم [290/2] السلسلة الصحيحة، رقم الحدیث [1824]

«... أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ»^①
 ”اے اللہ! تو وہ زندہ ہے جس پر موت نہیں اور جن و انس مر جاتے ہیں۔“

28- کیا انسانوں اور جنوں کا باہم مدد لینا ممکن ہے؟

جی ہاں! فرمانِ الہی ہے:

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا يَمْعَشَرُ الْجِنُّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيُوهُمْ مِّنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خُلْدِيْنَ فِيْهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾ [الأنعام: 128]

”اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا، اے جنوں کی جماعت! بلاشبہ تم نے بہت سے انسانوں کو اپنا بنا لیا، اور انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے، اے ہمارے رب! ہمارے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنے اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ وہ فرمائے گا آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تیرا رب کمال حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

یعنی اے محمد ﷺ! یاد کیجیے اس دن کو جب ہم جنوں اور انسانوں میں سے ان کے دوستوں کو جو دنیا میں ان کی عبادت کرتے تھے، اکٹھا کریں گے

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [7383] صحیح مسلم [2717]

(اور کہیں گے) ﴿يَمْعُشَرُ الْجِنَّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنْسِ﴾ اے جنوں کے گروہ! تم نے انسانوں کو بھٹکانے اور گمراہ کرنے کی صورت میں بہت سا فائدہ اٹھایا ہے۔ انسانوں میں سے جو جنوں کے دوست تھے، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ﴿اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ﴾ ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ﴿النَّارُ مَثْوَاكُمْ خُلِدِیْنَ فِیْهَا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ﴾

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ کے خلاف فیصلہ دینا کسی کو زیبا نہیں اور نہ جنت و جہنم میں داخل کر سکتا ہے، جبکہ جنات کا انسان عورتوں سے مباشرت (جماع) کی بھی شنید ہے۔ عورتوں سے میل جول کے وقت (بالخصوص عشق و جادو کے حالات میں) کوئی عورت کہتی سنائی دیتی ہے کہ اس (جن) نے اپنا کام پورا کیا اور مجھ سے منی کا خروج ہوا اور کوئی عورت کہتی ہے کہ جن کا مجھ سے جماع کرنا میرے خاوند کے مجھ سے جماع کرنے سے بہتر ہے۔ مردوں سے بھی اس طرح کی باتیں ممکن ہیں، اس لیے کہ بعض جنات مردوں کی عاشق ہیں۔ یہ سارا معاملہ خواب کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جن اس کے محبوب کی صورت میں یا کسی پڑوسی کی صورت میں یا مرغ کی صورت میں یا کسی ناپسندیدہ شخص کی صورت میں بھی آ جاتے ہیں۔^①

29- کیا سابقہ امتوں میں بھی جنات کی پوجا کی جاتی تھی؟

فرمان الہی ہے:

① تفصیل کے لیے دیکھیں: ”ماذا تعرف من القرآن والسنة عن المس الشیطانی، والسحر والحسد، والبیوت، المسکونة“ للمؤلف،

﴿قَالُوا سُبْحَنَكَ أَنْتَ وَلِيِّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ

الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ﴾ [سبأ: 41]

”وہ کہیں گے تو پاک ہے، تو ہمارا دوست ہے نہ کہ وہ، بلکہ وہ جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کے اکثر انھی پر ایمان رکھنے والے تھے۔“

﴿سُبْحَنَكَ﴾ یعنی تو اس بات سے پاک و مبرا ہے کہ تیرے ساتھ کوئی

دوسرا الہ و معبود ہو۔

﴿أَنْتَ وَلِيِّنَا مِنْ دُونِهِمْ﴾ یعنی ہم تیرے بندے ہیں اور ان (مشرکین)

سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ ہمارے دوست نہیں تو ہمارا دوست ہے۔

﴿بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ﴾ یعنی وہ شیاطین و جن ان کے لیے

بتوں کی پوجا کو مزین کر کے پیش کرتے اور ان کو گمراہ کرتے ہیں۔

﴿فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا﴾ [سبأ: 42]

”سو آج تمہارا کوئی کسی کے لیے نہ نفع کا مالک ہے اور نہ نقصان کا۔“

یعنی آج (قیامت کے دن) تم کو وہ لوگ جن کے نفع کی تم کو امید تھی،

بتوں اور شریکوں میں سے تم کو نفع نہیں دیں گے، جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت

کرتے تھے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنِّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَ

بَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُصِفُونَ﴾ [الأنعام: 100]

”اور انھوں نے جنوں کو اللہ کے شریک بنا دیا، حالانکہ اس نے انھیں

پیدا کیا اور اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں کچھ جانے بغیر تراش لیں، وہ

پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔“
یہ ان مشرکین کا رد ہے، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کی بھی
پوجا کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کیا، یعنی انہوں نے جنوں کی عبادت کی
اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنے شرک و کفر سے ان کو شریک ٹھہرا لیا۔

سوال

اگر کہا جائے کہ وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے تو جنوں کی عبادت کیسے ہوگئی؟

جواب

اس لیے کہ انہوں نے بتوں کی پوجا صرف جنات کی اطاعت کرتے
ہوئے کی، ایسے لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو دیگر لوگوں کے
ساتھ کسی سفر پر نکلا تو راستہ گم کر بیٹھا، شیاطین و جنات نے اسے مخبوط کر دیا
اور زمین میں بھٹکا دیا، جبکہ اس کے ساتھی سیدھے راستے پر ہی قائم رہے
اور اسے بھی اپنی طرف سیدھے راستے پر بلاتے رہے۔

﴿كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانًا لَهُ أَصْحَابٌ﴾

[الأنعام: 71]

”اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں بہکا دیا، اس حال
میں کہ حیران ہے، اسی کے کچھ ساتھی ہیں۔“

یہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا، بلکہ اس نے
شیطان کی اطاعت کی اور زمین میں معصیت کے کام کیے، حق سے ہٹ گیا اور
گمراہ ہوا، کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی ہدایت ہے اور جس کی طرف جنات
(شیاطین) بلاتے ہیں، وہ گمراہی ہے۔

تیسری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿الْمَ اعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَبْنَىٰ أَدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ [يس: 60]

”کیا میں نے تمہیں تاکید نہ کی تھی اے اولادِ آدم کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی آدم میں سے ان کافروں کے لیے ڈانٹ ہے، جنہوں نے شیطان کی پیروی کی، حالانکہ وہ ان کا واضح دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، حالانکہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور وہی انہیں رزق دیتا ہے۔

30- اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں جن کا حجم کیا ہے؟

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ»^①

”میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جنات و انسان سب ایک میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں تو میں ہر ایک کو اس کی مطلوبہ چیز عطا کر دوں تو پھر بھی میرے خزانے میں کمی نہیں آئے گی، مگر ایسے ہی جیسے ایک سوئی سمندر میں ڈبو کر نکال لی جائے، تو جتنا پانی سوئی نے سمندر سے کم کیا ہے، ایسے ہی تمام جنات و انسان کو ان کی مطلوبہ چیزیں عطا کرنے سے میرے خزانوں میں کمی آ سکتی ہے۔“ یعنی کوئی نہیں آئے گی۔

31- جن بھی موذن کے لیے گواہی دیں گے؟

جی ہاں، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »^①

”موذن کی آواز کو کوئی جن، انسان یا کوئی بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت والے دن اس کے لیے گواہی دیں گے۔“

32- کیا جن چوری کرتے ہیں؟

جی ہاں! صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں صدقے کے مال پر محافظ مقرر کیا تو ایک آنے والا آیا، اس نے صدقے کے مال سے چرانا شروع کر دیا۔ دو دن وہ آکر ایسا کرتا رہا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب گرفتار کرتے تو اپنی حاجت اور بھوک کا عذر پیش کرتا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیتے۔

تیسری رات جب وہ آیا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج میں ضرور تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا، تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دیں، میں آپ کو چند کلمات سکھاتا ہوں، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تو بستر پر سونے کے لیے آئے تو مکمل آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر، اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [609]

نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
 «صَدَقَكَ، وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ»^①

”بات اس نے سچی کی ہے، مگر تھا وہ جھوٹا، وہ شیطان تھا۔“

ایسے ہی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَعْلِقْ بَابَكَ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَاباً مُغْلَقاً،
 وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَلَوْ يَبْعُودُ
 تَعْرِضُهُ عَلَيْهِ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوَّلُكَ سِقَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ»^②
 ”اپنا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کر دو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں
 کھولتا اور بسم اللہ پڑھ کر چراغ گل کر دو، برتن کو بسم اللہ پڑھ کر
 ڈھانپ دو، اگرچہ لکڑی ہی اس پر رکھ دو اور اپنی مشک کا تسمہ اللہ کا
 نام لے کر گس دو۔“

خلاصہ یہ ہے کہ جس نے ”بسم اللہ“ پڑھ کر کوئی چیز رکھی تو شیطان اس
 میں سے نہیں چرا سکتا۔ چوری کے پانچ فیصد واقعات جن شیاطین کی وجہ سے
 ہوتے ہیں، جبکہ 95% انسان شیطانوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔

33- کیا جنات نبی کریم ﷺ سے قرآن سننے کے لیے حاضر

خدمت ہوئے تھے؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3101]

② سنن أبي داود، رقم الحدیث [3731]

﴿وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِينَ﴾
[الأحقاف: 29]

”اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تیری طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پورا کیا گیا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے۔“

امام احمد رحمہ اللہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے ان کا قول روایت کرتے ہیں کہ جن نخلہ مقام پر جمع تھے اور رسول کریم ﷺ عشا کی نماز پڑھا رہے تھے:

﴿كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ [الجن: 19]

”وہ قریب تھے کہ اس پر تہ بہ تہ جمع ہو جائیں۔“

امام سفیان رحمہ اللہ ﴿لِبَدًا﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض کا بعض پر ٹوٹ پڑنا ”لبد“ ہے۔

34- جب جنات نے قرآن سنا تو کیا وہ ایمان لائے؟

جی ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ [الجن: 1، 2]

”کہہ دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک جنوں کی ایک

جماعت نے کان لگا کر سنا تو انھوں نے کہا کہ بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حکماً فرما رہے ہیں کہ لوگوں کو بتاؤ کہ جب جنوں نے قرآن مجید کو سنا تو ایمان لے آئے اور اس کی تصدیق کی اور قرآن مجید کے آگے سر تسلیم خم کر دیا۔

35- کیا جن قرآن مجید جیسی کوئی سورت بنا کر پیش کر سکتے ہیں؟

نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴾ [الإسراء: 88]

”کہہ دے! اگر سب انسان اور جن جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہیں لائیں گے، اگرچہ ان کا بعض بعض کا مددگار ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا شرف و عظمت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر تمام جنات و انس اکٹھے ہو کر اس قرآن کی مثل کوئی سورت پیش کرنا چاہیں تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے معاون بن جائیں، مگر اس معاملے (قرآن جیسی سورت پیش کرنا) کی طاقت نہیں رکھتے۔ مخلوق کا کلام خالق کے کلام جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ایسا خالق جس کی کوئی نظیر

ہے نہ مثال اور نہ اس کے برابر کوئی ہو سکتا ہے۔

36- کیا قرآن مجید کی تلاوت سے قبل شیطان مردود سے پناہ مانگنا واجب ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھو:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾
[النحل: 98]

”پس جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر۔“
یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ تلاوت قرآن مجید کا ارادہ کریں تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کریں، یہاں امر ندب کے لیے ہے، وجوب کے لیے نہیں۔
تلاوت شروع کرنے سے پہلے شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے۔

37- جب جنات نے سورۃ الرحمن سنی تو کیا کہا؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مکمل سورۃ الرحمن کی تلاوت کی، پھر فرمایا:

«مَا لِي أَرَاكُمْ سُكُوتًا؟ لِلْجِنَّ كَانُوا أَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا، مَا قَرَأْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَرَّةٍ ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ﴾ إِلَّا قَالُوا: وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ نَّعْمِكَ رَبَّنَا نَكَذَّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ»

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [3291] المستدرک للحاکم [473/2] صحیح الجامع، رقم الحدیث [5138]

”میں تمہیں خاموش کیوں دیکھ رہا ہوں؟“ جن جواب دینے میں تم سے اچھے تھے، جتنی مرتبہ بھی میں نے ان پر ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَنِ﴾ [الرحمن: 13] پڑھا تو انھوں نے جواباً کہا: ”اے ہمارے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے، تیرے لیے ہی تعریف ہے۔“

38- اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن میں ﴿الثَّقَلَانِ﴾ کا لفظ بولا ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ﴿سَنَفَرُغْ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلَانِ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے مراد جن اور انسان ہیں۔⁽¹⁾

39- جنات کو کیسے پتا چلا کہ یہ قرآن عجیب ہے؟

قرآن مجید میں مذکور ہے:

﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا﴾ [الجن: 1]

”بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔“

کیونکہ جن یہود و نصاریٰ کے کردار اور ان کی سابقہ کتابوں میں تحریف سے پہلے ہی باخبر تھے، لیکن جب انھوں نے قرآن مجید سنا تو جان گئے کہ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ہے (کیونکہ یہ تحریف سے پاک ہے)۔

40- کیا جنات نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا ہے؟

جی ہاں! سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

⁽¹⁾ صحیح البخاری [113/2]

« سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ (سُورَةُ النَّجْمِ) وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ^① »

”نبی کریم ﷺ نے سورت نجم کی تلاوت کرتے ہوئے آیت سجدہ پر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنات اور انسانوں نے سجدہ کیا۔“

41- میں جنات سے ڈرتا ہوں، میں کیا کروں؟

جنات سے ڈرنے والے شخص کو درج ذیل دعا پڑھنی چاہیے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَا إِلَهَ خَيْرُكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ^② »

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تمام مخلوق پر غالب ہے، جس چیز کا مجھے خوف و خدشہ ہے، اللہ اس پر بھی غالب ہے۔ میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، جو ساتوں آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے، ہاں اس کے حکم سے گر سکتے ہیں، میں تیرے فلاں بندے کے شر

① صحیح البخاری [113/6]

② الأدب المفرد، رقم الحدیث [708]

سے، اس کے لشکر، متبعین اور انسانوں اور جنات میں اس کے جو قبیلے ہیں ان کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! ان کے شر سے میرا مددگار بن جا، تیری تعریف بلند ہے، تیری پناہ غالب اور تیرا نام بابرکت ہے، تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں۔“

42- نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں یا جنات کی طرف بھی؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ»^①

”مجھے چھ چیزوں کی بنا پر دوسرے انبیاء پر فضیلت حاصل ہے: ① مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں۔ ② ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے (یعنی دشمن ایک مہینے کی مسافت پر دور ہو تو میرا رعب اس پر چھا جاتا ہے)۔ ③ میرے لیے غنیمت حلال ہے۔ ④ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔ ⑤ میں تمام مخلوق کی طرف رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ ⑥ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ جنات اور دوسری مخلوقات کے لیے بھی رسول ہیں۔

43- کیا جنات کی وجہ سے طاعون کی بیماری پھیلتی ہے؟

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

«أَنَّهُ وَخَزُ الشَّيْطَانِ»^① ”طاعون شیطان کا چھونا ہے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے:

«الطَّاعُونُ وَخَزُ أَعْدَائِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَفِيهِ شَهَادَةٌ»^②

”طاعون تمہارے جن دشمنوں کا چھونا ہے اور طاعون کی وجہ سے

فوت ہونے والا شہید ہے۔“

شیطان کی انسان سے پرانی دشمنی ہے اور شیطان کی وجہ سے بہت سی آزمائشیں بھی ہوتی ہیں، انہی آزمائشوں میں سے ایک طاعون کی بیماری ہے، تقدیر کے بعد اس کا سبب ظاہر ہے۔ یعنی وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ایک مسلمان خود کو مسنون اذکار کے ذریعے شیطان کے شر سے بچا سکتا ہے۔

44- کیا اونٹوں کو جنات سے کوئی مناسبت ہے؟

سیدنا ابوالاس خزامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقے

کے اونٹوں پر سوار کیا تو فرمایا:

① مسند أحمد [395/4] مسند أبي يعلى، برقم [7226] طبرانی، برقم [1396]

② الصحيح الجامع، رقم الحديث [3951]

« مَا مِنْ بَعِيرٍ إِلَّا وَفِي ذُرْوَتِهِ شَيْطَانٌ، فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا، إِذَا رَكَبْتُمُوهَا كَمَا أَمَرَكُم بِهِ، وَامْتَهُنُوهَا لِأَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ عَلَيْهَا⁽¹⁾ »

”ہر اونٹ کی کوہان میں شیطان ہوتا ہے تو جب تم اونٹ پر سوار ہو تو حکم الہی کے مطابق اللہ کا نام لے کر سوار ہونا اور انھیں اپنی خدمت میں رکھنا، یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ان پر سوار کرواتا ہے۔“

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا:
« عَلَى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ، فَإِذَا رَكَبْتُمُوهَا فَسَمُّوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ لَا تَقْصَرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ⁽²⁾ »

”ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے، جب تم اونٹوں پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سوار ہو، پھر اپنی ضروریات میں کمی نہ کرو۔“

ہر اونٹ پر شیطان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو اونٹ کے سر میں یا اس کی کوہان میں ہوتا ہے، اللہ کے ذکر کرنے سے شیطان ذلیل و حقیر ہو جائے گا تو تم ان اونٹوں کو اپنے کام کاج اور خدمت میں استعمال کرو، اللہ تعالیٰ نے انھیں خدمت اور بندوں کی سواری کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ اس لیے دین و دنیا کے لحاظ سے جو بھی فائدہ دیں، اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے، یعنی مطلوبہ فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔

[1] مسند أحمد [221/4] صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث [1377]

[2] صحيح الجامع، رقم الحديث [4031]

45- ایک آیت اور حدیث میں تطبیق

ہم اس آیت اور حدیث میں تطبیق کیسے دیں گے کہ حدیث میں ہے:

”رسول اللہ ﷺ نے جن دیکھا ہے؟“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ [الأعراف: 27]

”بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔“

اس آیت مبارکہ کو ہم اکثر حالات پر محمول کریں گے، یعنی تم اکثر و اغلب جنات کو نہیں دیکھ سکتے، اگر ان کو دیکھنا محال ہوتا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے دیکھنے کے متعلق جو کہا ہے وہ نہ فرماتے اور آپ ﷺ یہ نہ فرماتے کہ میں اسے باندھنے لگا تھا، تاکہ تم سب اس کو دیکھو اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیلیں۔

قاضی عیاض نے کہا ہے:

”آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جنات کو ان کی اصلی شکل و صورت میں دیکھنا محال ہے، ہاں انبیاء کرام بہ طور معجزہ ان کی اصلی شکل میں دیکھ سکتے ہیں اور انسان ان کو غیر اصلی صورت میں دیکھ سکتے ہیں، جیسا کہ احادیث مبارکہ میں منقول ہے، کیونکہ جنات لطیف روحانی اجسام ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ایسی صورت اختیار کر لیں، جس صورت میں ان کو باندھنا ممکن ہو، پھر ان کا دوبارہ اصلی صورت اختیار کرنا محال

ہو، حتیٰ کہ ان کے ساتھ کھیلا جائے، اگرچہ یہ خلافِ عادت ہے۔“
لیکن جنات کا سیاہ کتے، سیاہ گدھے، کسی سیاہ ٹکڑے یا سانپوں کی صورت
میں ظاہر ہونا ممکن ہے۔

46- جن سے کیسے معاملہ ہو سکتا ہے؟

جنات ایک امت ہیں، جن کا تعلق غیبی جہاں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ [الأعراف: 27]

”بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے
تم انہیں نہیں دیکھتے۔“

ان کے متعلق کسی بھی چیز کی معرفت کا ذریعہ صرف وحی (کتاب و سنت)
ہی ہے۔ جو شخص کتاب و سنت سے ثابت شدہ معلومات سے زائد ان کے متعلق
کسی چیز کا ذکر کرتا ہے تو یہ اٹکا پچو اور اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ پر افترا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ

مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿

[الجن: 26, 27]

”(وہ) غیب کو جاننے والا ہے، پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں
کرتا۔ مگر کوئی رسول، جسے وہ پسند کر لے تو بے شک وہ اس کے
آگے اور اس کے پیچھے پہرا لگا دیتا ہے۔“

ہمارے پاس قرآن مجید میں چالیس سے زائد آیات ہیں، جو جن قوم

کے متعلق بتاتی ہیں۔ سورۃ الجن میں اس امت کے بہت سے احوال مذکور ہیں، جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ جنوں سے کیسے معاملہ کر سکتے ہیں۔

47- لفظ ”شیطان“ کس کس پر بولا جا سکتا ہے؟

ہر وہ جو حق سے بعید اور سرکش ہو، اس پر لفظ ”شیطان“ بولا جا سکتا ہے اور ہر وہ شخص جو نافرمان و سرکش ہو، خواہ جنوں سے ہو، یا انسانوں یا چوپایوں سے وہ شیطان ہے۔^①

48- شیاطین میں سے سخت ترین کونسی نوع ہے؟

﴿مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ﴾ [الصافات: 7]
 ”اور ہر سرکش شیطان سے خوب محفوظ کرنے کے لیے۔“
 یعنی سرکش و متکبر، جب کہ عفریت سرکش و مارد سے بھی زیادہ سخت ہے۔
 یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مارد ہی عفریت ہے۔ واللہ اعلم۔

49- کیا کوئی شیطان سے بچ سکتا ہے؟

ہاں، مخلص لوگ شیطان سے بچ سکتے ہیں۔ شیطان نے کہا تھا:
 ﴿فَبِعِزَّتِكَ لَا أُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ
 الْمُخْلِصِينَ ﴿ص: 82, 83﴾

”تو قسم ہے تیری عزت کی! کہ میں ضرور بالضرور ان سب کو گمراہ کر

① الجامع لأحكام القرآن [136/1] تفسیر القرآن العظیم [15/1] مصائب الإنسان
 [ص: 6, 7] غرائب و عجائب الجن [ص: 24]

دوں گا۔ مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو چنے ہوئے ہیں۔“
صحیح بخاری میں روایت ہے:

« إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! نَجَا هَذَا الْعَبْدُ مِنَ الشَّيْطَانِ. يَا وَيْحَهُ! كَيْفَ نَجَا؟ »^①
”جب بندے کی روح آسمان کی طرف لے جائی جاتی ہے تو فرشتے ازراہ تعجب کہتے ہیں: سبحان اللہ! یہ بندہ شیطان سے بچ گیا۔ ہائے تعجب! یہ کیسے بچ گیا ہے؟“

50- کیا شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے؟

ہاں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:
« إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاجِيَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ »^②
”بلاشبہ شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے، جیسا کہ بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے، جو دور چلی جانے والی اور آگے بڑھ جانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، ٹولیوں میں بٹنے سے بچو اور جماعت و اکثریت کو لازم پکڑو۔“

51- شیطان سچا ہے یا وہ جھوٹ بولتا ہے؟

شیطان جھوٹا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں صدقے کے مال کا محافظ مقرر کیا تو دو راتیں ایک آنے والا آتا اور

صدقے سے لپیں بھرنا شروع کر دیتا۔ جب تیسری رات بھی ایسا ہوا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور تجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا، جن کی بدولت اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ”وہ کلمات کیا ہیں؟“ تو اس نے کہا: جب تو بستر پر سونے کے لیے آئے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو:

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ﴾ [البقرة: 255]

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

«صَدَقَكَ، وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَاكَ شَيْطَانٌ»^①

”اس نے سچ کہا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے، وہ شیطان ہے۔“
تو معلوم ہوا کہ شیطان جھوٹا ہے۔

52- کیا شیطان کسی حیوان کی شکل اختیار کر سکتا ہے؟

جی ہاں! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ»

گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔“

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سیاہ کتا ہی کیوں؟ سرخ کتا کیوں نہیں کاٹتا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! جس طرح تو نے مجھ سے پوچھا ہے، ایسے ہی میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

«الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ»^② ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ» ”کالا کتا شیطان ہے۔“

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان حیوان کی شکل اپنا سکتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ”رسالة الجن“ میں لکھتے ہیں:

”جن انسانوں اور چوپایوں کی شکل اپنا سکتے ہیں، سانپ اور بچھو وغیرہ کی شکل بھی اختیار کر سکتے ہیں، ایسے ہی اونٹ، گائے، بکری،

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3101]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [59/2]

گھوڑا، خچر اور گدھا بھی بن سکتے ہیں، وہ پرندوں اور انسانوں میں بھی آ سکتے ہیں، مگر اس کی افضل صورت سیاہ رنگ ہے۔^(۱)

53- شیطان کا معرکہ اور جھنڈا کہاں ہے؟

شیطان کے حملے کی جگہ بازار ہے۔ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَكُونَنَّ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا؛ فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصَبُ رَايَتُهُ»^(۲)

”اگر تو استطاعت رکھتا ہے تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے اور سب سے آخر میں نکلنے والوں میں سے نہ ہونا۔ یہ شیطان کے حملہ آور ہونے کی جگہ ہے اور یہاں وہ اپنا جھنڈا نصب کرتا ہے۔“ ایک روایت میں ہے:

«فِيهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ»^(۳)

”بازاروں ہی میں شیطان انڈے دیتا اور بچے نکالتا ہے۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے «إِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ» کی تشریح میں لکھا ہے: ”نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار، اہل بازار کے ساتھ شیطان کا کردار اور

ان پر اس (شیطان) کے تسلط کو معرکے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔“

بازار میں جو بہت سے باطل کام ہوتے ہیں، انھیں مد نظر رکھتے ہوئے

(۱) رسالة الجن [ص: 32]

(۲) صحيح مسلم، رقم الحديث [2451]

(۳) المعجم الكبير للطبراني [248/6] شعب الإيمان [379/7]

جیسے؛ ملاوٹ، دھوکا دہی، جھوٹی قسمیں، غلط سودے بازی، سودے پر سودا کرنا، بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا، کم ماپ تول وغیرہ۔

«وَبِهَا يَنْصِبُ رَأْيَتَهُ» سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان اور اس کے چیلوں کا اجتماع بازاروں میں ہوتا ہے، تاکہ وہ لوگوں کے درمیان فساد مچائیں اور انھیں ان مذکورہ بالا ناجائز کاموں پر ابھاریں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بازار میں داخل ہوتے وقت کہا:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»^①

”نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ ہی درآں حالیکہ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ہی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہی تعریف ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے مرے گا نہیں۔ اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اس کے لیے دس لاکھ نیکی لکھ دی جاتی ہے اور دس لاکھ برائی مٹا دی جاتی ہے اور دس لاکھ درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

54- شیطان کی کتنی قوت ہے؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

«الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ

① الکلم الطیب، رقم الحدیث [172]

كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿[النساء: 76]

”وہ لوگ جو ایمان لائے، وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، وہ باطل معبود کے راستے میں لڑتے ہیں۔ پس تم شیطان کے دوستوں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال ہمیشہ نہایت کمزور رہی ہے۔“

یعنی مومن اللہ تعالیٰ کی اطاعت و خوشنودی کے لیے لڑتے ہیں اور کافر شیطان کی اطاعت میں لڑتے ہیں، پھر اللہ نے مومنوں کو اپنے دشمنوں کے خلاف قتال پر اپنے قول ﴿فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾ کے ذریعے برا بیختہ کیا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِ»^①

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شیطان تجھے کسی فراخ راستے میں ملتا ہے تو وہ اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔ شیطان کو مومن پر کوئی کنٹرول نہیں۔“

”فتح الباری“ [47/7] میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَلْقَى عُمَرَ مُنْذُ أَنْ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لَوَجْهِهِ»

”جب سے عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، شیطان عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر چہرے کے بل گر پڑتا ہے۔“

55- کیا شیطان اور تصاویر کے درمیان کوئی تعلق ہے؟

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ⁽¹⁾ »

”جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو، فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔“

بعض علما و محدثین کا قول ہے کہ اس سے وہ تصاویر مراد ہیں، جن کا سایہ ہو، یعنی کسی انسان یا حیوان کی تصویر یا ہر اس چیز کی تصویر جس میں روح ہو اور یہ معلوم ہے کہ فرشتے اور شیاطین ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے تو ایسی جگہ جہاں تصویر ہے تو وہاں فرشتے نہیں آئیں گے تو وہاں شیطان ڈیرے ڈال لیں گے۔ جس سے معلوم ہوا کہ شیاطین اور تصاویر کے درمیان گہری مناسبت ہے کہ تصاویر شیطان کی آمد کا سبب بنتی ہیں۔

جب گھر میں چھوٹے بچے ہوں تو ان کے کھیلنے کے لیے جو گڑیاں بنائی یا لائی جاتی ہیں، ان میں کوئی حرج نہیں۔ ایسی صورت میں ان گڑیاں (تصاویر) کی تعظیم نہیں بلکہ توہین ہوتی ہے، یعنی بچے کھیلنے کے لیے انھیں کبھی اٹھا لیتے اور کبھی پھینکتے ہیں، کبھی کہیں پھینکتے ہیں اور کبھی کہیں۔ ہاں بچوں کی عدم موجودگی میں لا کر گھر رکھ دینا جائز نہیں۔

56- کیا شیطان دروازہ کھول سکتا ہے؟

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ

(1) شرح صحیح مسلم للنووی [8/6]

آپ ﷺ نے فرمایا:

« غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكِنُوا السَّقَاءَ، وَأَطْفِئُوا السَّرَاجَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُدَاً، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ⁽¹⁾ »

”برتنوں کو ڈھانپا کرو، مشک کا تسمہ باندھ رکھو، چراغ بجا دیا کرو اور دروازوں کو بند رکھا کرو، کیونکہ (ایسی صورت میں) شیطان مشک میں اتر سکتا ہے، نہ دروازہ کھول سکتا ہے اور نہ برتن کا منہ کھول سکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس برتن کو ڈھانپنے کے لیے سوائے لکڑی کے کچھ بھی نہ ہو تو وہی برتن پر رکھ دے اور ”بِسْمِ اللَّهِ“ پڑھے۔ بے شک چوہیا اہل خانہ پر ان کے گھر کو جلا دیتی ہے۔“

ایسے ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ⁽²⁾ - يَقْصِدُ الْفَأْرَةَ - عَلَى هَذَا - أَيِ: الْفِرَاشِ - فَتَحْرِقُكُمْ »

”جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان اس جیسی (چوہیا) کو اس (بستر) پر راہنمائی کرتا ہے تو وہ تم کو جلا دیتی ہے۔“

یعنی وہ چوہیا کو لاتا ہے تو وہ چراغ جلتا ہوا گھسیٹ کر لاتی ہے اور بستر پر پھینک دیتی ہے، جس کی وجہ سے گھر جل جاتا ہے، اس لیے سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو۔

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [3280] صحیح مسلم [2012]

(2) سنن أبي داود، رقم الحدیث [5247]

ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شیطان سے نجات کی سبیل سیکھے، وہ اس طرح کہ وہ برتنوں کو ڈھانپنے بغیر نہ چھوڑے، سونے سے پہلے گھریلو چراغ بجھا دے، دروازوں اور کھڑکیوں کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر بند کر دے اور گھر میں دخول کے وقت ”السلام علیکم“ کہے، خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو، یہاں تک کہ شیطان گھر سے بھاگ جائیں۔

57- کیا شیطان کو گھنٹی سے کوئی مناسبت ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ»⁽¹⁾

”فرشتے اس گروہ کے ساتھ نہیں چلتے، جس میں کتا یا گھنٹی ہو۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ»⁽²⁾ ”گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔“

کہا گیا ہے کہ گھنٹی ”ناقوس“ کے مشابہ ہے، یا گھنٹی ممنوعہ آلات میں شامل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ گھنٹی کے شیطان کی بانسری ہونے کا سبب اس کی مکروہ آواز ہے اور «مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ» والی روایت اس کی موید ہے۔ ہم یہاں نصیحت کریں گے کہ لوگ گھروں میں موجود ممنوعہ آواز والی گھنٹیاں بدلیں، حتیٰ کہ موبائل کی گھنٹی بھی اور ایسی گھنٹیاں لگائیں جو اللہ اور اس کے رسول کی رضا مندی کا باعث ہوں۔

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2113]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2114]

58- کیا شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے یا جماعت کے ساتھ؟

عمر بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الرَّائِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّائِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ»⁽¹⁾

”اکیلا شیطان ہوتا ہے، دو بندے بھی دو شیطان ہوتے ہیں اور تین بندے ایک جماعت ہوتے ہیں۔“

اس لیے تنہائی سے بچنا چاہیے، کیونکہ بھیڑیا بھی الگ تھلگ رہنے والی بکری کو کھا جاتا ہے اور شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ نیک مومن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے اور ایسے ہم مجلس کا انتخاب کرنا چاہیے جو وعظ و نصیحت کرے اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلا دے۔ اگر انسان تنہائی میں ہو تو اللہ کے ساتھ انس کو بہترین انیس بنالے۔

59- کیا کوئی چیز شیطان کو دیکھ سکتی ہے؟

ہاں، گدھا شیطان کو دیکھتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ؛ فَإِنَّهَا

(1) موطأ امام مالك، رقم الحديث [1793] مسند أحمد، رقم الحديث [7697]

سنن أبي داود، رقم الحديث [2284] سنن الترمذي، رقم الحديث [1671]

سنن النسائي في الكبرى، رقم الحديث [7618] مستدرک الحاکم، رقم

الحديث [2450]

رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجِمَا فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا^①

”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو، کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب گدھے کا ہنہانا سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔“

60- کیا شیطان گھاٹیوں میں ہوتا ہے؟

سیدنا ابو ثعلبہ حُشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب لوگ (صحابہ کرام) پڑاؤ ڈالتے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا بَالُ تَفَرُّقِكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ؟ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ^② »

”تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا محض شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اس کے بعد جب بھی صحابہ نے کہیں پڑاؤ کیا تو ایک دوسرے کے قریب ہی رہے۔“

لوگ (صحابہ کرام) جب سفر کرتے اور استراحت کے لیے کسی جگہ اترتے تو راستوں اور پہاڑوں کے نشیب و فراز میں بکھر جاتے تو یہ تنہائی سے بھی دور تر صورت ہے۔ اکٹھے رہنا اور تعاون کرنا انہیں ایذا پہنچانے اور ڈرانے والی چیزوں سے بچانے کا موجب ہے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں اکٹھا اور مل کر رہنا

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3303] صحیح مسلم [2729]

② سنن أبي داود، رقم الحدیث [2628]

انھیں شیطان پر قوی اور شجاع بنا دیتا ہے۔

انسان جب کسی نشیبی زمین کی طرف اترے تو ”سبحان اللہ“ کہے اور جب فراز کی طرف جائے تو ”اللہ اکبر“ کہے، ایسے ہی جب سواری پر سوار ہو تو ضرور درج ذیل دعا پڑھے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾⁽¹⁾

”وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لیے اس جانور کو تابع فرمان بنا دیا اور ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔“

وہ ذات پاک ہے، یقیناً میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں بخش عطا کر سکتا۔

61- شیطان انسانی جسم کے کونسے حصے میں رات گزارتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَىٰ خَيْشُومِهِ »⁽²⁾

”جب تم میں سے کوئی بیدار ہو اور وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کی ناک کی ہڈی پر رات گزارتا ہے۔“

[1] الزخرف [آیت: 13, 14]

[2] صحیح البخاری، رقم الحدیث [3121] صحیح مسلم، رقم الحدیث [238]

سنن النسائي، رقم الحدیث [149] سنن البيهقي، رقم الحدیث [227]

62- ”خُطُوتِ الشَّيْطَانِ“ (شیطانی قدم) کیا ہیں؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ [البقرة: 162]

”اے لوگو! ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال، پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

جب اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور وہ مخلوق کو پیدا کرنے میں تنہا ہے تو یہ بھی بیان کر دیا کہ وہ ہی تمام مخلوقات کا رازق ہے، پھر بہ طور احسان ذکر فرمایا کہ اس نے مخلوق (انسان) کے لیے حلال اور پاکیزہ اشیا کھانا مباح کر دیا ہے اور حرام چیزوں سے فائدہ اٹھانے کو حرام کہا ہے۔

﴿إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ یہ شیطان سے نفرت اور اس سے بچنے کے لیے ارشاد فرمایا، کیونکہ ہر معصیت و نافرمانی وہ ”خطوات الشیطان“ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ [البقرة: 208]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ وہ اسلام کے تمام احکامات کو اختیار کریں، جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، بہ حسب استطاعت پورا کریں اور منع کردہ

چیزوں سے رک جائیں۔

﴿أَدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ یعنی اسلام میں (اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے) مکمل داخل ہو جاؤ۔

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ﴾ یعنی اطاعت والے کام کرو اور جس چیز کا شیطان حکم دیتا ہے، اس سے کنارہ کشی اختیار کرو۔
﴿إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ یعنی وہ تمہارا واضح دشمن ہے۔

63- کیا شیطان نبی کریم ﷺ کی صورت میں آ سکتا ہے؟

شیطان نبی کریم ﷺ کی شکل و صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«تَسْمَوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتِمَثَّلُ فِي صُورَتِي، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعْهُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»^①

”میرے نام جیسا نام رکھ لیا کرو، مگر میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا ہے، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر افترا باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنا لے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، أَوْ كَأَنَّمَا رَأَانِي

فِي الْيَقَظَةِ، لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي^①

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ حالت بیداری میں بھی مجھے دیکھ لے گا، یا فرمایا کہ اس نے مجھے حالت بیداری میں دیکھا، شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔“

نبی کریم ﷺ کے اوصاف:

- ✿ آپ ﷺ لمبے تھے اور نہ پست قد ہی۔
- ✿ بال کانوں سے نیچے گردن تک تھے اور سیاہ تھے۔
- ✿ آنکھیں موٹی اور سیاہ تھیں اور پلکیں لمبی۔
- ✿ چہرہ سفید اور چاند سے روشن تھا، اس میں کوئی داغ نہیں تھا۔
- ✿ ڈاڑھی گھنی، اس میں سترہ سے بیس بال سفید تھے۔
- ✿ سینے پر تھوڑے سے بال تھے، جیسا کہ پیٹ پر ایک لکیر ہو۔
- ✿ آپ کے کندھے گوشت سے پُر تھے۔
- ✿ ہتھیلی بڑی اور ریشم سے زیادہ نرم تھی۔
- ✿ دانتوں میں کشادگی تھی۔
- ✿ تیز چلتے اور اچھی چال تھی۔
- ✿ آپ کی خوشبو عمدہ اور دل صاف تھا۔
- ✿ جب بات کرتے تو بڑے بارونق ہوتے۔
- ✿ جب خاموش ہوتے تو آپ پر وقار چھا جاتا۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [6993] صحیح مسلم [2266]

64- کیا ڈراؤ نے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں؟

ہاں! سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ⁽¹⁾ »

”جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے، شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور پہلو بدل لے۔“

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي ⁽²⁾ »

”نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جھوٹے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تو جو شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے، وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اس کو کوئی نقصان نہیں دے گا اور بلاشبہ شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے:

⁽¹⁾ صحیح مسلم، رقم الحدیث [2262]

⁽²⁾ صحیح البخاری، رقم الحدیث [6985] صحیح مسلم، رقم الحدیث [5862]

«وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَيَتَفَلَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ»^①

”جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس سے اور شیطان سے پناہ مانگے اور تین مرتبہ بائیں جانب تھوک دے اور وہ خواب کسی کو نہ بتائے تو وہ اسے کبھی ضرر نہیں دے گی۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک آدمی نے نبی مکرم ﷺ کو آ کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں اپنا سر کٹا ہوا دیکھا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا:

«إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ»^②

”جب شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ خواب میں کھلواڑ کرے تو وہ لوگوں کو نہ بتائے۔“

ایسے خواب شیطان کے تکلیف پہنچانے کی انواع میں سے ہیں، ان میں انسان سمجھتا ہے کہ کوئی چیز مجھے تکلیف دے رہی ہے، لیکن وہ چیخ پکار اور کلام نہیں کر سکتا، جیسا کہ کسی چیز نے اس کی حرکت کو ہی روک دیا اور اس کی آواز کو بند کر دیا ہے۔ یہ فقط بعض لمحات کے لیے ہوتا ہے۔ اس کا علاج درج ذیل ہے:

- ① سونے سے قبل وضو کرنا۔
- ② ہتھیلیوں میں تین بار سورت اخلاص، فلق اور ناس پڑھ کر انھیں جسم کی ممکنہ حد تک پھیرنا۔
- ③ بسم اللہ پڑھ کر چارپائی کو کپڑے سے جھاڑنا یا سونے سے پہلے رومال

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [2203]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [2268]

وغیرہ سے جھاڑ دینا۔

33 مرتبہ ”سبحان اللہ“، 33 مرتبہ ”الحمد للہ“ اور 34 مرتبہ ”اللہ اکبر“ پڑھ کر سونا۔ [۴]

سونے کے اذکار پڑھ کر سونا۔ [۵]

ابتداءً دائیں کروٹ ہو کر لیٹنا۔ [۶]

بار بار اذان کہنا۔ [۷]

65- کیا شیطان عورتوں سے جماع کر سکتا ہے؟

ہاں، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، أَلَلَّهُمَّ جَنَّبَنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنَّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا؛ فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا»^①

”اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو کہے:

”اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور کر اور جو تو (اس نطفے سے) ہم کو (اولاد) عطا کرے، اس سے بھی شیطان کو دور رکھنا“ اگر اس نطفے سے ان کے مقدر میں اولاد ہوئی تو اسے شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شیطان میاں بیوی کے ملاپ کے وقت وہاں موجود ہوتا ہے، اسی لیے نبی کریم ﷺ اس سے بچنے کی دعا سکھا رہے ہیں۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [1434] صحیح مسلم، رقم الحدیث [3109]

سنن أبي داود، رقم الحدیث [2161] سنن الترمذی، رقم الحدیث [1092]

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [1919] صحیح ابن حبان، رقم الحدیث [983]

66- کیا شیطان دن کو سوتا ہے؟

نہیں، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

«قِيلُوا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقِيلُ»^①

”قیلولہ کیا کرو، بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔“

نمازِ ظہر سے عصر تک سونا سنت ہے، کیونکہ شیطان اس وقت میں نہیں سوتا۔

67- کیا جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَأُورِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ﴾

[الأنبياء: 37]

”انسان سراسر جلد باز پیدا کیا گیا ہے، میں عن قریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا، سو مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ

عَجُولًا﴾ [الإسراء: 11]

”اور انسان برائی کی دعا کرتا ہے اپنے بھلائی کی دعا کرنے کی طرح

اور انسان ہمیشہ سے بہت جلد باز ہے۔“

امام قرطبی ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انسان

جلد بازی پر مرکب ہے اور فطرتی طور پر جلد باز ہے، معرفت و تبصرے میں ٹھہراؤ اور

① صحیح الجامع الصغیر، رقم الحدیث [4431]

تامل کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ جلد بازی اس میں آڑ ہے اور جلد بازی کے وقت شیطان اپنا شر انسان پر وہاں سے رائج کرتا ہے، جہاں سے اسے پتا بھی نہیں ہوتا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْتَّانِي مِنَ اللَّهِ، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَكْثَرَ مَعَاذِيرَ مِنَ اللَّهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْحَمْدِ»^①
 ”بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے، جبکہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں اور حمد سے زیادہ محبوب چیز اللہ کے ہاں کوئی نہیں۔“

68- کیا استحاضے کا خون شیطان کی وجہ سے آتا ہے؟

ہاں، سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے شدید قسم کا مرض استحاضہ تھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی، تاکہ آپ کو اس کے متعلق آگاہ کروں اور مسئلہ دریافت کروں، چنانچہ میں نے انھیں اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر پایا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے شدید قسم کا استحاضہ لاحق ہے، آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز روزے ہی سے روک رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَنْعَتْ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمَ»

① مسند أبي يعلى [1054/3] سنن البيهقي في الكبرى [104/10] مجمع الزوائد

[19/8] السلسلة الصحيحة [404/4]

”میں تجھے روئی استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں، کیونکہ وہ خون روک دے گی۔“

انھوں نے عرض کی: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر لنگوٹ گس لے۔ (اس نے کہا) وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر لنگوٹ کے نیچے کوئی کپڑا رکھ لے۔ انھوں نے کہا: معاملہ اس سے زیادہ شدید ہے، میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« سَامُرُكَ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا صَنَعْتَ، أَجْزَأُ عَنْكَ، فَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا فَأَنْتَ أَعْلَمُ »

”میں تمھیں دو امور کا حکم دیتا ہوں، تم نے ان میں سے جو بھی کر لیا وہ تجھ سے کفایت کر جائے گا، اگر تم دونوں کی طاقت رکھو تو پھر تم (اپنی حالت کے متعلق) بہتر جانتی ہو۔“

آپ ﷺ نے اسے فرمایا:

« إِنَّمَا هِيَ رِكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَتَحِيْضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتَ وَاسْتَنْقَأْتَ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا، وَصُومِي وَصَلِّي، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ، وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ، وَكَمَا يَطْهَرْنَ لِمِيقَاتِ حِيْضِهِنَّ وَطَهْرِهِنَّ، فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ، وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهَرِينَ، وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ

وَتُصَلِّينَ، وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنَّ قَوِيَّتِ عَلَى ذَلِكَ»
 ”یہ تو ایک شیطانی بیماری ہے، تم معمول کے مطابق اپنے آپ کو
 چھ یا سات دن حائضہ شمار کر لیا کرو، پھر غسل کرو، حتیٰ کہ جب تم
 دیکھو کہ تم پاک صاف ہو گئی ہو تو تیئیس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور
 روزہ رکھو، یہ تمہارے لیے کافی ہوگا اور تم ہر ماہ اسی طرح کیا کرو،
 جس طرح حیض والی عورتیں اپنے مخصوص ایام میں اور اس سے پاک
 ہونے کے بعد کرتی ہیں اور اگر تم یہ طاقت رکھو کہ نماز ظہر کو موخر کر لو
 اور عصر کو جلدی کر لو، پھر غسل کر کے ظہر اور عصر کو اکٹھی پڑھ لو، اسی
 طرح مغرب کو موخر کر لو اور عشا کو مقدم کر لو، پھر غسل کر کے دونوں
 نمازیں اکٹھی پڑھ لو، پس ایسے کیا کرو اور نماز فجر کے لیے غسل کرو
 اور روزہ رکھو۔ اگر تم ایسا کر سکو تو ایسا ہی کرو۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ»^①

”اور دونوں امور میں سے مجھے یہ (غسل کر کے نماز جمع کرنا)
 زیادہ پسندیدہ ہے۔“

69- کیا طلاق کی نوبت شیطان کی وجہ سے پیش آتی ہے؟

ہاں! طلاق کی نوبت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
 سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا:

«إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [128] سنن أبی داود [287] مسند أحمد [439/6]

النَّاسَ، فَأَعْظَمَهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَيُذْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ^①

”بے شک ابلیس اپنا تخت سمندر پر رکھتا ہے، پھر وہ لشکروں کو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے روانہ کرتا ہے تو اس کے نزدیک جو سب سے زیادہ گمراہ کرتا ہے، وہ سب سے عظیم ہوتا ہے، ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے: میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے تو ابلیس کہتا ہے: تو نے تو کچھ نہیں کیا، پھر ایک دوسرا آ کر کہتا ہے: میں نے اس (مرد) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا، جب تک اس (مرد) کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی، تو وہ (ابلیس) اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تو نے کام کیا ہے۔“

اس روایت سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی کے درمیان طلاق شیطان کے بہکاوے اور مکرو فریب کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس لیے اے بھائی! فوراً طلاق کی نوبت پر نہ اتر آیا کرو، بلکہ درج ذیل امور کو اختیار کیا کرو:

- ① بارہا بیوی کو اچھی نصیحت کرو۔
- ② اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے بستر الگ کر لے، مگر گھر کو نہیں چھوڑنا، یعنی گھر ہی میں اس سے الگ ہو جاؤ۔
- ③ اگر وہ اس کا اثر بھی نہ قبول کرے تو ہلکی مار مارو۔

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [66,67] مسند أحمد [314/3]

﴿۴﴾ پھر بھی معاملہ درست نہ ہو تو پھر اس کے گھر والوں سے ایک فیصل لے آؤ، کیونکہ قرآن مجید اس بات کی تلقین کرتا ہے:

﴿فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾

[النساء: 34]

”سو انہیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاؤ اور انہیں مارو۔“

﴿۵﴾ ان میں سے کوئی حربہ کارگر ثابت نہ ہو تو پھر طلاق آخری حل ہے۔

70- کیا تبرج (اجنبی مردوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنا)

شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؟

ہاں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا اِنْثًا وَاِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَعَنَهُ اللّٰهُ ۖ وَ قَالَ لَا تَخِذْنَ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَلَا ضَلٰلَتَهُمْ وَلَا مَنِيْنَتَهُمْ وَلَا مُرْتَبَهُمْ فَلْيَبْتِكُنْ اِذَا نَ الْاَنْعَامَ وَلَا مُرْتَبَهُمْ فَلْيَغْيِرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ وَ مَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرٰنًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمْنِيْنُهُمْ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا﴾

[النساء: 117 - 120]

”وہ اس کے سوا نہیں پکارتے مگر مومنوں کو اور نہیں پکارتے، مگر سرکش شیطان کو۔ جس پر اللہ نے لعنت کی اور جس نے کہا کہ میں ہر صورت تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ ضرور لوں گا۔ اور یقیناً میں

انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور یقیناً میں انہیں ضرور آرزوئیں دلاؤں گا اور یقیناً میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور یقیناً میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلیں گے اور جو کوئی شیطان کو اللہ کے سوا دوست بنائے تو یقیناً اس نے خسارہ اٹھایا، واضح خسارہ۔ وہ انہیں وعدے دیتا ہے اور انہیں آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں دھوکے کے سوا کچھ وعدہ نہیں دیتا۔“

ان آیاتِ کریمات کے الفاظ ﴿وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ شیطان عورتوں کی عبادت کا حکم دیتا ہے اور اس کو ان کے لیے حسین و مزین کرتا ہے اور وہ حقیقت میں شیطان ہی کی پوجا کر رہے ہوتے ہیں، کیونکہ شیطان کے حکم سے وہ ایسا کرتے ہیں تو شیطان کی بات مان کر غیر کی عبادت گویا شیطان ہی کی عبادت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿لَعَنَهُ اللَّهُ﴾ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دھتکارا اور اپنی رحمت سے دور کر دیا اور اپنے پڑوس سے بھی نکال دیا تو ابلیس نے کہا: ﴿لَا تَخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ یعنی ایک معین مقدار کو گمراہ کروں گا اور اپنا ساٹھی بناؤں گا۔

﴿نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ کی تفسیر میں مقاتل بن حیان فرماتے ہیں کہ ایک ہزار میں سے 999 جہنم کی طرف لے جاؤں گا اور ایک جنت کی طرف جائے گا۔ (ابلیس نے کہا) ﴿وَلَا ضَلَلَنَّهُمْ﴾ اور میں انہیں حق سے گمراہ کروں گا۔ ﴿وَلَا مَنِينَهُمْ﴾ میں ترکِ توبہ کو ان کے لیے آراستہ کروں گا، امیدوں کا وعدہ

دلاؤں گا اور انھیں تسویف (یعنی تھوڑی دیر ٹھہر کر توبہ کرتا ہوں) کا حکم دوں گا۔
یاد رکھیے تسویف (یعنی یہ کہنا کہ بعد میں توبہ کر لوں گا یا بعد میں نیک کام کر لوں گا،
ابھی کون سا بوڑھا ہو گیا ہوں) یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

﴿وَلَا مُرْتَنَهُمْ فَلْيَبْتِكُنْ اِذَا نَ الْاَنْعَامِ﴾ یعنی وہ کان کو چیرا لگائیں
گے اور اس کو بہ طور علامت استعمال کریں گے، جیسا کہ سائبہ، بحیرہ اور وصیلہ
جانور ہیں۔

﴿وَلَا مُرْتَنَهُمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کی تفسیر
میں فرماتے ہیں: اس سے مراد جانوروں کو خسی کرنا ہے۔ ایک دوسرے قول کے
مطابق اس سے ”وشم“ (یعنی جسم میں تل بنانے کے لیے گوشت کرید کر سرمہ بھر
دینا) مراد ہے۔ ایک اور قول کے مطابق اس سے ”دین“ مراد ہے، یعنی وہ اللہ
کے دین کو بدل دیں گے۔

عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ
نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ کے بیان میں سے ایک یہ امر تھا:
«أَلَا إِنَّ رَبِّيْ أَمَرَنِيْ أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ
هَذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالًا، وَإِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ
حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ،
وَحَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِيْ مَا
لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا»^①

”خبردار! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آج اس (اللہ) نے جو

مجھے سکھایا ہے، جو تمہیں نہیں پتا وہ تم کو سکھاؤں، ہر مال جو میں نے کسی بندے کو دیا ہے، حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو ملتِ اسلامیہ اور توحید پر پیدا کیا ہے، شیطان ان کے پاس آ کر انھیں ان کے دین سے پھیر دیتے ہیں، میری حلال کردہ اشیا کو ان پر حرام کرتے ہیں اور انھیں شرک کرنے کا حکم دیتے ہیں، حالاں کہ میں نے اس بارے میں کوئی دلیل (حکم) نازل نہیں کی۔“

71- کیا شیطان عورت کو جھانکتا (غیر محرم کے لیے مزین کر کے پیش کرتا) ہے؟

جی ہاں! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَ أَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا»^①

”عورت پردہ ہے۔ جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان لوگوں کی نظروں میں اسے مزین کرتا ہے اور عورت اپنے رب کے انتہائی قریب گھر کے اندرون حصے میں رہ کر ہوتی ہے۔“

72- کیا غیر محرم عورتوں کو دیکھنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؟

جی ہاں! سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

① صحیح ابن خریمة [93/3] سنن الترمذی [476/3] السلسلة الصحيحة، رقم الحديث [2688]

«النَّظَرَةُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ، فَمَنْ غَضَّ بَصَرَهُ عَنْ مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ لِلَّهِ، أَوْرَثَ اللَّهُ قَلْبَهُ حَلَاوَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»⁽¹⁾
 ”نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔ جس نے اللہ کی رضا کے لیے عورت کے محاسن سے اپنی نگاہ کو جھکا لیا (یعنی عورت کو نہ دیکھا) اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس کے دل کو مٹھاس سے بھر دیتے ہیں۔“

73- میں شادی شدہ ہوں، اگر میں ایک عورت کو دیکھوں اور مجھے اچھی لگے، تو کیا یہ شیطان کی طرف سے ہے اور ایسی صورت میں کیا کروں؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
 «إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبَلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ»⁽²⁾

”عورت شیطان کی صورت میں آتی جاتی ہے، جب کوئی بندہ عورت کو دیکھے اور وہ عورت اس کو اچھی لگے تو اپنی بیوی کے پاس آ کر حاجت پوری کر لے، اس طرح اس کا نفسانی وسوسہ ختم ہو جائے گا۔“
 کنوارے خواتین و حضرات (غیر شادی شدہ) روزے رکھیں، کیونکہ روزہ ڈھال ہے۔ میں عورت کو بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، شرعی پردہ اختیار کرنے،

(1) مسند أحمد [264/5]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [1403] سنن أبي داود، رقم الحدیث [2151] مسند

أحمد، رقم الحدیث [14544]

بے پردگی، تبرج اور غیر محرم مردوں سے نرم کلام سے اجتناب کی نصیحت کرتا ہوں تاکہ معاشرے کے حالات درست ہو جائیں۔

74- پہلے وقتوں میں نقل (ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا) کے وسائل کیا تھے؟ کیا شیطان ان کے ساتھ جاتا تھا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ [الأنعام: 142]
 ”اور چوپاؤں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے (پیدا کیے)۔ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں رزق دیا اور شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

اس آیت مبارکہ میں لفظ ﴿حَمُولَةٌ﴾ سے مراد اونٹ، گھوڑا، خچر، گدھا اور ہر بوجھ اٹھانے کے قابل چیز مراد ہے۔ ﴿فَرَشًا﴾ سے مراد بکریاں وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ﴾ [المائدة: 88]
 ”اور اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے (حلال، طیب) کھاؤ۔“
 یعنی پھل، کھیتیاں اور چوپائے وغیرہ ان تمام اشیا کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور تمہارے لیے رزق کا سامان بنایا ہے۔

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ﴾ [البقرة: 168]

”اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔“

یعنی اس کے طریقے اور حکموں کی پیروی نہ کرو، جیسا کہ ان مشرکوں نے کی، جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے پھلوں اور کھیتیوں وغیرہ کو حلال کیا، مگر انھوں نے اللہ پر افترا باندھتے ہوئے انھیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔

﴿إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ [البقرة: 168]

”بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔“

یعنی اے لوگو! یہ شیطان تمھارا واضح اور کھلا دشمن ہے، جیسا کہ درج ذیل آیت کریمہ سے بھی واضح ہوتا ہے:

﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ

لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [الفاطر: 6]

”بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے

گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں

سے ہو جائیں۔“

75- کیا سواری سے گرانے میں شیطان کا کوئی عمل دخل ہے؟

امام احمد نے ابو تمیمہ سے روایت کی ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ردیف سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو آپ کے گدھے نے گرا دیا، میں نے کہا شیطان ہلاک ہو، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَقُلْ: تَعَسَّ الشَّيْطَانُ. فَإِنَّكَ إِنِ قُلْتَ: تَعَسَّ الشَّيْطَانُ.

تَعَاظَمَ، وَقَالَ: بِقُوَّتِي صَرَغَتْهُ، وَ إِذَا قُلْتَ: بِاسْمِ اللَّهِ،

تَصَاغَرَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ ①»

”یہ نہ کہو! شیطان ہلاک ہو، اگر تو نے ایسا کہا تو وہ عظمت محسوس کرے گا اور کہے گا: میں نے اپنی طاقت سے اس کو گرایا ہے۔ جب تو ”بسم اللہ“ کہے گا تو وہ (ذلیل) اتنا مکھی کی طرح چھوٹا ہو جاتا ہے۔“
میرے بھائی! اگر سفر کرے تو سواری پر سوار ہوتے وقت تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر پھر درج ذیل کلمات پڑھ لیا کرو:

﴿سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١﴾ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ [الزخرف: 14] اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَ مِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْاَهْلِ، اَيُّوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ»

”پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لیے تابع کر دیا، حالانکہ ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

”اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ اور تیری رضا مندی والے عمل کا سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے

① مسند أحمد، ثعالبی فی تفسیرہ [20/1] ابن عطیة فی المحرر الوجیز [60/1]

امام قرطبی نے ”الجامع لأحكام القرآن“ [92/1] میں ذکر کیا ہے۔

اس سفر کو آسان کر دے اور دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی اور اہل خانہ میں نائب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت، برے منظر اور اہل و عیال میں برے لوٹنے (یعنی جب آئیں تو کوئی تکلیف دہ چیز محسوس کریں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“

76- کیا شاعری شیطان کا کلام ہے؟

ہاں، سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ کہا:

«اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا»

”اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے بہت زیادہ، میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں صبح و شام۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا:

«أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمَزِهِ»^①

”میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے، اس کی پھونک سے، اس کی تھوک سے اور اس کے چوکے سے۔“

عمر و نے کہا: ”نَفْثِهِ“ سے شعر و شاعری ”نَفْخِهِ“ سے تکبر اور ”هَمَزِهِ“ سے ”موتہ“ مراد ہے۔ ابن ماجہ نے ”الموتہ“ کی تفسیر جنون اور دیوانگی سے کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گندی شعر و شاعری شیطان کا کلام ہے۔

① سنن أبی داود، رقم الحدیث [701]

اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ﴾ [الشعراء: 224]

”اور شاعر لوگ، ان کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔“

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ ایسے کلام سے زبان کو روک کر رکھے، جو اللہ و رسول کی ناراضی کا باعث ہو، کیونکہ ایسا کلام دل میں منافقت کو ایسے اگاتا ہے، جیسے پانی کھیتی وغیرہ کو اگاتا ہے اور حیا کو کم، ہوا پرستی کو زیادہ اور مروت کو ختم کر دیتا ہے۔ جو ایسے کلام کا عادی ہو، وہ بے وقوف ہے، اس کی شہادت (گواہی) کو قبول نہ کیا جائے۔

77- کیا گانا شیطان کی بانسری ہے؟

ہاں، ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ میرے گھر آئے اور میرے پاس دو بچیاں جنگِ بعاث (یہ اہل عرب کا ایک مشہور دن ہے جس دن جنگ ہوئی) کے بارے میں گیت گا رہی تھیں:

«فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَ حَوْلَ وَجْهَهُ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ

فَانْتَهَرَنِي، وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ! فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: دَعُهُمَا. فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا فَخَرَجَتَا»^①

”آپ ﷺ نے بستر پر لیٹ کر اپنا چہرہ پھیر لیا، اسی اثنا میں ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور مجھے ڈانٹ کر کہا: نبی کریم ﷺ

کے پاس شیطان کی بانسری بج رہی ہے؟ (یعنی یہ جرات کیسے

① صحیح البخاری [118, 119/1] صحیح مسلم [609/2] سنن الکبریٰ للبیہقی

ہوئی؟) رسول کریم ﷺ نے ابو بکر کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ابو بکر! انھیں چھوڑ دو۔ جب ابو بکر ان سے ذرا غافل ہوئے تو میں نے اشارے سے انھیں نکل جانے کو کہا تو وہ چلی گئیں۔“

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گیت کو شیطان کی بانسری کہا، مگر رسول کریم ﷺ نے کوئی اعتراض نہ کیا، جس سے معلوم ہوا کہ واقعی گیت شیطان کی بانسری ہے۔
اعتراض:

اگر گیت شیطان کی بانسری ہے تو رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس گانے کیوں دیا اور انھیں منع کیوں نہیں کیا؟

جواب:

کیونکہ وہ دو چھوٹی غیر مکلف بچیاں تھیں، جو بدویوں کا گیت گا رہی تھیں۔ بعض لوگ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گانا حلال ہے، حالانکہ اس حدیث سے یہ استدلال درست نہیں، کیونکہ:

① جو گا رہی تھی وہ بچی تھی، جو شریعت کی مکلف نہیں تھی اور وہ کلام بھی اچھا پیش کر رہی تھی۔

② اس نے نذر مانی تھی کہ رسول کریم ﷺ صحیح سالم لوٹیں گے تو میں گیت گاؤں گی تو لڑکی اپنی نذر پوری کر رہی تھی۔
رہے آج کل کے فحش گانے، عریاں ڈانس اور کلب وغیرہ تو یہ جائز نہیں ہیں۔

78- کیا خلقت کے اعتبار سے اونٹ اور شیطان کے درمیان کوئی مناسبت ہے؟

ہاں، عبداللہ بن مغفل مزی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم نے فرمایا:

« صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ »^①

”بکریوں کے باڑے (جہاں بکریاں باندھی جاتی ہیں) میں نماز پڑھ لیا کرو اور اونٹوں کے باڑے (جہاں اونٹ باندھے جاتے ہیں) میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ وہ شیطانوں میں سے پیدا کیے گئے ہیں۔“

مطلب یہ ہے کہ ہر اونٹ کے بالائی حصے سرین یا کوہان میں شیطان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو وہ چھوٹا (ذلیل) ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو خدمت کے لیے اور بندوں کی سواری کے لیے مسخر کیا ہے، اس لیے اس کو خدمت اور محنت میں استعمال کرو، اس کی خدمت دین و دنیا جس لحاظ سے بھی فائدہ دے حاصل کرو۔

79- کیا دورانِ نماز شیطان پر لعنت بھیجنا جائز ہے؟

ہاں، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

« أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ » ثُمَّ قَالَ: « أَلْعَنَكَ بِلْعَنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا » وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ؟ قَالَ: « إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِِي فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ

① سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [769] شیخ سلیم ہلالی نے ”موسوعة المناهي الشرعية“ [436/1] میں اس حدیث کو ”صحیح لغیرہ“ کہا ہے۔

مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنَكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ. فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَاللَّهُ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا، يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ⁽¹⁾»

”میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر تین مرتبہ فرمایا: میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں۔ آپ نے یہ فرماتے ہوئے ایسے ہاتھ بڑھایا، جیسے کوئی شے پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے (ازروئے تعجب) کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے نماز میں آپ کو کچھ کہتے سنا ہے، جو اس سے پہلے ہم نے کبھی نہیں سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے بھی دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ کا دشمن ابلیس میرا چہرہ جلانے کے لیے آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تو میں نے تین بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ“ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) پڑھا، پھر میں نے تین بار ”أَلْعَنَكَ بِلَعْنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ“ کہا، مگر وہ پیچھے نہ ہٹا، تو میں نے اس کو پکڑنا چاہا (جس کی وجہ سے ہاتھ بڑھایا تھا) اللہ کی قسم اگر ہمارے بھائی سلمان کی دعا نہ ہوتی (اے اللہ مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو) تو وہ قیدی کی حالت میں صبح کرتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔“

(1) صحیح مسلم [148/3] صحیح ابن حبان [446/8] سنن النسائي [459/4]

امام بیہقی نے اس حدیث کو ”دلائل النبوة“ [157/8] میں ذکر کیا ہے۔

80- شیطان کب منتشر ہوتے ہیں اور ہم ان سے بچنے کے لیے کیا کریں؟

غروب آفتاب کے وقت شیطان منتشر ہوتے ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبْيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَاباً مُغْلَقاً^① »

”جب رات کا اندھیرا یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک رکھو، کیونکہ اس وقت شیطان منتشر ہوتے ہیں، جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو پھر انھیں چھوڑ دو اور دروازوں کو بسم اللہ پڑھ کر بند کیا کرو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔“
یہاں چند اہم امور ہیں، جنہیں اختیار کرنا ضروری ہے:

- ① بچوں کو (غروب شمس) کے وقت گھروں میں روک رکھنا اور دروازوں کو بند کر دینا۔
- ② مشک کو باندھنا۔
- ③ برتنوں کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دینا۔
- ④ سوتے وقت چراغ گل کر کے سونا۔
- ⑤ چوہیا سے احتیاط کرنا، کیونکہ وہ اہل خانہ کو تکلیف پہنچا سکتی ہے۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [433] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2012]

81- شیطان ہمارے گھروں میں کہاں سکونت پذیر ہوتے ہیں؟

ایسے گھروں میں جہاں تصاویر یا کتا ہو، وہاں سکونت پذیر ہوتے ہیں۔
سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
«لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»^(۱)

”جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

ظاہر بات ہے جہاں فرشتے نہیں آتے، وہ شیطان کا مسکن ہوتا ہے تو
کتے اور تصاویر والے گھر شیطان کا مسکن ہیں۔

سوال ایسے گھروں میں فرشتے کیوں نہیں داخل ہوتے؟

جواب تصاویر والے گھر میں اس لیے نہیں داخل ہوتے کہ یہ ایک کھلی بے حیائی
ہے اور اس میں اللہ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت ہے، کیونکہ تصاویر اللہ تعالیٰ
کی کارگیری کے مشابہ ہوتی ہیں اور کتے والے گھر داخل نہ ہونے کی چند
وجوہات ہیں:

❶ کتے والے گھر میں کتے کے نجاست کو بہ کثرت کھانے کی وجہ سے داخل
نہیں ہوتے۔

❷ بعض کتے شیطان ہوتے ہیں اور شیاطین اور ملائکہ دو متضاد چیزیں ہیں۔

❸ کتے کی بدبو کی وجہ سے بھی، کیونکہ فرشتے بدبو کو ناپسند کرتے ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر کتے اور تصاویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں
ہوتے۔ شیاطین ایسی جگہ بھی رہتے ہیں، جو انسانی آبادی سے خالی ہو، جیسے
صحرا۔ بعض شیطان کوڑے اور گندگی کے ڈھیر پر سکونت پذیر ہوتے ہیں۔ بعض

(۱) صحیح البخاری، رقم الحدیث [3322] صحیح مسلم [2106]

شیاطین جو انسانوں کے ساتھ رہتے ہیں، وہ بیت الخلا، لیٹرین اور گندی جگہوں پر بھی رہتے اور بدبو کو پسند کرتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت کے مطابق اونٹ کے باڑے میں بھی رہتے ہیں۔

82- شیطان کو رسوا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

شیطان کو رسوا کرنے کا طریقہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى، ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُطْرَحِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ»^①

”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک کو دفع کر کے جس پر یقین ہو اسی پر بنیاد رکھے، پھر سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کرے، اگر تو اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو دو سجدے ان کو جفت کر دیں گے اور اگر اس نے چار رکعتیں مکمل ہی پڑھی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہیں۔“

حدیث میں لفظ ”ترغیم“ آیا ہے، جو ”رغام“ سے ماخوذ ہے اور رغام مٹی کو کہتے ہیں۔^②

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [571]

② شرح صحیح مسلم للنووی [615/2]

83- شیطان کے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ڈرنے کی دلیل کیا ہے؟

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کسی غزوے کے لیے گئے۔ جب آپ ﷺ واپس لوٹے تو ایک سیاہ فام بچی آ کر کہنے لگی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سالم واپس لے آیا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گیت گاؤں گی (اب میں ایسا کر سکتی ہوں) اللہ کے رسول ﷺ نے اس کو کہا:

«إِنْ كُنْتَ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا»

”اگر تم نے نذر مان لی ہے تو دف بجالے اور اگر نذر نہیں مانی تو نہ بجانا۔“

چنانچہ اس نے دف بجانا شروع کر دی۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی ہی رہی، پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ جوں ہی داخل ہوئے، اس نے دف اپنے سرین کے نیچے پھینکی اور اوپر بیٹھ گئی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَيْتِ الدَّفَّ»^①

”اے عمر! یقیناً شیطان تجھ سے ڈرتا ہے۔ میری موجودگی میں یہ

(دف) بجاتی رہی، ابو بکر آئے تو بجاتی رہی، پھر علی آئے تو بجاتی

رہی، پھر عثمان آئے تو بجاتی ہی رہی۔ اے عمر! جب تو داخل ہوا تو

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [3690] سنن أبی داود، رقم الحدیث [3288]

اس نے دف پھینک دی۔“

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِيَّاهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ»⁽¹⁾

”اے خطاب کے بیٹے! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جب بھی شیطان تجھے کسی کشادہ راستے میں دیکھتا ہے تو وہ تیرا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔“

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ»⁽²⁾

”یقیناً میں دیکھ رہا ہوں کہ جن اور انسانی شیطان عمر سے بھاگ رہے ہیں۔“

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے۔

84- کیا شیطان خلوت میں ہوتا ہے؟

جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ»⁽³⁾

”جب بھی کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

⁽¹⁾ صحیح البخاری، رقم الحدیث [5735] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2396]

⁽²⁾ سنن الترمذی، رقم الحدیث [3624] السلسلة الصحيحة، رقم الحدیث [1609]

⁽³⁾ سنن الترمذی، رقم الحدیث [2165] الصحیح الجامع، رقم الحدیث [2546]

شر کو دعوت دینے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے، ایسی صورت میں فساد و شر کا خطرہ ہے اور شیطان ملعون دونوں کو برائی میں مبتلا کرنے اور برائی کی طرف پہنچانے والے کاموں میں مبتلا کرنے کے لیے متحرک ہو جاتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا میں عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

85- کیا عورتوں سے گوشہ نشینی (خلوت) شیطان کی طرف سے ہوتی ہے؟

ہاں، رسول کریم ﷺ نے اجنبی عورت سے گوشہ نشین ہونے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ»^①
 ”کوئی مرد غیر محرم عورت کے ساتھ گوشہ نشین نہ ہو۔“

دوسری روایت میں ہے:

«لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ»^②
 ”جب انسان کسی عورت سے گوشہ نشین ہوتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

مردوں پر عورتوں کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں۔ اس لیے کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت جائز نہیں، تاکہ شیطان ملعون کو ان دونوں

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [2006] صحیح مسلم، رقم الحدیث [1341]

السلسلة الصحيحة، رقم الحدیث [226]

② سنن الترمذی، رقم الحدیث [2165]

کے درمیان فساد ڈالنے کا موقع نہ ملے کہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے اور زنا کا خیال سوچنا شروع کر دیں۔

لیکن جب ایک مرد اور عورت دفاتر میں کام کر رہے ہوں اور ان کے دروازے کھلے ہوں تو اس کو خلوت نہیں کہا جائے گا۔ البتہ غصہ بصر کا لحاظ رکھتے ہوئے کام کی حد تک ہی ایک دوسرے سے بات چیت کریں۔

86- میرے پاس سیاہ رنگ کا کتا ہے تو کیا وہ شیطان ہے؟ اگر وہ شیطان ہے تو کیا میرے لیے اس کو قتل کرنا جائز ہے؟

ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
 «لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا وَلَكِنْ خِفْتُ أَنْ أُبَيِّدَ أُمَّةً، فَاقْتُلُوا كُلَّ أَسْوَدٍ بَنِيهِمْ، فَإِنَّهَا جَنَّتْهُ أَوْ مِنْ جَنَّتْهَا»⁽¹⁾

”اگر کتے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم دے دیتا، لیکن مجھے ایک امت کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ تم خالص سیاہ کتے کو قتل کر دو، کیوں کہ وہ کتا جن ہے یا جنوں میں سے ہے۔“
 ہاں یہ شیطان ہے اور اس کو اس کے کھانے میں زہر ملا کر قتل کر دینا جائز ہے، کیوں کہ گھروں کو کتوں سے پاک کرنا ضروری ہے۔

سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
 «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ»⁽²⁾

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [1572]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [3225]

”فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ تصویر والے گھر میں۔“

شکاری کتا اور حفاظت کے لیے رکھا جانے والا کتا دو شرطوں کے ساتھ اس سے مستثنیٰ ہے:

- ① وہ خالص سیاہ دو نشانوں (جن کی آنکھوں پر دو نشان ہوتے ہیں) والا نہ ہو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔
- ② گھر سے باہر رکھا جائے، اسے اندر نہ آنے دیا جائے۔

87- شیطان کی دخل اندازی کی جگہیں کونسی ہیں؟

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَّىٰ مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [النور: 21]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو اور جو شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے تو وہ تو بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوتا اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

شیطان کی دخل اندازی کے مقامات درج ذیل ہیں:

- ۲ سیر ہو کر کھانا۔
- ۳ درہم و دینار کی کثرت اور ساز و سامان، لباس اور گھر کو خوبصورت بنانے کی چاہت۔
- ۴ لوگوں کے مرتبوں کی طمع کرنا۔
- ۵ جلد بازی اور معاملات میں عدم ثبات۔
- ۶ بخیلی اور محتاجی کا خوف۔
- ۷ مذاہب اور خواہشات کی بنا پر تعصب۔
- ۸ اپنی اصلاح کے بجائے دوسروں کے عیوب پر نظر رکھنا۔
- ۹ غصہ اور شہوت۔
- ۱۰ بدگمانی۔
- ۱۱ جائیداد، مال مویشی اور دیگر اموال کی محبت۔

88- خوشبو اور شیطان کا باہمی تعلق کیا ہے؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدُّهُ، فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طِيبُ الرَّائِحَةِ »^(۱)

”جسے خوشبو پیش کی جائے، وہ اسے رد نہ کرے، کیونکہ وہ احسان کے اعتبار سے ہلکی اور خوشبو کے لحاظ سے عمدہ ہے۔“

خوشبو کی یہ خصوصیت ہے کہ فرشتے اس کو پسند کرتے ہیں اور شیطان اس سے دور بھاگتے ہیں۔ شیطانوں کی پسندیدہ ترین چیز بدبو دار مکروہ چیزیں ہیں،

① سنن أبي داود، رقم الحديث [4172] مسند أحمد [320/2]

پاکیزہ روحیں عمدہ خوشبوؤں کو پسند کرتی ہیں اور خبیث روحیں بدبو دار چیزوں کی طرف میلان رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ﴾ [النور: 26]

”ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں، پاک دامن عورتیں پاک دامن مردوں کے لیے اور پاک دامن مرد پاک دامن عورتوں کے لیے ہیں۔“

89- شیطان کو بھگانے میں ذکرِ الہی کس قدر موثر ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ [الرعد: 28]

”سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔“

اگر ذکر میں صرف یہ ایک ہی خصلت ہوتی تو بھی انسان کے لیے ضروری تھا کہ وہ ذکرِ الہی میں کمی نہ کرے اور ہمیشہ ذکرِ الہی میں مشغول رہے۔ انسان اپنے دشمن (شیطان) سے صرف ذکر کے ذریعے ہی اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے اور دشمن (شیطان) صرف غفلت ہی کی وجہ سے اس پر داخل ہو سکتا ہے۔ دشمن (شیطان) گھات لگا کر بیٹھ جاتا ہے، جب انسان غافل ہوتا ہے تو اس پر حملہ کرتا اور اسے قابو کر لیتا ہے۔^①

① الوابل الصیب لابن قیم [ص: 50]

90- گھر کیسے شیطان کی وجہ سے قبرستان بن جاتے ہیں؟

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ، الْجَوْفُ الصُّفْرُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ⁽¹⁾ »

”جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور بے شک جو گھر کتاب اللہ سے خالی ہے، وہ غیر آباد اور ویران ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ⁽²⁾ »

”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔“

91- کیا شیطان کے تمام معاملات بائیں ہاتھ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں؟

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ وَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمْ »

⁽¹⁾ سنن النسائي الكبرى [10799/6] شرح السنة للبخاري [1194] المستدرک للحاکم [3029]

⁽²⁾ صحيح مسلم، رقم الحديث [780]

الْمَيِّتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَالْعَشَاءَ»^①

”جب انسان گھر میں داخل ہوتا ہے تو گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھانے کے وقت دعا پڑھ لے تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہارے لیے رات بسر کرنے کی جگہ ہے اور نہ شام کا کھانا، لیکن بندہ جب گھر میں داخلے کے وقت دعا نہیں پڑھتا تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تم کو رات گزارنے کے لیے جگہ مل گئی ہے۔ پھر جب بندہ کھانے کے وقت بھی دعا نہیں پڑھتا تو شیطان اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہیں رات بسر کرنے کے لیے جگہ اور شام کے گزر کے لیے کھانا بھی مل گیا ہے۔“

مسلم نے زیادہ کیا ہے:

«لَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطَى بِهَا»^②

”نہ بائیں ہاتھ سے کوئی بندہ کوئی چیز لے اور نہ دے (کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان دیتا لیتا ہے)۔“

92- میں لباس کیسے اتاروں کہ شیطان میرا بدن نہ دیکھ سکے؟

سیدنا علی بن ابی طالب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَتَرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنَّ وَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا وَضَعَ

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [106، 2020]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [2020]

أَحَدُهُمْ ثَوْبَهُ أَنْ يَقُولَ: بِاسْمِ اللَّهِ^①

”جنات اور بنی آدم کی شرم گاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب بندہ کپڑا اتارے تو بسم اللہ پڑھ لے۔“

بسم اللہ پڑھ لینا گویا بنی آدم پر ایک مہر ہے، جس کو شیطان کھول نہیں سکتا۔ بعض علمائے کرام نے کہا ہے کہ ظاہر پر توقف کرتے ہوئے ”بِسْمِ اللَّهِ“ کے ساتھ ”الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کا اضافہ نہ کیا جائے (یعنی صرف بِسْمِ اللَّهِ ہی پڑھی جائے نہ کہ مکمل بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)۔

93- اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو کیسے شیطان سے ڈرایا؟

حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَىٰ بْنَ زَكَرِيَّا بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا» وَذَكَرَ مِنْهَا: «وَأْمَرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ، فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ»^②

”بے شک اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اُن پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ ان پانچ باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ یقیناً ذکر کی مثال اس آدمی کی طرح ہے

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [606] صحیح الجامع، رقم الحدیث [3610]

② مسند أحمد [202/4] سنن الترمذی، رقم الحدیث [2872]

جس کے پیچھے دشمن بڑا تیز بھاگ رہا ہے، حتیٰ کہ جب وہ ایک مضبوط قلعے تک پہنچتا ہے تو اپنے آپ کو (اس قلعے میں گھس کر) دشمن سے محفوظ کر لیتا ہے۔ ایسے ہی بندہ اپنے آپ کو صرف اللہ کے ذکر ہی کے ذریعے شیطان سے بچا سکتا ہے۔“

94- کیا ولادت کے وقت بچہ شیطان کے (چھونے کی وجہ سے) روتا ہے؟

ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ کَالْاُنْثٰی وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذَرِیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴾ [آل عمران: 36]

”پھر جب اس نے اسے جنا تو کہا: اے میرے رب! یہ تو میں نے لڑکی جنی ہے، اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو اس نے جنا اور لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں اور بے شک میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“

یعنی میں اس کو شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں اور اس کی اولاد کو بھی اور وہ اس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مریم کی والدہ کی دعا کو قبول فرمالیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ یُّوْلَدُ اِلَّا وَ الشَّیْطَانُ یَمْسُهٗ حِیْنَ یُوْلَدُ،

فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ۖ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَرَأُوا إِن شِئْتُمْ: ﴿إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾⁽¹⁾

”ہر بچے کو ولادت کے وقت شیطان چھوتا ہے، تو وہ شیطان کے چوکے کی وجہ سے چیتا ہے، سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ (مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے استثنیٰ پر دلیل دیتے ہوئے) فرمانے لگے: اگر (دلیل) چاہتے ہو تو پڑھ لو: (اور بے شک میں نے اس نام کا مریم رکھا ہے اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں)۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا عَصْرُهُ الشَّيْطَانُ عَصْرَةً أَوْ عَصْرَتَيْنِ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ مَرْيَمَ»⁽²⁾

”عیسیٰ اور ام عیسیٰ (مریم علیہا السلام) کے علاوہ ہر بچے کو ہی شیطان ایک ٹھوکا یا دو ٹھوکے مارتا ہے۔“

95- کیا غصہ شیطان کے ورغلانے کی وجہ سے آتا ہے؟

ہاں، سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالی گلوچ کر رہے تھے۔ غصے کی بنا پر ایک کا سانس پھولا ہوا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [3431]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2366]

« إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ » فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»^①

”مجھے ایک ایسے کلمے کا پتا ہے، اگر یہ بندہ وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے۔ اگر یہ بندہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھ لے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے گا۔ لوگوں نے اس شخص کو کہا کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں کہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھو۔“

نیز فرمایا:

« إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنْ نَّارٍ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ »^②

”غصہ شیطان کے (بہکاوے) کی وجہ سے آتا ہے، جب کہ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی ٹھنڈا کرتا ہے۔ لہذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔“

غصے کا علاج:

① متعدد مرتبہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنا۔

② وضو کرنا۔

③ ہیئت کو بدل دینا، یعنی اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو کھڑا ہو جائے یا لیٹ جائے۔

④ جگہ بدل لینا۔ یعنی ایک جگہ (جہاں غصہ آیا ہے) سے دوسری جگہ چلے جانا۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3108] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2610]

② سنن أبی داود، رقم الحدیث [4784]

- ⑤ مظلوم سے معافی مانگنا۔
⑥ تین مرتبہ بائیں جانب تھوک دینا۔

96- کیا مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ سیدھا کرنے کی نوبت شیطان (کے بہکاوے) کی وجہ سے پیش آتی ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ »^①

”کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سیدھا نہ کرے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کو بہکا دے تو اس کی وجہ سے وہ جہنم کے گھرے میں گر جائے۔“

مطلب یہ ہے کہ کسی عاقل مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی طرف اسلحہ سیدھا کرے، اگرچہ مذاق ہی کر رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اسلحہ والے کا ہاتھ اٹھے اور بغیر کسی ارادے کے اس کے ہاتھ سے ایک جان قتل ہو جائے، کیونکہ شیطان بغیر کسی شرعی سبب ہی کے انسان کو دوسروں سے انتقام لینے کے لیے ابھارتا اور ترغیب دیتا ہے۔ تو اس بنا پر اس کا ٹھکانا (جب اللہ تعالیٰ چاہے) آگ ہو سکتا ہے۔ اس لیے بغیر کسی وجہ کے اسلحہ اٹھانے سے گریز کرنا چاہیے۔ خاص طور پر خوشیوں کے موقع پر، انتخابات، میلہ گاہوں اور بازاروں جیسی جگہوں میں، کیونکہ ایسی جگہوں کا لیڈر شیطان ہوتا ہے اور انسان سے ایسا کام کروا دیتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کو برا بھلا کہنے لگتے ہیں۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [6661] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2617]

97- کیا گالی شیطان دلواتا ہے؟

جی ہاں! کیونکہ حدیث میں مذکور ہے:

ایک شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دے رہا تھا اور رسول کریم ﷺ بھی ابوبکر کے ساتھ تھے۔ اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ گالی دی، پھر گالی دی، پھر تیسری مرتبہ گالی دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی گالی کا جواب دے دیا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«كَانَ الْمَلَكُ يُنَافِخُ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لَّا جُلِيسٌ»⁽¹⁾

”ابوبکر! فرشتہ تیری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تو نے جواب دیا تو شیطان آ گیا، اس لیے میرا وہاں بیٹھنا مناسب نہیں رہا تھا۔

دوسری حدیث میں آتا ہے: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ دو بندے ایک دوسرے کو گالی گلوچ کر رہے تھے۔ ایک بندے کا چہرہ (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو چکا تھا اور اس کی گردن کی رگیں پھولی ہوئی تھیں تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» فَقَالُوا لَهُ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ⁽²⁾.

”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے، اگر یہ بندہ وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے (وہ کلمہ) ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ہے۔

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث [4896]

[2] صحيح البخاري، رقم الحديث [3108] صحيح مسلم، رقم الحديث [2610]

لوگوں نے اسے کہا کہ رسول کریم ﷺ کی بات سن رہا ہے؟ تو وہ کہنے لگا: میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں۔“

اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے گالی گلوچ کا محرک شیطان ہی کو ٹھہرایا ہے، اسی لیے تو کہا کہ شیطان سے پناہ مانگے تو اس کی حالت درست ہو جائے گی، غصہ کا فور ہو جائے گا اور شیطان کا دخل ختم ہو جائے گا۔

98- کیا نسیان (بھول) شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے؟

ہاں، اس کی پہلی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسِيَهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴾ [الكهف: 63]

”اس نے کہا: کیا تو نے دیکھا جب ہم اس چٹان کے پاس جا کر ٹھہرے تھے تو بے شک میں مچھلی بھول گیا اور مجھے وہ نہیں بھلائی مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں اور اس نے اپنا راستہ سمندر میں عجیب طرح سے بنا لیا۔“

وہ قدموں کے نشانات پر واپس چٹان (جہاں سے مچھلی سمندر کے اندر چلی گئی تھی) تک پہنچے۔ تو نسیان کا سبب شیطان ہی بنا، پھر موسیٰ علیہ السلام سمندر کی طرف چلے گئے۔ دوسری دلیل یوسف علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب یوسف علیہ السلام سے دو شخصوں نے آ کر خواب کی تعبیر دریافت کی تو تعبیر دینے کے بعد یوسف علیہ السلام نے کہا:

﴿وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنَسَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ﴾ [يوسف: 42]
 ”اور اس نے اس سے کہا، جس کے متعلق اس نے سمجھا تھا کہ بے شک وہ دونوں میں سے رہا ہونے والا ہے کہ اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا، تو شیطان نے اسے اس کے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو وہ کئی سال قید خانے میں رہا۔“

جب تعبیر بیان کر کے یوسف نے سوچا کہ ساقی (مالک کو شراب نہجوڑ کر پلا رہا ہے) نجات پا جائے گا تو دوسرے سے (جو سولی چڑھنے والا تھا) چھپا کر ساقی کو کہا:

﴿اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ﴾ یعنی میرا قصہ اپنے (بادشاہ) سے بیان کرنا۔ رب کا لفظ بادشاہ پر بولا جاتا تھا، اس لیے ﴿عِنْدَ رَبِّكَ﴾ کا لفظ اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے۔

﴿فَأَنَسَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ﴾ میں ﴿فَأَنَسَهُ﴾ میں (ہ) ضمیر کا مرجع وہ شخص ہے، جسے یوسف نے ناجی (نجات پانے والا) خیال کیا تھا۔ تو شیطان کے بھولانے کی وجہ سے یوسف کئی سال جیل میں رہے۔ بارہ سال یا چودہ سال کا کہا گیا ہے، تو یوسف علیہ السلام کا بادشاہ کے سامنے ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا۔ تیسری دلیل یہ ہے:

﴿اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمُ ذِكْرَ اللَّهِ اُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ [المجادلة: 19]
 ”شیطان ان پر غالب آ گیا، سو اس نے انھیں اللہ کی یاد بھلا دی، یہ

لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ سن لو! یقیناً شیطان کا گروہ ہی وہ لوگ ہیں جو خسارہ اٹھانے والے ہیں۔“

99- کیا موت کے وقت بھی شیطان (گمراہ کرنے کے لیے) آتا ہے؟

ہاں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ: مَتَّ يَهُودِيًّا، أَوْ مَتَّ نَصْرَانِيًّا»⁽¹⁾

”یقیناً شیطان موت کے وقت انسان کے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہودی یا عیسائی ہو کر مرو۔“

اس لیے ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ صحیح عقیدہ اور عمل صالح کو اختیار کرے، تاکہ جب اس کی موت کا وقت ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان پر ثابت قدمی عطا کرے اور شیطان لعین اور اس کی ذریت کے شر سے نجات عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾

[ابراہیم: 27]

”اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور اللہ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

دنیاوی زندگی میں ثبات سے مراد خروج روح کا وقت ہے اور آخرت میں

ثبات میں قبر سے سوال و جواب اور قیامت والے دن اللہ کے سامنے پیشی مراد ہے۔
ہم اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں
ثبات (ثابت قدمی) اور ہم سب کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین

100- کیا کوئی ایسی دعا ہے جس کے ورد سے انسان مرتے وقت شیطان کے چنگل سے بچ جائے؟

ہاں، ابوالیسر سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:
«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدِي وَالْهَرَمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيقِ،
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا»
”اے اللہ! میں گر کر فوت ہونے، بڑھا پے، غرق ہونے اور جل کر
مرنے سے اور حالتِ جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنے کی موت اور
سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے موت کے واقع ہونے سے تیری پناہ
مانگتا ہوں۔“

101- کیا شیطان آدمی کو بہکانے کے لیے قبر میں بھی آتا ہے؟

جی ہاں، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک جنازے میں سیدنا
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میت کو قبر میں رکھا تو کہا:
”بِاسْمِ اللَّهِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،“

① سنن أبي داود، رقم الحديث [1552] سنن النسائي [677/8] المستدرک

للحاكم [531/1]

فَلَمَّا أَخَذَ فِي تَسْوِيَةِ اللَّبَنِ عَلَى اللَّحْدِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَا مِنْ الشَّيْطَانِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا، وَصَعِّدْ رُوحَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا،

”اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستے میں اور رسول کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق (قبر میں اتار رہا ہوں) اس کے بعد جب قبر پر (کچی) اینٹیں برابر کرنے لگے تو کہا: اے اللہ! اسے شیطان اور عذاب قبر سے پناہ دے۔ اے اللہ! اس کی دونوں اطراف سے زمین کو کشادہ کر، اس کی روح کو (علیین) میں اٹھا اور اس کو اپنی رضا مندی نصیب کر۔“

میں (سعید بن مسیب) نے کہا: کیا یہ آپ نے اللہ کے رسول کو کہتے ہوئے سنایا اپنی مرضی سے کہا ہے؟ انھوں نے کہا: میں ایسے کلمات کہہ سکتا ہوں (اپنی مرضی سے)؟ لیکن میں نے یہ کلمات رسول کریم ﷺ سے سنے ہیں۔^①

102- کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟

ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ [الناس: 6]

”جنوں اور انسانوں میں سے۔“

ابو سلام سے مروی ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا:

”يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ، فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [323] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [1553] سنن

البیہقی [55/2]

الشَّرَّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أَيْمَةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ، وَلَا يَسْتَنُونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ، قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ» قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَذْرَكْتُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرُكَ وَأَخَذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعُ»^①

”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم برائی (شرک) میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے بھلائی (ہدایت) عطا کی ہے۔ آج ہم بھلائی میں ہیں، تو کیا بھلائی کے بعد شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد بھلائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ میں نے پوچھا: وہ شر کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد ایسے ائمہ آئیں گے، جو میرے طریقے سے راہنمائی حاصل نہیں کریں گے اور نہ میری سنت کو اختیار کریں گے، ان میں ایسے لوگ ہوں گے کہ ان کے دل انسانی اجسام میں شیاطین کے دلوں کی طرح ہوں گے۔“ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میری زندگی میں وہ وقت آجائے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، اگرچہ تجھ کو کوڑے لگائے جائیں اور تیرا مال چھین لیا جائے، پھر بھی امیر کی اطاعت کرنا اور اس کی بات ماننا۔“

یعنی امیر کی اطاعت و سمع سے روگردانی نہ کرنا، ہر حال میں اس کی اطاعت تجھ پر لازم ہے۔

اس حدیث مبارک میں نبی کریم ﷺ نے واضح کر دیا ہے کہ ان کے جسم تو انسانی ہوں گے، مگر دل شیطانی ہوں گے، جس سے معلوم ہوا کہ انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے:

﴿وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيُؤْخُونَ إِلَىٰ أُولِيئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ﴾

[الأنعام: 121]

”اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ضرور باتیں ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔“

انسانوں میں سے کچھ برے دوست ہوتے ہیں، وہ حق کی قوت کو کمزور کرتے اور کہتے ہیں: ان خوبصورت لڑکیوں کی طرف دیکھ تو سہی، انٹرنیٹ کو کھول کر لطف اندوز ہو، سودی کاروبار کر، تاکہ تیرا مال زیادہ ہو جائے، ایسے لوگ جن شیاطین سے بھی کہیں زیادہ برے ہیں۔

103- کیا یہ سچ ہے کہ شیطان کھڑے ہو کر کھاتا پیتا ہے؟

ہاں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ»

”تم میں سے کوئی بندہ ہرگز کھڑا ہو کر نہ پیے جو (بیٹھ کر پینا) بھول جائے (اور کھڑا ہو کر پی لے) تو وہ قے کر دے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

«إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا»

”نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا ہے۔“

قنادہ کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا (کھڑے ہو کر پینے کی تو ممانعت ہے)

تو کھڑے ہو کر کھانا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«ذَاكَ أَشْرٌ أَوْ أَخْبَثٌ»^①

”وہ (کھڑے ہو کر کھانا) تو اس سے بھی زیادہ برائیا یا زیادہ ناپاک عمل ہے۔“

نوٹ: کھڑے ہوئے کر پینے کا جواز ہے، مگر بیٹھ کر پینا افضل ہے۔

الحاصل جمہور علما بغیر کسی ضرورت کے کھڑے ہو کر کھانا پینا مکروہ سمجھتے

ہیں اور سنت یہ ہے کہ انسان بیٹھ کر کھائے پیے، تاکہ کھڑے ہو کر کھانے پینے

والا شیطان کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے گناہ گار نہ ہو۔ حدیث مبارک میں

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»^②

”جس نے کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ انھی میں سے ہے۔“

کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اس نیت سے کھائے کہ

عبادت کے لیے قوت ملے، بسم اللہ پڑھ کر، دائیں ہاتھ سے اور دیکھ کر کھائے،

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ﴾ [عبس: 24]

”تو انسان کو لازم ہے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔“

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2024]

② سنن أبی داود، رقم الحدیث [4031]

اپنے سامنے سے کھائے۔ پلیٹ کے درمیان سے اور سیر ہو کر نہ کھائے اور کھانے کے بعد الحمد للہ پڑھے۔

104- جب لقمہ گر جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے؟

جب لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔ مسلم شریف کی روایت ہے، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

« إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ »

”جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کو اٹھا کر اس کے ساتھ لگی مٹی وغیرہ کو صاف کر کے کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور انگلیاں چاٹنے سے قبل رومال کے ساتھ صاف نہ کرے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس ذرے میں برکت رکھی گئی ہے۔“

صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت ہے:

« إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ^① »

”شیطان بندے کے ہر کام کے وقت ہی آ جاتا ہے، حتیٰ کہ کھانا

کھانے کے وقت بھی، لہذا جب کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اٹھا کر اس کے ساتھ لگی مٹی وغیرہ صاف کرنے کے بعد کھالے اور شیطان کے لیے پڑا نہ رہنے دے۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 «لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ»^①
 ”بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“

105- کیا فقر کا خوف شیطان دلاتا ہے؟

ہاں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم

مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: 268]

”شیطان تمہیں فقر کا ڈراوا دیتا ہے اور تمہیں شرمناک بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے بڑی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

یعنی تمہارے دلوں میں فقیر ہو جانے کا ڈر ڈال دیتا ہے، تاکہ جو تمہارے پاس مال و دولت ہے، اس کو اللہ کی رضا کے لیے خرچ نہ کرو۔

﴿وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ﴾ یعنی محتاجی کے ڈر سے دولت خرچ کرنے سے روکنے کے ساتھ ساتھ وہ معاصی، گناہ، حرام کام اور اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا حکم دیتا ہے۔

اس بنا پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کی بات مان لیتا ہے تو یہ

محتاجی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے، کیونکہ بخیل آدمی جو مال کو فی سبیل اللہ خرچ نہیں کرتا، فرشتہ اس کے مال کے لیے جو اس نے بخیلی کی وجہ سے جمع کیا ہوتا ہے، تلف ہو جانے کی بددعا کرتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ فرشتہ کہتا ہے:

«اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَاَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا»^①

”اے اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید عطا کر اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ہلاک کر دے۔“

جو لوگ اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، قرآن کہتا ہے کہ وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يُوقِ شَهْنَفِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: 9]

”اور جو کوئی اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔“

106- کیا شیطان دل میں گناہ کا خیال ڈالتا ہے؟

ہاں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ، وَلِلْمَلِكِ لَمَّةً، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلِكِ فَإِعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْآخِرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ يَقْرَأُ ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [1374] صحیح مسلم، رقم الحدیث [1010]

يَا مُرْكُم بِالْفَحْشَاءِ ﴿البقرة: 268﴾^①

”شیطان بھی اور فرشتہ بھی دل میں خیالات ڈالتا ہے، شیطانی خیالات یہ ہیں کہ وہ حق کو جھٹلانے اور شر کا وعدہ دلاتا ہے اور فرشتہ بھلائی اور حق کی تصدیق کا، جو (حق کی تصدیق اور بھلائی کا) یہ خیال محسوس کرے، وہ سمجھ لے کہ یہ خیال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس پر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو دل میں دوسرا (برائی اور تکذیب حق کا) خیال محسوس کرے۔ وہ سمجھ لے کہ یہ خیال شیطان دل میں ڈال رہا ہے تو وہ ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھے۔ پھر آپ بہ طور استشہاد قرآن کی یہ آیت پڑھتے: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ ”شیطان تمہیں فقر کا ڈراوا دیتا ہے اور تمہیں شرمناک بخل کا حکم دیتا ہے۔“

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ ”الْلَمَّةُ“ سے مراد دل میں پیدا ہونے والا ارادہ اور خیال ہے۔ اگر تو وہ خیر و بھلائی کا ارادہ ہو تو وہ فرشتے کی طرف سے ہے اور اگر وہ برائی کا خیال ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔

107- کیا جمائی شیطان کی وجہ سے آتی ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [2988]

أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَ أَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنْ تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ⁽¹⁾»

”یقیناً اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کوئی بندہ چھینک مار کر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہے تو ہر مسلمان پر، جس نے اس کو سنا، لازم ہے کہ وہ ”یَرْحَمُكَ اللَّهُ“ کہے۔ لیکن جمائی شیطان کی وجہ سے آتی ہے (یعنی شیطان انسان کو سستی دلاتا ہے، جس کی وجہ سے جمائیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں) جب کسی کو جمائی آئے تو وہ حتی المقدور اس کو روکے، کیونکہ جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا (خوش ہوتا) ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمُ مَا اسْتَطَاعَ⁽²⁾»

”جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے، جب کسی کو جمائی آئے تو وہ بہ قدر استطاعت اسے روک لے۔“

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ يَدَهُ عَلَىٰ فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ⁽³⁾»

”جب کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ کر جمائی کو روک لے، کیونکہ (ایسا نہ کرنے کی وجہ سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5872]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2994]

(3) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2995]

108- کیا شراب نوشی (کی نوبت) شیطان کی وجہ سے ہوتی ہے؟

ہاں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ [المائدة: 90, 91]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیرسرا سرگندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوائے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آنے والے ہو۔“

اس سے معلوم ہوا کہ شراب نوشی کی نوبت شیطان کے بہکاوے کی وجہ سے آتی ہے۔ یعنی وہ اس کو مزین کر کے برائی کو بھلائی کی صورت میں پیش کرتا ہے، جب کہ بھلائی کو تشدد اور سختی ظاہر کرتا ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور خاتمہ

بالخیر فرمائے۔ آمین

109- کیا شیطان غیر اللہ کے لیے ذبح کا حکم دیتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لِيُوحِوَنَ إِلَىٰ أَوْلِيَئِهِمْ لِيَجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ [الأنعام: 121]

”اور اس میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور بلاشبہ یہ یقیناً سراسر نافرمانی ہے اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ضرور باتیں ڈالتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہنا مان لیا تو بلاشبہ تم یقیناً مشرک ہو۔“

اس آیت مبارکہ سے استدلال کیا گیا ہے کہ اگر جانور اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو تو وہ حلال نہیں، اگرچہ ذبح کرنے والا مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ شیطان اپنے دوستوں سے کہتے ہیں: جسے اللہ ماردے تم وہ نہیں کھاتے اور جسے خود ذبح کرو وہ کھا لیتے ہو؟ یقیناً تم تو مشرک ہو گئے ہو۔ کیوں کہ تم نے اللہ کے حکم کو اس کے بندوں کی طرف پھیر دیا ہے۔

110- کیا فضول خرچی شیطان کی طرف سے ہے؟

ہاں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ [الإسراء: 27]

”بے شک بے جا خرچ کرنے والے ہمیشہ سے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان ہمیشہ سے اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔“
سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”تبذیر ناجائز کاموں میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔“
ایک دوسرا قول ہے کہ تبذیر بے وقوفی، اللہ تعالیٰ کی عدم اطاعت اور معصیت کا ارتکاب کرنے کو کہتے ہیں۔

111- کیا شیطان کے گمراہ کرنے کے کئی راستے ہیں؟

ہاں، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ایک لکیر کھینچی، پھر فرمایا:

« هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ مُسْتَقِيمًا » قَالَ: ثُمَّ خَطَّ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ. ثُمَّ قَالَ: « هَذِهِ السُّبُلُ، وَلَيْسَ مِنْهَا سَبِيلٌ إِلَّا عَلَيْهِ شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ » ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾^①

”یہ صراطِ مستقیم اللہ کا راستہ ہے، پھر اس لکیر کے دائیں اور بائیں کچھ لکیریں کھینچی اور فرمایا: یہ چند راستے ہیں، ان میں سے ہر راستے پر شیطان بیٹھا ہے، جو اپنی طرف دعوت دیتا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾

[الأنعام: 153]

”اور یہ کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے پر نہ چلو۔“

112- کیا بُری باتیں شیطان کرواتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَقُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ

إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا﴾ [الإسراء: 53]

”اور میرے بندوں سے کہہ دے، وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو، بے شک شیطان ان کے درمیان جھگڑا ڈالتا ہے۔ بے شک شیطان ہمیشہ سے انسان کا کھلا دشمن ہے۔“

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کو حکم فرما رہے ہیں کہ وہ مومنوں کو حکم دیں کہ وہ اپنی گفتگو اور بات چیت میں احسن کلام اور اچھی گفتگو کو اپنائیں۔ اگر وہ اچھی گفتگو کو نہیں اپنائیں گے تو شیطان ان کے درمیان اختلاف اور دشمنی پیدا کر دے گا اور معاملہ گفتگو سے ہاتھ پائی تک پہنچ جائے گا اور لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے گا۔

کیونکہ شیطان نے جب سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا، اسی وقت سے، آدم اور اولادِ آدم کا دشمن ہے اور اس کی عداوت قیامت تک واضح ہے۔

113- کیا نفاق شیطان کی طرف سے ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ

قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ﴾ [البقرة: 14]

”اور جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کی طرف اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف مذاق اڑانے والے ہیں۔“

یعنی جب منافقین مومن بندوں کو ملتے ہیں تو ان کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں، لیکن جب اپنے شیاطین سرداروں اور رؤسا جو یہودی عالم اور مشرکین و منافقین کے چیمپیئن ہیں اور شیاطین انسانوں اور جنوں دونوں میں سے ہوتے ہیں، کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم تو ان (مومنوں) سے صرف مذاق (کرنے کے لیے اپنے آپ کو مومن ظاہر) کرتے ہیں۔ فرمایا:

﴿اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

[البقرة: 15]

”اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور انھیں ڈھیل دے رہا ہے، اپنی سرکشی

ہی میں حیران پھرتے ہیں۔“

امام ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ قیامت والے دن ان (منافقین) سے مذاق کرے گا۔

نفاق کا مرض:

یہ انتہائی سخت بیماری ہے، جس کی وجہ سے دل میں ایمان کا نام و نشان تک ختم ہو جاتا ہے۔ جس بندے میں نفاق کی علامات ظاہر ہو گئیں تو وہ دو چہروں

والا ہے، یعنی صدق کو ظاہر کرتا، جب کہ اس کے دل میں جھوٹ ہوتا ہے، ایفائے عہد کو ظاہر کرتا اور وعدہ خلافی کو اپنے باطن میں چھپائے رکھتا ہے، بہ ظاہر امانت دار، لیکن اندر سے خائن، بہ ظاہر عہد کی پاسداری کرنے والا، جب کہ باطن میں عہد کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ اسی لیے منافق کا عذاب سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

نَصِيرًا ﴾ [النساء: 145]

”بے شک منافق لوگ آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔“

114- کیا مسلمانوں کے درمیان اختلاف شیطان ڈلواتا ہے؟

ہاں، جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

« إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ »^①

”یقیناً شیطان جزیرۃ العرب میں اپنی عبادت کیے جانے سے

مایوس ہو چکا ہے، لیکن وہ مسلمانوں کے درمیان فساد ڈالے گا۔“

اللہ کے دشمن ابلیس نے اپنی بدبختی کا سبب آدم علیہ السلام کو ٹھہرا کر آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم علیہ السلام سے دشمنی کا اعلان کر رکھا ہے، حالانکہ اس کی بدبختی اور عذاب کا حقیقی سبب اس کا تکبر و عناد اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار ہے۔ اب وہ ہمیشہ انسانیت کو اللہ کے دین سے روکنے اور شرک کا ارتکاب کروانے کی کوشش

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2812]

میں ہے۔ جزیرۃ العرب میں اہل توحید سے اپنی اطاعت کروانے سے وہ مایوس ہو چکا ہے، اب وہ ان کے دلوں میں بغض و فساد اور آپس کے معاملات میں فساد و انتشار ڈالنے ہی پر اکتفا کرتا ہے۔

115- کیا لوگوں کو شیطان سرکش بناتا ہے؟

ہاں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَمْ تَرَ أَنَا أَرْسَلْنَا الشَّيْطَانِ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤْذُهُمْ أَزًّا﴾

[مریم: 83]

”کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے، وہ انھیں ابھارتے ہیں، خوب ابھارتا۔“
یعنی وہ انھیں گمراہ کرتے ہیں۔ عوفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

”شیطان (کافروں کو) رسول ﷺ اور اصحاب رسول کے خلاف ابھارتا اور انھیں اللہ کی نافرمانیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ انھیں دھوکا دیتا اور مکمل طور پر سرکش بنا دیتا ہے۔“

116- شیطان کون کنسی شکلیں اختیار کر سکتا ہے؟

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں کتوں کو قتل کر دینے کا حکم ارشاد فرمایا، حتیٰ کہ ایک عورت دیہات سے اپنا کتا ساتھ لے کر آتی تو ہم نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ پھر (اس کے بعد) کتوں کے قتل سے روک دیا اور فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ»^①
 ”انتہائی سیاہ جس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوتے ہیں، انھیں قتل کر دو،
 کیونکہ وہ شیطان ہیں۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:
 ”جنات انسانوں، چوپایوں، سانپ، بچھو، اونٹ، گائے، گھوڑے،
 نچر، گدھے اور پرندوں وغیرہ کی شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔“^②
 نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ»^③ ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”کالی بلی بھی شیطان ہے۔“
 ابلیس غزوہ بدر والے دن ایک انسان سراقہ بن مالک، جو بنی مدلج کا
 سردار تھا، کی شکل میں آیا۔

سیاہ رنگ بھی شیطانی ہے، کیوں کہ سیاہ رنگ میں شیطانی قوتیں دوسرے
 رنگوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ سیاہ رنگ میں حرارت کی قوت بھی ہوتی ہے۔

117- کیا شیطان کے سینگ ہیں؟

ہاں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
 «إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ»^④

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [1572]

② رسالة الجن لابن تیمیة [ص: 32]

③ صحیح مسلم، رقم الحدیث [56]

④ صحیح البخاری، رقم الحدیث [3273]

”بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔“
یعنی طلوع کے وقت شیطان سورج کے سامنے اپنے سینگ کر لیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کے سینگ ہیں، اسی لیے تو سورج ان کے درمیان سے نکلتا ہے۔

118- کیا جوا کھیلنا شیطان کی طرف سے ہے؟

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو شراب اور جوئے سے منع کرتے ہوئے فرماتا ہے:
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾
إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ [المائدة: 90، 91]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آنے والے ہو۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾ کا معنی ”سخط من عمل الشیطان“ (شیطانی عمل کی وجہ سے اللہ کی ناراضی) کیا ہے، کیونکہ شراب ام النجاست ہے۔

119- کیا ضرورت سے زائد بستر اور لباس شیطان کے لیے ہوتا ہے؟

ہاں، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ، وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ»^①

”ایک بستر مرد کا اور دوسرا اس کی بیوی کا اور تیسرا مہمان کے لیے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔“

یعنی زائد بستر اور لباس وغیرہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ یہ اسراف و تبذیر کے زمرے میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تبذیر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ [الإسراء: 27]

”بے شک بے جا خرچ کرنے والے ہمیشہ سے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان ہمیشہ سے اپنے رب کا بہت ناشکر ہے۔“

ایسے ہی اہل اسراف کی مذمت میں فرمایا:

﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ [الأعراف: 31]

”بے شک وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“

120- شیطان کہاں بیٹھتا ہے؟

ابو عیاض رحمہ اللہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

«إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الضَّحِّ وَالظِّلِّ،

① صحیح مسلم، رقم الحديث [2084]

وَقَالَ: مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ⁽¹⁾

”بے شک نبی کریم ﷺ نے ایسی جگہ بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، جہاں کچھ سایہ اور کچھ دھوپ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔“ یعنی جہاں کچھ سایہ اور کچھ دھوپ ہو، وہاں مت بیٹھو۔

121- کیا شیطان انسانی جسم میں حرکت کر سکتا ہے؟

ہاں، شیطان خون کی طرح بدن انسانی میں حرکت کرتا ہے۔⁽²⁾
شیطان کس طرح بدن انسانی میں حرکت کرتا ہے؟ اس کی کیفیت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

122- کیا شیطانی چالوں سے بچاؤ کی کوئی جامع دعا ہے؟

ہاں، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ بَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ»⁽³⁾

(1) مسند أحمد [414/3] سنن الكبرى للبيهقي [236/3]

(2) صحيح البخاري، رقم الحديث [2038] صحيح مسلم [2174]

(3) مسند أحمد [419/3] سنن البيهقي دلائل النبوة [95/7] ابن السني، رقم

الحديث [637] مجمع الزوائد [127/10]

”اے اللہ میں تیرے ان مکمل کلمات، جن سے کوئی نیک اور نہ بد تجاوز کرتا سکتا ہے، کے ذریعے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس شر سے جو اس نے پیدا کیا اور پھیلا دیا اور جو شر آسمان سے اترتا اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اور جو شر زمین میں ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور دن اور رات کے فتنوں سے اور رات کو آنے والوں کے شر سے، سوائے اس کے جو رات کو بھلائی لے کر آئے۔ (اے رحمٰن) تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ایک حدیث میں ہے کہ یہ دعا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو اس وقت سکھائی، جب شیاطین پہاڑوں اور وادیوں سے نبی کریم ﷺ پر ٹوٹ پڑے۔ ان کے ساتھ ابلیس بھی تھا، جو اللہ کے رسول کے چہرے کو جلانے کے لیے آگ کا شعلہ لایا تھا۔ (تو اس دعا کو پڑھنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے شیاطین سے آپ کو محفوظ فرمالیا)

123-شیطان کا چیخنا کیا ہے؟

شیطان کی موسیقی گانے کی آواز ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کا بیٹا ابراہیم نزع کے عالم میں تھا تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا، آپ ﷺ نے اس کو اپنی جھولی میں رکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ رو رہے ہیں، حالاں کہ آپ نے ہمیں منع کر رکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَسْتُ أَنَّهُی عَنِ الْبُكَاءِ، إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ، صَوْتُ عِنْدَ نَعْمَةٍ: لَعِبٌ وَ لَهُوَ وَ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ، وَصَوْتُ عِنْدَ مُصِيبَةٍ: ضَرْبٌ وَجْهِهِ وَ شَقُّ جُيُوبٍ وَرَنَةُ شَيْطَانٍ»^①

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [1005] سنن البیہقی [69/4] مجمع الزوائد [17/3] مسند أبی داود الطیالسی، رقم الحدیث [1683]

”میں نے رونے سے منع نہیں کیا، میں نے تو صرف دو احمق و گناہ والی آوازوں سے روکا ہے۔ ایک خوشی کے وقت آواز جیسے گانا و موسیقی اور شیطانی گیت۔ دوسری مصیبت کے وقت کی آواز: جیسے چہرہ پیٹنا، گریبان چاک کر دینا اور شیطانی چیخ۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت مختلف قسم کی آوازیں نکالنا شیطانی آوازیں ہیں۔ اس لیے ہمیں صبر اختیار کرتے ہوئے گریہ و زاری سے اجتناب کرنا چاہیے، تاکہ شیطان کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔

124- کیا زنا شیطان کی جانب سے ہے؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

«إِنَّ إِبْلِيسَ يَبُثُّ جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ، يَقُولُ لَهُمْ: أَيُّكُمْ أَضَلَّ مُسْلِمًا أَلْبَسْتُهُ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ. فَأَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ مَنَزِلَةً، فَيَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ لَهُ: لَمْ أَزَلْ بِفُلَانٍ حَتَّى طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، سَوْفَ يَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا، ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُ فَيَقُولُ لَهُ: لَمْ أَزَلْ بِفُلَانٍ حَتَّى أَلْقَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ الْعَدَاوَةَ فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، سَوْفَ يُصَالِحُهُ، ثُمَّ يَجِيءُ الْآخَرُ فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِفُلَانٍ حَتَّى زَنَيْتُ، فَيَقُولُ إِبْلِيسُ: نِعَمَ مَا فَعَلْتَ. فَيُذْنِيهِ مِنْهُ، وَيَضَعُ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ»

”ابلیس اپنے لشکروں کو یہ کہتے ہوئے زمین میں بھیجتا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو گمراہ کیا تو میں اس کے سر پر تاج رکھوں گا تو جو

سب سے بڑا فتنہ باز ہوتا ہے، وہ اس کا مقرب ترین ہوتا ہے۔ ایک شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو اس وقت تک نہیں چھوڑا، جب تک اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے دی، تو ابلیس کہتا ہے: تو نے تو کچھ نہیں کیا، وہ جلد ہی کسی اور لڑکی سے شادی کر لے گا، پھر ایک اور شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو بہکا رہا، حتیٰ کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت پیدا کر دی۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے کوئی (بڑا کام) نہیں کیا، وہ جلد ہی صلح کر لیں گے، پھر ایک اور شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں کو زنا پر اکساتا رہا، حتیٰ کہ اس نے زنا کا ارتکاب کر لیا۔ تو ابلیس کہتا ہے: تو نے بہت اچھا کیا ہے، وہ اس کو قریب کر کے تاج اس کے سر پر رکھ دیتا ہے۔“

چنانچہ ہر مسلمان کو اس کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے اپنے آپ کو پاک رکھنا چاہیے۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ»⁽¹⁾

”جو مجھے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی گارنٹی دے، میں اسے جنت کی گارنٹی دیتا ہوں۔“

125- کیا بے حیائی شیطان کی طرف سے ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [6474]

خُطُوتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَّى مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ
اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿[النور: 21]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو
اور جو شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے تو وہ تو بے حیائی اور برائی کا
حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم
میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوتا اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک
کرتا ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“
اللہ تعالیٰ نے فصیح و بلیغ، احسن اور مختصر عبارت میں شیطان کے طریقوں،
اوامر و مسالک کی پیروی سے منع کیا، ڈرایا اور نفرت دلائی ہے، اس لیے اے
مسلم! ہر شیطانی کام سے اجتناب کرو۔ گناہ کے کام کی نذر مان لینا بھی شیطانی
کام ہے، اس لیے اس سے بھی اجتناب کرو۔

126- کیا شیطان اعمال کو مزین کر کے پیش کرتا ہے؟

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمْ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [النحل: 63]
”اللہ کی قسم! بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف
رسول بھیجے، تو شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوش نما بنا دیے۔
سو وہی آج ان کا دوست ہے اور انھی کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

اللہ تعالیٰ ذکر فرما رہے ہیں کہ سابقہ امتوں کی طرف بھی میں نے رسول بھیجے تو انھوں نے رسولوں کی تکذیب کی، اس لیے اے محمد کریم ﷺ! سابقہ رسولوں کی زندگی تمھارے لیے نمونہ ہے۔ آپ اپنی قوم کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں۔ مشرکوں نے جو رسولوں کی تکذیب کی ہے، اس کا سبب شیطان ہے، شیطان لعین نے مشرکوں کو ان کے اعمال مزین کر کے پیش کیے۔

﴿فَهُوَ وَلِيَّهُمُ الْيَوْمَ﴾ یعنی آج وہ عقوبت و سزا میں ہیں، شیطان ان کا دوست ہے، مگر انھیں خلاصی نہیں دلوا سکتا اور نہ کوئی ان کا فریاد رس ہے، ان مشرکین کے لیے دردناک عذاب ہے۔

127- کیا انسانوں کے درمیان جھگڑے شیطان کی وجہ سے

ہوتے ہیں؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو کشتی لڑ رہے تھے آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: فلاں شخص جس سے بھی کشتی کرتا ہے، اسی پر غالب آ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ؟ رَجُلٌ كَلَّمَهُ رَجُلٌ فَكَظَمَ غَيْظَهُ، فَغَلَبَهُ وَغَلَبَ شَيْطَانُهُ، وَغَلَبَ شَيْطَانٌ صَاحِبَهُ»^①

”کیا میں تمھیں اس سے زیادہ طاقتور آدمی نہ بتاؤں؟ وہ آدمی (اس سے بھی طاقتور ہے) جس سے کسی نے بدتمیزی کی، مگر اس نے اپنے غصے پر قابو پا لیا، تو ایسا شخص بدتمیزی کرنے والے پر، اپنے شیطان اور بدتمیزی کرنے والے کے شیطان پر غالب آ گیا ہے۔“

128- کیا شیطان غصہ دلاتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ﴿[الأعراف: 200, 201]

”اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ تجھے ابھار ہی دے تو اللہ کی پناہ طلب کر، بے شک وہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ یقیناً جو لوگ ڈر گئے، جب انھیں شیطان کی طرف سے کوئی (برا) خیال چھوتا ہے تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں، پھر اچانک وہ بصیرت والے ہوتے ہیں۔“

﴿وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ﴾ جب شیطان ایسا غصہ دلا دے کہ جاہل کی جہالت سے اعراض مشکل ہو جائے تو پھر شیطان کے حملے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ ﴿فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ ”عیاذ“ کا معنی التجا کرنا، شر سے پناہ مانگنا ہے اور پناہ گاہ بھلائی طلب کرنے ہی میں ہے۔ ﴿إِذَا مَسَّهُمْ﴾ یعنی جب انھیں شیطانی خیال آئے۔ بعض نے ”مسّ شیطان“ کی تفسیر اس کے مغلوب کر دینے سے کی ہے۔

129- کیا شیطان سونے والے کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، حتیٰ کہ وہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتا؟

ہاں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانًا»^①

”جب کوئی بندہ سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے: لمبی رات ہے سو جا۔ اگر بندہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، وضو کرے تو دوسری بھی کھل جاتی ہے اور نماز پڑھ لے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے تو صبح کو چاق و چوبند اور چست ہوتا ہے۔ اگر وہ مذکورہ کام نہیں کرتا تو پراگندگی اور سستی کی حالت میں صبح کرتا ہے۔“

130- کیا شیاطین عالم الغیب ہیں؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

«إِن طَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقٍ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالَ: مَا حَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا أَمْرٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَدَثَ.

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [19]

فَانْطَلَقُوا فَضَرَبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَنْظُرُونَ مَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. قَالَ: فَانْطَلَقَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَخْلَةٍ، وَهُوَ عَامِدٌ إِلَى سُوقِ عُكَازٍ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ تَسَمَّعُوا لَهُ، فَقَالُوا: هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا﴾ ﴿يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ: ﴿قُلْ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ﴾ ﴿وَإِنَّمَا أَوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنَّ﴾

رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کی معیت میں عکاظ کے بازار کی طرف گئے، در آنحالیکہ شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان (رکاوٹ) حائل ہوگئی اور شیاطین پر آگ کے شعلے پھینکے گئے۔ شیطان واپس (زمین پر) آگئے تو دوسرے شیاطین نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ (کیوں واپس آگئے ہو) تو انھوں نے کہا: ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے اور ہم پر آگ کے شعلے برسائے گئے (جس کی وجہ سے ہم واپس آگئے ہیں) تو دوسرے شیاطین (جو زمین پر تھے) نے کہا: کسی عظیم واقعہ کی بنا پر آسمانی خبروں اور تمہارے درمیان رکاوٹ حائل ہوئی ہے، تم مشارق و مغارب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کیا واقعہ درپیش ہوا ہے۔ راوی نے

کہا: جن شیاطین نے ”تہامہ“ کی طرف رخ کیا، وہ رسول کریم ﷺ کی طرف نخلہ مقام پر آئے، جب کہ آپ ﷺ کا عکاظ کے بازار کو جانے کا ارادہ تھا اور آپ ﷺ اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ جب شیاطین نے قرآن مجید سنا تو کان لگا لیے اور کہا: ہاں یہی قرآن ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ بنا ہے۔ پھر وہ وہاں سے اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا:

﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ [الجن: 2,1]

”بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کریں گے۔“

”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت: ﴿قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ﴾ [الجن: 1] نازل فرمائی۔ آپ ﷺ کی طرف جنات کا قول وحی کیا گیا۔“

تو اس حدیث مبارک سے بداہتاً واضح ہوتا ہے کہ شیاطین و جنات عالم الغیب نہیں ہوتے، اسی لیے تو کہہ رہے تھے کہ کوئی عظیم واقعہ رونما ہوا ہے، اس کا سراغ لگاؤ۔ اگر عالم الغیب ہوتے تو وہ پہلے ہی سے جانتے ہوتے اور یہ کہنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

131- کیا بخل کا خیال شیطان کی جانب سے ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: 268]

”شیطان تمہیں فقر کا ڈراوا دیتا ہے اور تمہیں شرمناک بخل کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی طرف سے بڑی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔“

شیطان انسان کو فقر کا خوف دلاتا ہے، تاکہ وہ اپنا خزانہ اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرے اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ مال خرچ کرنے سے تو فقیر و محتاج ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس آیت کریمہ کے ذریعے اطمینان دلاتے ہیں کہ خرچ کرنے سے تم محتاج نہیں ہو گے۔

اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل لامتناہی اور اس کا رزق لا محدود ہے۔ اللہ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں، جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔

132- کیا یہودیوں نے کہا کہ سلیمان بن داود علیہ السلام جادو گر تھے؟

جب قرآن مجید میں سلیمان علیہ السلام کا ذکر نازل ہوا تو مدینے کے یہودیوں نے کہا: کیا تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ محمد ﷺ سلیمان بن داود کو نبی کہتا ہے؟ اللہ کی قسم وہ (سلیمان علیہ السلام) تو ایک جادو گر تھا، تو اللہ تعالیٰ نے پھر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی، جس میں سلیمان علیہ السلام کی براءت کا ذکر کیا:

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَنٌ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا﴾ [البقرة: 102]

”اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا۔“^①

133- کیا شیطان انسان کو رسوا کرتا ہے؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ

لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا﴾ [الفرقان: 29]

”بے شک اس نے تو مجھے نصیحت سے گمراہ کر دیا، اس کے بعد کہ

میرے پاس آئی اور شیطان ہمیشہ انسان کو چھوڑ جانے والا ہے۔“

یعنی قرآنی احکام کے مجھ تک پہنچنے کے بعد اس نے مجھے قرآن سے دور

کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا﴾ [الفرقان: ۲۹]

یعنی شیطان حق سے دور کرتا اور پھیرتا ہے اور انسان کو باطل کاموں

میں استعمال کرتا اور باطل کاموں ہی کی طرف دعوت دیتا ہے۔

134- کیا جھگڑا شیطانی عمل ہے؟

جی ہاں! کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّبِعُ كُلَّ

شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ﴾ [الحج: 3]

”اور لوگوں میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں کچھ جانے بغیر

جھگڑتا ہے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چلتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والوں، اس کی

مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت کا انکار کرنے والوں اور انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ شریعت سے اعراض کرنے والوں کی مذمت کی ہے۔ ایسا شخص اپنے قول، انکار اور کفر میں جن و انس کے ہر سرکش شیطان کی اتباع کرنے والا ہے۔ حق سے اعراض کرنے والوں، گمراہ سرداروں کے اقوال کی اتباع کرنے والوں، اپنی خواہشات اور آرا کے ساتھ بدعات کی طرف دعوت دینے والے بدعتی لوگوں کا بھی یہی کردار ہے۔ آیت مذکورہ میں اللہ نے انھیں لوگوں کا تذکرہ کیا اور ان کی مذمت کی ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”باہمی جھگڑوں کو ترک کر دو، اس لیے کہ یہ بے سود کام ہے اور اس کے فتنے سے حفاظت ناممکن ہے۔“

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جھگڑا دلوں کو سخت کر دیتا اور کینوں کا موجب ہے۔“

بلال بن سعد رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جب آپ کسی شخص کو بات بات پر جھگڑا کرنے والا اور اپنی رائے پر خوش ہونے والا دیکھیں، (تو سمجھ لیں) وہ مکمل خسارے میں ہے۔“

135- کیا گمراہی کا سبب شیطان ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ﴾

[الأعراف: 30]

”ایک گروہ کو اس نے ہدایت دی اور ایک گروہ، ان پر گمراہی ثابت ہو چکی، بے شک انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور سمجھتے ہیں کہ یقیناً وہ ہدایت پانے والے ہیں۔“

کے مطابق گمراہی پر دلالت کرنے والے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ برخلاف اس شخص کے جس نے یہ گمان کر لیا کہ اللہ کسی بندے کو اس معصیت پر نہیں پکڑتا، جس کا اس نے ارتکاب کیا یا ایسی ضلالت پر جس کا اس نے عقیدہ رکھا، حتیٰ کہ وہ اس کی صحیح حقیقت کو جان لے، پھر وہ اس میں اپنے رب کی دشمنی کرتے ہوئے اس کا ارتکاب کرے، اس لیے کہ اگر ایسے ہوتا تو خود کو ہدایت پر سمجھنے والے گمراہ فریق اور ہدایت پرست فریق کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا، جب کہ اللہ نے ان کے درمیان فرق رکھا ہے اور ان کے علاحدہ علاحدہ احکام بیان فرمائے ہیں۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی، تاکہ وہ جہان والوں کے لیے ہدایت کا راستہ ہو اور اس نے اپنے آخری رسول کو اس بات کا مکلف ٹھہرایا کہ وہ مخلوق کے سامنے ان کی طرف نازل ہونے والی وحی کو واضح کرے اور ہر عقلمند کے لیے حق و باطل دونوں راستوں کی نشان دہی کرے، مزید برآں اللہ نے انسان کو اس فطرت سے نوازا، جس کے ذریعے وہ حق و باطل کے درمیان تمیز کرے اور اس نے ہم پر شیاطین کو بطور آزمائش مسلط کیا ہے، پھر جو شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، یقیناً وہ کامیاب و کامران ٹھہرے گا اور جس نے شیطان کی اطاعت کی وہ گمراہ ٹھہرے گا اور تباہ ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿[الزلزل: 7, 8]

”تو جو شخص ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ اور جو شخص

ایک ذرہ برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔“

136- کیا مومنین کو غمگین کرنے والی سرگوشی شیطان کی

طرف سے ہوتی ہے؟

اس سوال کا جواب اللہ کے اس فرمان میں ہے:

﴿إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ

بِضَارِهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

[المجادلة: 10]

”یہ سرگوشی تو شیطان ہی کی طرف سے ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو غم

میں مبتلا کرے جو ایمان لائے، حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر انھیں

ہرگز کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اللہ ہی پر پس لازم ہے کہ

مومن بھروسہ کریں۔“

﴿النَّجْوَى﴾ سرگوشی کو کہتے ہیں، جس کے نتیجے میں کوئی مومن بدگمانی کا

شکار ہو سکتا ہے۔ ﴿مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ شیطان کی جانب سے ہونے کا مطلب

شیطان کا اسے مزین و خوبصورت بنا کر پیش کرنا ہے۔ ﴿لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾

یعنی تاکہ وہ انھیں غم میں مبتلا کرے۔ فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَلَيْسَ بِضَارِهِمْ

شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ﴿﴾ میں اذن الہی سے مراد اللہ کی مشیت ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا علم ہے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کا قول ہے:

”جس نے اس (سرگوشی) سے کچھ بدگمانی محسوس کی، اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ کی پناہ مانگے اور اس پر توکل کرے، پھر اس کو وہ سرگوشی اللہ کے اذن کے بغیر کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ»⁽¹⁾

”جب (کسی جگہ) تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو تیسرے سے الگ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔“

137- کیا غیر اللہ کی قسم بھی شیطان کی طرف سے ہے؟

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے لات و عزی کی قسم کھالی۔ میرے ساتھیوں نے مجھے کہا: تو نے بہت بری بات کی ہے، تو نے تو بیہودہ بات کی ہے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنْفُكَ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثًا، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ لَا تَعُدْ»⁽²⁾

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5930] صحیح مسلم [2183]

(2) سنن النسائي الكبرى [245/6]

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھو اور اپنی بائیں جانب تین دفعہ تھو کو اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو اور آئندہ کبھی یہ کام نہ کرنا۔“

138- انسان کے خلاف شیطان کی مدد کرنا ممکن ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا، جس نے شراب پی رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِضْرِبُوهُ» ”اس کو مارو۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے مارنے والا تھا تو کوئی اپنے جوتے کے ساتھ اور کوئی کپڑے کے ساتھ مارنے والا تھا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف مڑے تو کچھ لوگ کہنے لگے: اللہ نے اسے رسوا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ»^①
”ایسے نہ کہو! اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔“

139- شیطان اور سلیمان علیہ السلام کی دعا؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمُكِّنَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَعَتْهُ (أَي: خَنَقَتْهُ) وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [6395]

قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

”بلاشبہ شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر اس نے سختی کی، تاکہ میری نماز کو کاٹ دے، پھر اللہ نے اسے میرے قابو میں کر دیا تو میں نے اسے گریبان سے پکڑا اور اسے ایک ستون سے باندھنے کا پختہ ارادہ کر لیا، تاکہ صبح کے وقت تم بھی اسے دیکھو، لیکن مجھے میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی بات (دعا) یاد آ گئی۔“ انھوں نے کہا تھا:

﴿ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ [ص: 35]

”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو، یقیناً تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔“
﴿فَرَدَّهُ اللَّهُ خَاسِئًا﴾⁽¹⁾

”پھر اللہ نے اسے نامراد واپس کر دیا۔“

140- کیا شیطان آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں غور و فکر کرنے سے اولادِ آدم کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي كَذَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَنْظَرْتُ فَوْقِي فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ، وَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ بَطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بَطُونِهِمْ،

(1) صحيح البخاري، رقم الحديث [1152] صحيح مسلم، رقم الحديث [541]

قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرَّبَا، فَلَمَّا نَزَلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَانْظَرْتُ إِلَى أَسْفَلَ مِنِّي فَإِذَا أَنَا بِرَهَجٍ وَدُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الشَّيَاطِينُ يَحُومُونَ عَلَى أَعْيُنِ بَنِي آدَمَ إِلَّا يَتَفَكَّرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَرَأَوْا الْعَجَائِبَ^①»

”جس رات مجھے اسراء کا شرف حاصل ہوا، جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے تو میں نے اپنے اوپر دیکھا تو اچانک میں کڑک، چمک اور بادل کی گرجوں کے پاس تھا۔ میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس آیا، جن کے پیٹ گھروں کی طرح تھے اور ان کے پیٹوں میں سانپ تھے، جو باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں نے کہا: ”اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟“ انھوں نے کہا: یہ سود خور ہیں۔ پھر جب میں آسمان دنیا کی طرف اترتا تو اپنے نیچے کی طرف دیکھا تو اچانک میں گرد و غبار، دھوئیں اور کچھ آوازوں کے پاس تھا۔ میں نے کہا: جبریل یہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ وہ شیاطین ہیں، جو اولادِ آدم کی آنکھوں پر اس لیے طاری رہتے تھے کہ وہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں غور و فکر نہ کر سکیں اور اگر (ان کا یہ کارنامہ) نہ ہوتا تو انسان بڑے عجائب دیکھ لیتے۔“

پس معلوم ہوا کہ شیاطین انسانوں کے لیے گھات لگائے ہوئے ہیں تاکہ وہ ایمان کے کسی بھی شعبے میں غور و فکر نہ کر سکیں۔ ان کے ایسا کرنے کی وجہ اولادِ آدم سے ان کی عداوت ہے اور اس وہم کی بنا پر کہ ابلیس۔ لعنة الله۔ کو جنت سے دھتکارے جانے کا سبب ان کا باپ آدم ہی ہے۔

141- کیا شیطان نماز میں بھی حائل ہو سکتا ہے؟

جی ہاں! سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ شیطان میرے، میری نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہوتا ہے اور اسے مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْهُ، وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا^① »

”یہ ایک شیطان ہے، جسے خنزب کہا جاتا ہے۔ جب تو اسے محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ اور اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے۔ انھوں نے کہا: جب میں نے یہ کام کیا تو اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔“

میرے بھائی! جان لے کہ یہ ظاہر و واضح دلیل ہے اور اس کی دلیل وہ بھی ہے، جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر (۱۳۳) کے تحت روایت کیا، ایمان کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

« تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ » ”یہ محض ایمان ہے۔“

مزید برآں کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: ہم اپنے دلوں میں ایسی باتیں بھی پاتے ہیں، جنہیں زبان پر لانا بہت بڑا (گناہ) سمجھا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا:

« وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ » ”کیا تم یہ کیفیت پاتے ہو؟“

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2203] مسند أحمد رقم الحدیث [31614]

انھوں نے جواب دیا، ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
 «ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيْمَانِ» ”یہ تو صریح ایمان ہے۔“

142- کیا شیطان انسانی صورت میں زیادہ قوی ہے یا بصورت جن؟

شیطان بہ صورت انسان بہت زیادہ قوی ہے، کیوں کہ جن شیطان جب آپ
 ”أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ کہیں گے یا وہ کام کریں گے جو نبی اکرم ﷺ
 نے کیا، تو اپنے مشن سے دور بھاگے گا اور جب آپ اس پر سورۃ البقرہ پڑھیں گے تو
 ایسے ہو جائے گا، جیسے آپ نے اس کا کام تمام کر دینے والی کاری ضرب لگا دی۔
 لیکن شیطان بہ صورت انسان، آپ جو مرضی اسے نصیحت کریں، کوئی اس
 سے بچنے والا کام کریں، یا سارا قرآن اس پر تلاوت کر دیں، وہ باز نہیں آئے گا۔
 وہ زبانِ حال سے یہ کہتا ہے: میں ابلیس کے لشکروں میں سے ایک لشکر تھا، یہاں
 تک کہ مجھے اتنا عروج حاصل ہوا ہے کہ ابلیس میرا لشکر بن گیا ہے اور خود ابلیس
 کے تاثرات یہ ہوتے ہیں کہ میں لوگوں کو شر سکھاتا تھا، لیکن اب میں انھیں القا تو
 کرتا ہوں، لیکن طریقہ ان سے سیکھتا ہوں۔ کبھی شیطان کا حملہ کسی ذہن و فطین شخص
 پر ہوتا ہے، شیطان کے ساتھ خواہشات کی دہن ہوتی ہے، جسے وہ بندے کے
 سامنے پیش کرتا ہے، بندہ اسے ڈھانپ لینے اور دیکھنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔
 ایسی صورت میں شیطان اسے اپنا قیدی بنا لیتا ہے۔

شیطان کا جال ان دنوں نوخیز لڑکیاں ہیں۔ جب کہ شر کے اور بھی بہت
 سے دروازے ہیں۔ أعاذنا اللہ منها۔

143- جب شیطان میرے لیے گناہوں کو مزین کرے تو میں کیسے اس کا مقابلہ کروں؟

اللہ پر توکل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ﴾ [النمل: 79]

”پس اللہ پر بھروسہ کر، یقیناً تو واضح حق پر ہے۔“

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنے شاگرد سے کہا: تو شیطان سے کیسے بچے گا؟ شاگرد نے کہا: میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ انھوں نے کہا: اگر وہ پھر آ گیا تو؟ شاگرد نے کہا: میں اس کا مقابلہ کروں گا، میں پوری شدت اور ہمت سے اس کا مقابلہ کروں گا۔ امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا:

”یہ کام اس طرح سے تجھ پر طویل ہوتا جائے گا، اس کا حل یہ ہے کہ تو شیطان کے رب کی پناہ مانگ، وہ تجھ سے اس کو دور کر دے گا۔“

144- کیا شیطان جماعت کے ساتھ ہوتا ہے؟

نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: 103]

”اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔“
عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ يُخَالِفُ الْجَمَاعَةَ﴾^①

① سنن النسائي الصغرى [93,92/7] المعجم الكبير للطبراني [145,144/17]
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے۔ سنن النسائي، رقم الحديث [3753]

”جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے جو جماعت کی مخالفت کرے۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا»^①
 ”اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اکیلا رہنے میں کیا (ضرر) ہے تو کبھی کوئی رات کو تنہا نہ چلے۔“

145- کیا شیطان ہمارے خواب میں آ سکتا ہے؟

بعض لوگوں کے پاس کبھی کبھار خواب میں آ جاتا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی مکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا: میں خواب دیکھتا ہوں کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کا پیچھا کر رہا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا:

«لَا تُخْبِرُ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ»^②
 ”شیطان کے خواب میں اپنے ساتھ کھیلنے کی خبر نہ دے۔“

146- کیا کفر کی بلندی شیطان سے ہے؟

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [2998]

② صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، رقم الحدیث [2268]

«رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ»⁽¹⁾

”کفر کا سر اُدھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔“

اس سے آپ ﷺ کی مراد مشرق تھی۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

«الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ»

”فتنہ وہاں سے برپا ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔“

147- کیا منافقین کی نماز کے ساتھ شیطان کا کوئی تعلق ہے؟

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ

بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَفَقَّرَ أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا»⁽²⁾

”یہ منافقین کی نماز ہے کہ آدمی بیٹھا رہتا اور سورج کا انتظار کرتا رہتا

ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا

ہے اور چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں اللہ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔“

148- شیطان اور سیاہ رنگ کا کیا تعلق ہے؟

جی ہاں! امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جن متعدد صورتیں اختیار کر سکتے ہیں اور سیاہ رنگ بہ نسبت دیگر

⁽¹⁾ صحیح مسلم، رقم الحدیث [5170]

⁽²⁾ صحیح مسلم، رقم الحدیث [622] موطأ الإمام مالك [ص: 65]

رنگوں کے شیطانی قوتوں کو زیادہ جمع کرنے والا ہے اور اس میں قوت حرارت موجود ہوتی ہے۔^[1]

149- کیا شیطان کا کوئی گروہ بھی ہوتا ہے؟

جی ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ

لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ [الفاطر: 6]

”بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں۔“

یعنی وہ دشمنی میں تمہارے مد مقابل کھڑا ہے، اس لیے تم اس سے بڑھ کر اس سے عداوت رکھو اور جن چیزوں میں وہ تمہیں دھوکا دیتا ہے، ان میں تم اس کی مخالفت و تکذیب کرو۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ یعنی بلاشبہ

تمہیں گمراہ کرنا اس کا مقصود ہے، یہاں تک کہ تم اس کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ پس تم اس آیت میں مذکور اللہ کے حکم:

﴿فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ بِاللَّهِ الْغُرُورُ﴾

[الفاطر: 5]

”تو کہیں دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ

دھوکے باز تمھیں اللہ کے بارے میں دھوکا نہ دے جائے۔“
کی اتباع کو لازم پکڑو اور اس کے رسولوں کے راستے پر چل پڑو، بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر اور قبول کرنے کے لائق ہے۔

150- کیا معاصی شیطان کی طرف سے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے اللہ رب العزت سے روایت کرتے ہوئے فرمایا:
«إِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ، فَاجْتَلَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ عَنْ دِينِهِمْ»^①
”بلاشبہ میں نے اپنے بندوں کو توحید والے پیدا کیا، پھر شیاطین نے انھیں ان کے دین سے پھیر دیا۔“
”فَاجْتَلَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ“ کا معنی یہ ہے کہ شیاطین نے ان کو دین حق کے منہج سے روکا اور ان کے لیے کفر و معاصی کو مزین کیا۔

151- طاغوت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ [النساء: 60]

”کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تیری طرف نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے

نازل کیا گیا۔ چاہتے یہ ہیں کہ آپس کے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جائیں، حالانکہ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ انھیں گمراہ کر دے، بہت دور گمراہ کرنا۔“

مذکورہ آیت میں اللہ عزوجل کی طرف سے ایسے شخص کے ایمان کی نفی ہے، جو رسول کریم ﷺ اور سابقہ انبیاء پر نازل شدہ شریعت پر ایماندار ہونے کے دعوے کے ساتھ ساتھ اپنا فیصلہ قرآن و سنت کے بجائے غیر کی طرف لے کر جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت عام ہے اور ہر اس شخص کی مذمت کرنے والی ہے، جو کتاب و سنت سے پھر گیا اور ان کے ماسوا یعنی باطل کی طرف فیصلہ لے گیا۔ یہاں طاغوت سے مراد یہی ہے، جو قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا، اسی لیے اللہ نے فرمایا:

﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾
 ”چاہتے یہ ہیں کہ آپس کے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جائیں، حالانکہ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ اس کا انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ انھیں گمراہ کر دے، بہت دور گمراہ کرنا۔“

152- کیا رمضان میں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَرَدَّةُ الْجِنِّ»⁽¹⁾

(1) سنن الترمذی [682] سنن ابن ماجہ [1642] صحیح ابن خزيمة [188/3]
 علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح الجامع“ رقم الحدیث [759] میں حسن کہا ہے۔

”جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ، فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ^① »

”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر لیا جاتا ہے۔“

153- اللہ کے فرمان: ﴿الَّذِينَ أَضَلَّنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ﴾ کی تفسیر کیا ہے؟

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذِينَ أَضَلَّنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلُهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ﴾

[حم، السجدة: 29]

”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، کہیں گے اے ہمارے رب! تو ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے وہ دونوں دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا، ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے ڈالیں، تاکہ وہ سب سے نچلے لوگوں سے ہو جائیں۔“

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا: ﴿الَّذِينَ أَضَلَّنَا﴾ سے کون لوگ مراد ہیں تو انہوں نے جواب دیا ”ابلیس اور وہ ابن آدم جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا“

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3103] صحیح مسلم [1079]

پس ابلیس اس کے ساتھ ہر مشرک کو دعوت دیتا ہے اور آدم کا بیٹا کبیرہ گناہوں کے مرتکب کو، پھر ابلیس شر اور شرک اور اس سے کم کی طرف دعوت دیتا ہے اور ابن آدم، زمین پر کوئی بھی ظلم سے قتل ہو تو آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کا بوجھ ہوتا ہے، کیوں کہ سب سے پہلے اسی نے قتل شروع کیا۔ ﴿نَجْعَلُهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا﴾ یعنی وہ ہم سے نیچے ہوں، تاکہ انھیں ہم سے زیادہ عذاب ہو۔ ﴿لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ﴾ یعنی آگ کے نچلے گڑھے میں ہوں۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ مسجد میں تھے۔ میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر! تو نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑا ہو اور نماز پڑھ۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اٹھا اور نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ کے پاس بیٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ»

”ابو ذر رضی اللہ عنہ! انس و جن کے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ۔“

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ مَوْضُوعٍ مَنْ شَاءَ أَقَلَّ وَ مَنْ شَاءَ أَكْثَرَ»

”بہترین وضع کردہ امر ہے، جو چاہے اسے کم کرے اور جو چاہے

زیادہ کرے۔“

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! روزہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَرَضَ مُجْزِيٌّ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ»

”بہترین جزا والا فریضہ ہے اور اللہ کے ہاں مزید (اجر بھی) ہے۔“

میں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! صدقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَضْعَافُ مُضَاعَفَةٍ» ”کئی گنا بڑھایا ہوا اجر۔“

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان میں سے کون سا صدقہ

افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«جُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ»

”کم مال والے کا کوشش کرنا یا فقیر کی طرف جانا۔“

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! انبیاء میں سب سے پہلے کون تھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: «آدَمُ» ”آدم علیہ السلام۔“

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«نَعَمْ! نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ» ”ہاں وہ نبی تھے، ان سے کلام ہوتا تھا۔“

ابوذر کہتے ہیں: پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! رسولوں

کی تعداد کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةِ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا»^①

”تین سو دس سے کچھ اوپر، ایک بڑی جماعت۔“

154- کیا شیطان پانی میں بھی پایا جاتا ہے؟

﴿وَمِنَ الشَّيْطَانِ مَنْ يَغْوُصُونَ لَهُ وَ يَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ

ذَلِكَ وَ كُنَّا لَهُمْ حَفِظِينَ﴾ [الأنبياء: 82]

”اور کئی شیطان جو اس کے لیے غوطہ لگاتے تھے اور اس کے علاوہ

کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے۔“

اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کی حکومت اور جنات کا ان کے ماتحت ہونے

کا ذکر کیا ہے کہ جنات ان کے لیے پانی سے ہیرے، جواہرات وغیرہ نکالتے

تھے۔ ﴿وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ﴾ یعنی اللہ نے انھیں اس بات سے محفوظ

رکھا تھا کہ شیاطین میں سے کوئی انھیں نقصان پہنچائے، بلکہ تمام ان کی مٹھی میں

اور ان کے زیر تسلط تھے۔ ان میں سے کوئی بھی ان کے قریب جانے کی جسارت

نہ رکھتا تھا، بلکہ وہی ان کے تمام کاموں کا فیصلہ کرتے تھے۔ جس کو چاہتے آزاد

چھوڑ دیتے اور جسے چاہتے قید کر لیتے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالشَّيْطَانُ كُلُّ بَنَاءٍ وَغَوَاصٍ ۖ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي

الْأَصْفَادِ﴾ [ص: 37، 38]

”اور شیطانوں کو، جو ہر طرح کے ماہر معمار اور ماہر غوطہ خور تھے۔

اور کچھ اوروں کو بھی (تابع کر دیا) جو بیڑیوں میں اکٹھے جکڑے

ہوئے تھے۔“

یعنی ان سے کچھ ایسے تھے جو حیران کن عمارتیں یعنی کمرے، مورتیاں،

حوضوں کی طرح بڑے بڑے ٹب اور ایک جگہ رہنے والی بڑی دیگیں وغیرہ

بناتے تھے اور ایسے مشکل کام بجا لاتے جن پر کوئی انسان قدرت نہ رکھتا تھا۔

ایک گروہ ایسا تھا جو سمندروں میں غوطے لگاتے اور اس سے ہیرے، جواہرات

اور دیگر عمدہ چیزیں نکالتے تھے۔

155- شیطان کا قاضی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

شیطان لازمی طور پر ظلم کرنے والے قاضی کے ساتھ ہوتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ»^①

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے، پھر جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اس سے علاحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان اس سے چمٹ جاتا ہے۔“

اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادتی کرنا ظلم کی ایک شاخ ہے اور ظلم گناہوں کی شاخوں میں سے بڑی شاخ ہے۔ معاصی کا ارتکاب شیطان کے پسندیدہ امور میں سے ہے۔ ہر ساتھی اپنے ساتھی ہی سے ملتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں عدل کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ ٓأَلَّا تَعْدِلُوا ۖ اِعْدِلُوا ۖ هُوَ

أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ [المائدة: 8]

”اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات کا مجرم نہ بنا دے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔“

156- کیا صدقہ اور شیطان کے درمیان بھی کوئی تعلق ہے؟

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① سنن الترمذی، کتاب الأحکام، رقم الحدیث [1330] المستدرک للحاکم

[93/4] السنن الکبریٰ للبیہقی [134/10]

« مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِينَ شَيْطَانًا ⁽¹⁾ »

”آدمی جو بھی صدقہ نکالتا ہے، وہ اسے ستر شیاطین کے جبرڑوں سے چھڑا کر ہی نکالتا ہے۔“

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے رب کی رضا چاہتے ہوئے صدقہ کرتا ہے تو شیاطین کو شدید جھٹکا لگتا ہے اور انھیں اپنی تمام کوششیں رائیگاں ہوتی دکھائی دیتی ہیں، کیوں کہ ان کی حرص یہ ہوتی ہے کہ مسلمان بخیل ہو جائیں اور صدقہ نہ کریں۔

157- کیا شیطان روتا بھی ہے؟

ہاں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا قرأ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ ⁽²⁾ »

”جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدے کا حکم

⁽¹⁾ مسند أحمد [350/5] رقم الحديث [23021] صحيح ابن خزيمة [2/248/1]

المعجم الأوسط للطبراني [1/90/1] المستدرک للحاکم، رقم الحديث

[577/1] رقم الحديث [1521] البيهقي في شعب الإيمان، رقم الحديث

[257/3] رقم الحديث [3474] علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”السلسلة الصحيحة“

[264/3] میں اسے صحیح کہا ہے۔

⁽²⁾ صحيح مسلم، رقم الحديث [61]

ملا، اس نے سجدہ کیا، پس اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا، پس میرے لیے آگ ہے۔“

158- کیا کلمہ ”لو“ (اگر) کہنا شیطان کی طرف سے ہے؟

جی ہاں! ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِسْتَعِزْ بِاللَّهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا لَمْ يُصِْبْنِي كَذَا. وَلَكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ»^①

”اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہ آنا اور اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو ایسے نہ کہہ: اگر میں ایسے کرتا تو مجھے ایسے نہ ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا اور جو اس نے چاہا، کر دیا۔ پس بے شک ”اگر“ کا لفظ شیطان کا عمل کھول دیتا ہے۔“

159- کیا شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے؟

جی ہاں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِيَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا»^②

”تم میں سے کوئی ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں کو اتار دے یا دونوں کو پہن لے۔“

① صحیح مسلم، رقم الحديث [2664]

② صحیح البخاری، رقم الحديث [77]

امام ابن العربی نے کہا:

”اس کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ ایسے چلنا شیطان کا طریقہ ہے۔
اس کے علاوہ بھی اس کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔“⁽¹⁾

160- کیا سیاہ کتا شیطان ہے؟

جی ہاں! سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کے قتل کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ عورت دیہات سے بھی کتا اپنے ساتھ لاتی تو ہم اسے قتل کر دیتے، پھر نبی ﷺ نے ان کے قتل سے منع کر دیا اور فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ»⁽²⁾

”خالص سیاہ دو نشانوں والے کو قتل کے لیے لازم پکڑو، کیوں کہ وہ شیطان ہے۔“

دونقطوں والے سے مراد یہ ہے کہ اس کی آنکھوں کے اوپر دو نشان ہوتے ہیں، جو عام مشاہدے میں آسکتے ہیں۔

161- شیطان کے سینگ کہاں طلوع ہوتے ہیں؟

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا:

«الْيَمَانُ يَمَانُ هَاهُنَا، إِلَّا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادَيْنِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

(1) فتح الباري [322/1]

(2) صحيح مسلم، رقم الحديث [1572]

﴿فِي رَبِيعَةٍ وَ مُضَرٍّ﴾^①

”ایمان یمن میں ہے، خبردار بلاشبہ دلوں کی سختی اونٹوں کی دُموں کے پاس چلانے والوں میں ہے، جہاں شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں، ربیعہ اور مضر میں۔“

نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف جو بات کہتے ہوئے اشارہ کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کی کان غالباً اہل یمن میں ہے۔ لیکن زرعی اراضی اور مال مویشی رکھنے والے وہ لوگ جنہوں نے زمین ہی کو جائے قرار ٹھہرایا اور اسے ہی دائمی خیال کیا، وہاں شیطان باطل کی طرف دعوت دینے کے لیے میدان بناتا اور اپنے جھنڈے گاڑتا ہے اور انہیں حق سے پھیرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ انہیں لوگوں میں سے جو اس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں، مضر اور ربیعہ قبیلے کے لوگ ہیں۔ إلامن رحمہ اللہ۔

162- میرے گھر میں کوئی سانپ ہو، تو کیا وہ شیطان ہے اور میں اس کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا رَاَهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ﴾ [النمل: 10]

”تو جب اس نے اسے دیکھا کہ حرکت کر رہی ہے، جیسے وہ ایک سانپ ہے۔“

حدیث میں آتا ہے:

① صحیح البخاری [59] رقم الحدیث [3302]

«نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ حَيَّاتِ الْبُيُوتِ»^①

”اور بلاشبہ نبی مکرم ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔“
گھریلو سانپوں کو تین بار وارنگ دی جائے، پھر اگر وہ نہ نکلیں تو قتل کر دیے جائیں۔

163- کیا شیطان نماز سے (خشوع) چھینتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:
«هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ»^②
”یہ چھین لینا ہے، جس کے ذریعے سے شیطان بندے کی نماز سے (خشوع) چھین لیتا ہے۔“

164- کیا شیطان صفوں کے درمیان داخل ہوتا ہے؟

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلَيِّنُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرْجَاتِ الشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ»^③
”صفیں سیدھی کرو، کندھوں کو برابر رکھو، خالی جگہیں پر کرو، اپنے

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3135] صحیح مسلم [2223]

② صحیح البخاری مع فتح الباری [2/365/652]

③ صحیح. سنن أبی داود مع عون المعبود [365,652/2]

بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اللہ اسے ملائے اور جس نے صف کو کاٹا اللہ اسے کاٹ دے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خِلَالِ الصَّفِّ، كَأَنَّهُا الْحَذَفُ»^①

”اپنی صفیں مضبوط کرو، انھیں قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو برابر کرو، پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں شیطان کو صف کے درمیان داخل ہوتے دیکھتا ہوں، گویا وہ بکری کا چھوٹا بچہ ہے۔“

نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَأَبَسَ بِهِ كَمَا يُبْسُ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهِ، فَإِذَا سَكَنَ لَهُ زَنْقُهُ أَوْ الْجَمَّةُ»^②

”جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آتا اور اس کو ہانکتا ہے، جیسے آدمی اپنے چوپائے کو ہانکتا ہے۔ جب وہ بندہ اس کے لیے (نماز سے) رک جاتا ہے تو وہ اسے تسمہ یا لگام ڈال لیتا ہے۔“

پس ضروری ہے کہ تو اپنے ساتھ صف میں شامل ہونے والے بھائی کے لیے نرمی اختیار کرنے والا ہو، کیوں کہ نرم رویہ اختیار کرنا اور آسانی کرنا ہی ایک

① سنن أبي داود [366,653/2] سنن النسائي [92/2]

② مسند أحمد [330/2]

مسلمان کی شان ہے۔ مسجد میں تو اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے، تاکہ صف بندی صحیح طریقے سے ہو اور صف میں شیطان کو داخل ہونے کی جگہ نہ مل سکے۔

165- شیطان منافق کے ساتھ نماز میں کیا سلوک کرتا ہے؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ»
وَقَالَ ﷺ: «تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِينَ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّ أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا»^①

”اللہ ایسے بندے کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھتا، جو اپنے رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یہ منافقین کی نماز ہے، جو سورج کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے، پھر یہ کھڑا ہوتا اور چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس میں بہت کم اللہ کا ذکر کرتا ہے۔“

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِي عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ، خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُهَا الشَّيْطَانُ»^②

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [622]

② مسند أحمد [274/4] رقم الحدیث [18438] أبو عبيد في فضائل القرآن

[37/2] رقم الحدیث [425]

”یقیناً اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی۔ اس نے اس کتاب سے دو آیتیں نازل کیں، جن سے اس نے سورۃ البقرۃ کا اختتام کیا۔ جس گھر میں بھی وہ آیات تین راتیں پڑھی جائیں شیطان اس گھر کے قریب نہیں جاسکتا۔“

166- شیطان اذان سن کر اور نماز کے وقت کیا کرتا ہے؟

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے کہ بے شک سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

”إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعُ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ“^①

”میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو بکریوں اور جنگل سے بڑا پیار ہے، جب آپ بکریوں اور جنگل میں ہوں، نماز کے لیے اذان دیں تو اپنی آواز بلند کریں، اس لیے کہ جہاں تک موذن کی آواز کو کوئی جن یا کوئی انسان وغیرہ سنے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دے گا۔“

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ

التَّائِذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النَّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوبَ بِالصَّلَاةِ
أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَنَفْسِهِ، يَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا، أَذْكَرُ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ،
حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى^①»

”جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتے ہوئے
وہاں تک بھاگ جاتا ہے، جہاں اذان کی آواز سنائی نہ دے، پھر
جب اذان مکمل ہو جائے تو لوٹ آتا ہے، پھر جب نماز کے لیے
اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے، پھر جب اقامت مکمل ہو
جائے تو لوٹ آتا ہے۔ پھر آدمی اور اس کے نفس کے درمیان حائل
ہو کر کہتا ہے: فلاں بات یاد کر، فلاں چیز یاد کر۔ ایسی ایسی باتیں جو
کبھی یاد نہ بھی آتی ہوں۔ (یاد کروا دیتا ہے) حتیٰ کہ آدمی کی کیفیت
ایسے ہو جاتی ہے کہ اسے علم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔“

167- مسیح ابن مریم علیہ السلام اور دجال کے خروج کے وقت شیطان کا کیا کردار ہوگا؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ
إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا
تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سُبُّوا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ.

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [583] صحیح مسلم، رقم الحدیث [389]

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللَّهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ هُمْ
إِخْوَانُنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيُهْزَمُ الثَّلَاثُ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا،
وَيُقْتَلُ ثُلَاثٌ هُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُ الثَّلَاثُ لَا
يُفْتَنُونَ أَبَدًا، فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ
الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ:
إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ. فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ
بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَعْدُونَ لِلْقِتَالِ
يُسَوِّوْنَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ
فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ
بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ ①

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، حتیٰ کہ اہل روم اعماق یا دابق
میں اتریں گے، پھر اس زمانے کے سب سے بہترین لوگ مدینے
سے ایک لشکر کی صورت میں ان کی طرف نکلیں گے، پھر جب وہ
صف بستہ ہوں گے تو رومی کہیں گے: ہمارے اور ان لوگوں کے
درمیان سے ہٹ جاؤ، جو ہم میں سے قید ہوئے، تاکہ ہم ان سے
لڑائی کریں، مسلمان کہیں گے: ایسے نہیں ہوگا، اللہ کی قسم ہم تمہارے
اور ان لوگوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے، جو ہمارے بھائی ہیں۔
پھر وہ ان سے لڑیں گے، لشکر کا تیسرا حصہ شکست کھا کر بھاگے گا،

اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا، تیسرا حصہ قتل کیا جائے گا، وہ اللہ کے ہاں سب سے افضل شہید ہونگے اور تہائی حصہ فتح پائے گا، جو پھر کبھی فتنے میں مبتلا نہ ہونگے۔ وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے، وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور انھوں نے اپنی تلواریں زیتون کے ساتھ لٹکا دی ہونگی کہ اچانک ان میں شیطان چیخ کر کہے گا: بلاشبہ مسیح دجال تمہارے گھروں تک پہنچ گیا ہے۔ وہ وہاں سے نکل پڑیں گے، لیکن یہ بات جھوٹی ہوگی، پھر جب وہ شام آئیں گے تو اس (دجال) کا خروج ہوگا۔ پھر جب وہ قتال کی تیاری کر کے صفیں درست کریں گے، نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی، تو عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور ان کی امامت کروائیں گے۔ پھر جب اللہ کا دشمن انھیں دیکھے گا تو نمک کے پانی میں گھلنے کی مانند گھل جائے گا، پھر اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اسی حالت پر بھی چھوڑ دیں تو پگھل کر ہی ہلاک ہو جائے۔ لیکن اللہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے اسے قتل کروائے گا، پھر وہ مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔“

168- ﴿ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ

عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ کی تفسیر کیا ہے؟

﴿ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ

أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ [الشعراء: 222, 221]

”کیا میں تمہیں بتاؤں شیاطین کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر زبردست

جھوٹے، سخت گناہ گار پر اترتے ہیں۔“

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ﴾ ”هَلْ أُخْبِرُكُمْ“ (کیا میں تمہیں خبر دوں) کے معنی

میں ہے۔ ﴿أَفَاثَك﴾ یعنی اپنی بات میں جھوٹا اور ﴿أَثِيم﴾ اپنے افعال میں فاجر ہے۔

پھر جس شخص میں مذکورہ صفات وافر ہوں۔ اس پر شیاطین کا نزول ہوتا ہے،

اس لیے اس کی حالت شیطان کے مشابہ ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی صفات میں اس

(شیاطین) کے قریب ہو جاتا ہے۔ بذات خود شیاطین کے لیے غلبہ نہیں ہے، وہ اللہ

کے نیک بندوں پر غلبہ نہیں پا سکتے، بلکہ فسق و فجور میں مبتلا افراد پر ہی غالب آتے ہیں۔

مذکورہ آیت رب العالمین کی راہ سے دور ہونے والوں کے شیطان کے

قریب ہونے کی دلیل ہے۔^①

169- ﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ﴾ کی کیا تفسیر ہے؟

﴿وَإِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا

تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۚ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ وَ

كَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا﴾ [الإسراء: 26، 27]

”اور رشتے دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو اور مت بے

جا خرچ کر، بے جا خرچ کرنا۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے

ہمیشہ سے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان ہمیشہ سے اپنے رب کا

بہت ناشکر ہے۔“

① تفسیر القرآن العظیم [341/3]

﴿وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِيرًا﴾ میں فضول خرچی سے ممانعت ہے۔ ”تبذیر“ ناحق کاموں میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں، لہذا اگر وہ اپنا سارا مال خیر کے کام میں خرچ کرے تو اسے ”مبذر“ (فضول خرچ) نہیں کہیں گے۔^①

اگر وہ حرام میں ایک درہم بھی خرچ کرے گا تو فضول خرچ ہوگا۔
﴿إِنَّ الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ﴾ میں فضول خرچوں کو شیاطین کے بھائی قرار دینے سے مراد ان لوگوں کے فضول خرچی، بیوقوفی، اللہ کی نافرمانی اور معاصی کے ارتکاب میں شیاطین کے مشابہ ہونا ہے، اسی لیے فرمایا: ”اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے“ یعنی انکاری ہے اس لیے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے نعمت کی، لیکن اس نے کفرانِ نعمت کا ارتکاب کیا۔

170- کیا کافروں نے یہ بھی کہا ہے کہ ”قرآن شیطان کی طرف سے ہے؟“

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ﴾ [التکویر: 25]

”اور وہ ہرگز کسی مردود شیطان کا کلام نہیں۔“

یعنی یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں ہے، یعنی نہ تو وہ اس کا متحمل ہو سکتا ہے نہ اس کا ارادہ رکھتا اور نہ اس قابل ہے، جیسے اللہ نے فرمایا:

﴿وَمَا تَنْزَلَتْ بِهِ الشَّيْطَانُ﴾ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمْعَزُولُونَ﴾ [الشعراء: 210-212]

”اور اسے لے کر شیاطین نہیں اترے۔ اور نہ یہ ان کے لائق ہے اور نہ وہ یہ کر سکتے ہیں۔ بلاشبہ وہ تو سننے ہی سے الگ کیے ہوئے ہیں۔“

171- کیا شیطان فطرت میں خرابی کا سبب بنتا ہے؟

ہاں، عیاض بن حمار المجاشعی سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا، جس کا کچھ اقتباس مندرجہ ذیل ہے:

«أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا، كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَالًا، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا»^①

”خبردار! بلاشبہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں وہ باتیں سکھاؤں، جن سے تم ناواقف ہو جو اللہ نے مجھے آج سکھائی ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہر مال جو میں بندے کو عطا کروں وہ حلال ہے اور بلاشبہ ان کے پاس شیطان آتے ہیں، جو انہیں ان کے دین سے پھیرتے ہیں اور ان پر میری حلال کردہ چیزوں کو حرام کر دیتے ہیں اور ان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ اس کو شریک ٹھہرائیں، جس کی میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔“

① صحیح مسلم [2197/4] رقم الحدیث [2865] سنن النسائي [26/5] صحیح

ابن حبان [425/2]

172- میں کیسے اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ رکھ سکتا ہوں؟

اللہ کے ذکر سے، سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَىٰ بْنَ زَكَرِيَّا بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا، وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا» وَذَكَرَ مِنْهَا: «وَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ، فَإِنَّ مَثْلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّىٰ إِذَا أَتَىٰ عَلَىٰ حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ، كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ»^①

”بلاشبہ اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات سکھائے، تاکہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیں (پانچ میں سے) ایک بات یہ تھی:

”اور میں تمہیں اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں اس (ذکر) کی مثال اس آدمی جیسی ہے، جس کے تعاقب میں دشمن بڑی تیزی سے نکلا، لیکن وہ ایک مضبوط قلعے میں آیا اور اپنی ذات کو ان سے محفوظ کر لیا۔ اسی طرح سے بندہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی کام کے ساتھ اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا۔“

ذکر کے الہی فوائد بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً:

① ذکر شیطان کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔

- ② اس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔
 - ③ دل سے فکر و غم کو زائل کرتا اور اسے سرور اور چستی دلاتا ہے۔
 - ④ قلب و بدن کو تقویت پہنچاتا ہے۔
 - ⑤ چہرے کو منور کرتا ہے۔
 - ⑥ رزق کی کشادگی کا ذریعہ ہے۔
 - ⑦ ذکر کرنے والے کو اللہ رب، مٹھاس اور تروتازگی کا لباس پہناتا ہے۔
 - ⑧ بندے کو اپنی محبت عطا کرتا ہے۔^①
- ذکر دل کے لیے ایسے ہی ہے، جیسے مچھلی کے لیے پانی۔ مچھلی کو جب پانی سے باہر نکال دیا جائے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ ذکر دل کو پاکیزگی کا وارث بناتا ہے۔ غفلت کی وجہ سے زنگ آلود دل کی صفائی اس ذکر اور استغفار ہی سے ہوتی ہے۔ بندے اور اس کے رب کے درمیان وحشت کا معاملہ اس سے زائل ہو جاتا ہے۔ ذکر کی بدولت فرشتے اترتے ہیں اور یہ اللہ کی راہ میں تلوار چلانے کے برابر ہے۔ جو کثرت سے ذکر کرے گا، وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔^②

173- مجھے شیاطین سے ڈر لگتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

درج ذیل دعا بہ کثرت پڑھو، سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ»^③

① الوابل الصیب لابن القيم [ص: 5]

② یہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔

③ سنن أبي داود [89/2] رقم الحديث [1537] امام حاکم اور امام ذہبی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

”اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے ہی کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔“

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانٍ وَ أَحْزَابِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ، أَنْ يُفَرِّطُوا عَلَيَّ وَأَنْ يَطْغَوْا، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ»⁽¹⁾

”اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کے رب، تو فلاں اور اس کے لشکروں اور اس جیسے دیگر جن و انس کے مجھ پر زیادتی اور سرکشی کرنے سے میرا محافظ بن جا۔ تیری پناہ غالب ہے، تیری ثنا کا بڑا مقام ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ»⁽²⁾

”اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے! جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے۔ اے اللہ! انھیں شکست دے اور انھیں تباہ کر دے۔“

سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(1) الأدب المفرد [707] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”الأدب المفرد“ رقم الحديث [545] میں صحیح کہا ہے۔

(2) صحیح مسلم [1362/3] رقم الحديث [1742]

﴿اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ﴾⁽¹⁾

”اے اللہ! مجھے ان کے مقابلے میں کافی ہو جا، جیسے تو چاہے۔“

174- وہ کون ہے جسے اللہ نے شیطان سے پناہ دی؟

وہ عمار بن یاسر ہیں۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

علقمہ رحمۃ اللہ علیہ شام گئے۔ وہاں جب مسجد میں داخل ہوئے تو انھوں نے دعا کی: اے اللہ مجھے نیک ہم مجلس نصیب فرما۔ پھر وہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کن لوگوں سے ہیں؟ انھوں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انھوں نے کہا: کیا تم میں اُس راز والا موجود نہیں، جس راز کو اس کے بغیر کوئی نہیں جانتا؟ (وہ اس سے مراد حذیفہ رضی اللہ عنہ لے رہے تھے) علقمہ کہتے ہیں: میں نے کہا: کیوں نہیں، وہ ہم میں موجود ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: کیا تم میں وہ جن کو اللہ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے محفوظ رکھا، یعنی عمار رضی اللہ عنہ موجود نہیں؟ میں نے کہا: وہ بھی موجود ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: کیا تم میں وہ موجود نہیں جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک، تکیے اور چارپائی کا انتظام کرنے والے تھے؟ علقمہ کہتے ہیں:

میں نے کہا: وہ بھی ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: عبد اللہ رضی اللہ عنہ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى؟ کیسے پڑھتے تھے، میں نے کہا: ﴿وَالذِّكْرِ وَالْأَنْثَى﴾ انھوں نے کہا: یہ لوگ میرے ساتھ (اس معاملے میں) مشغول رہیں گے، حتیٰ کہ مجھے اس چیز سے پھسلا دیں، جسے میں نے خود رسول اللہ سے سنا۔⁽²⁾

⁽¹⁾ صحیح مسلم [2300/3] رقم الحدیث [3005]

⁽²⁾ صحیح البخاری، رقم الحدیث [62] کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب

عمار و حذیفہ، رقم الحدیث [20]

175- کونسا عمل شیطان پر لوہے سے زیادہ شدید ہے؟

تشہد میں انگشتِ شہادت کو حرکت دینا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اس پر نظر رکھتے۔ پھر انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ»⁽¹⁾

”یہ شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔“ یعنی دورانِ تشہد انگشتِ شہادت کو حرکت دینا۔

176- شیطان مجھ سے کیسے دور ہو سکتا ہے؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ يَعْزِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ: بِاسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. يُقَالُ لَهُ: هُدِيتَ، وَكُفِّيتَ، وَوُقِّيتَ، وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ»⁽²⁾

”جس شخص نے گھر سے نکلتے ہوئے کہا: ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ کے سوا نہیں ہے) اسے کہا جاتا ہے: تو ہدایت دیا گیا، تو کفایت کیا گیا اور تو بچایا گیا اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔“

(1) صفة الصلاة [ص: 140]

(2) صحيح الجامع الصغير، رقم الحديث [2419] سنن أبي داود مع عون المعبود

[437,5073/13] سنن الترمذي، رقم الحديث [154,3486/5]

177- نماز کے سترے کے ساتھ شیطان کا کیا تعلق ہے؟

سیدنا سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَذْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ »^①

”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو۔ شیطان اس پر اس کی نماز کو نہیں کاٹے گا۔“

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ »^②

”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے اور حسبِ طاقت اسے روکے، پھر اگر وہ انکار کرے تو وہ اس سے لڑائی کرے، کیوں کہ وہ شیطان ہے۔“

ان دونوں روایتوں کی روشنی میں ثابت ہوا کہ سترہ رکھنا ضروری ہے، وگرنہ شیطان نماز کو کاٹ دیتا ہے۔

178- کیا زوجیت کے راز کو افشا کرنا شیطان کی طرف سے ہے؟

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں

① سنن النسائي، رقم الحديث [723] المستدرک للحاکم [251/1] سنن أبي

داود، رقم الحديث [388,681]

② صحيح مسلم [505,362/1] مختصر صحيح مسلم، رقم الحديث [338]

اور دیگر مرد اور عورتیں بھی وہاں بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَعَلَّ رَجُلًا يَقُولُ مَا يَفْعَلُهُ بِأَهْلِيهِ، وَلَعَلَّ امْرَأَةً تُخْبِرُ بِمَا فَعَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا» فَأَرَمَ الْقَوْمُ (أَي سَكَتُوا) فَقُلْتُ: إِي وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ، وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلُونَ، قَالَ: «فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِثْلُ الشَّيْطَانِ لَقِيَ شَيْطَانَهُ فِي طَرِيقٍ فَغَشِيَهَا، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ»^①

”شاید کوئی آدمی اپنی اہلیہ کے ساتھ کرنے والے معاملے کو بیان کرتا ہو؟ شاید کوئی عورت اپنے خاوند کے ساتھ کرنے والے معاملے کو بیان کرتی ہو؟ سبھی لوگ خاموش رہے۔ میں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول! یقیناً وہ ایسے کرتی ہیں اور یقیناً وہ مرد بھی ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، بلاشبہ اس کی مثال شیطان جیسی ہے، جو کسی راستے میں کسی شیطانہ کو ملتا اور لوگوں کے سامنے ہی اس کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے۔“

179- کیا شیطان آسمان میں فرشتوں کے درمیان گردش کرنے والی خبروں کی، نبی ﷺ کی بعثت کے بعد، کوئی پہچان رکھتا ہے؟

نہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ﴾ [الحجر: 17]

”اور ہم نے اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔“

یعنی اللہ نے آسمان کی حفاظت کے لیے شہابے پیدا کیے، جو سرکش شیاطین سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، تاکہ وہ ملا اعلیٰ کی بات کی سماعت سے محروم رہیں۔ جو شیطان سرکشی اختیار کرے اور بات کو چرانے کے لیے ان سے آگے بڑھے، اس کے پاس واضح شہابیہ آتا اور اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔ کبھی کبھار وہ اپنے سے نچلے تک کوئی کلمہ القا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ دوسرا اسے لیتا اور اپنے دوست تک پہنچا دیتا ہے۔

180- بیعت عقبہ میں شیطان نے کیا کارنامہ کیا؟

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو شیطان نے گھاٹی کی بلندی سے نہایت بلند آواز کے ساتھ پکارا کہ خیمے والو! کیا محمد ﷺ سے نمٹو گے؟ اس وقت بے دین اس کے ساتھ ہیں اور وہ تم سے لڑنے کے لیے جمع ہیں۔ کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«هَذَا أَزْبُ الْعَقَبَةِ، هَذَا ابْنُ أَزَيْبٍ، قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: وَيُقَالُ: ابْنُ أَزَيْبٍ: أَتَسْمَعُ، أَيُّ عَدُوِّ اللَّهِ، أَمَّا وَاللَّهِ لَا فُرْغَنَ لَكَ»^①

”یہ اس گھاٹی کا زہریلہ ہے، یہ سانپ کا بچہ ہے۔ ابن ہشام نے کہا (ابن ازیب کو) ابن ازیب کہا جاتا ہے۔ کیا تو سن رہا ہے؟ اللہ کی قسم! اللہ کے دشمن! میں تیرے لیے جلد ہی فارغ ہو رہا ہوں۔“

181- معرکہ بدر میں شیطان نے مسلمانوں کے ساتھ کیا؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ اَمْنَةً مِّنْهُ وَ يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَ يُذْهِبَ عَنْكُم رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَ لِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴾ [الأنفال: 11]

”جب وہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا، اپنی طرف سے خوف دور کرنے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی اتارتا تھا، تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطان کی گندگی دور کرے اور تاکہ تمہارے دلوں پر مضبوط گرہ باندھے اور اس کے ساتھ قدموں کو جمادے۔“

مذکورہ آیت میں اللہ مسلمانوں کو وہ انعام یاد دلا رہے ہیں، جو اس نے ان پر اونگ ڈال کر کیا، جو ان کے لیے امان کا پروانہ ثابت ہوئی اور ان پر دشمن کی کثرت کا خوف نہ رہا۔

﴿ وَ يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً ﴾ یعنی معرکہ بدر میں مسلمانوں اور پانی کے درمیان ریت کے ڈھیر تھے اور مسلمانوں کو سخت کمزوری نے آلیا، شیطان نے ان کے دلوں میں غصہ ڈال دیا۔ وہ ان میں یہ وسوسہ ڈال رہا تھا کہ تم سمجھتے ہو کہ ہم اللہ کے ولی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول بھی ہے، پھر بھی مشرکین پانی کے حصول میں تم پر غالب آ گئے ہیں اور تم بغیر طہارت کے نماز پڑھو گے۔ پس اللہ نے ان پر شدید بارش برسائی، مسلمانوں نے پانی پیا اور پاکیزگی حاصل کی، اللہ نے ان سے شیطان کی گندگی کو دور کیا۔ ریت بارش کی وجہ سے جم گئی۔ لوگ اور جانور آسانی سے چلنے لگے۔⁽¹⁾

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمْ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتَيْنِ
نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا
تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ [الأنفال: 48]

”اور جب شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال خوش نما بنا دیے اور کہا
آج تم پر لوگوں میں سے کوئی غالب آنے والا نہیں اور یقیناً میں تمہارا
حمایتی ہوں، پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ
اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹا اور اس نے کہا: بے شک میں تم سے بری
ہوں، بے شک میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں، جو تم نہیں دیکھ رہے۔
بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ بہت سخت عذاب والا ہے۔“

شیطان نے ان کے لیے وہ چیز خوبصورت بنا کر پیش کی، جسے وہ لائے
تھے اور انھیں یہ لالچ دیا کہ آج انسانوں میں ان پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور
اس نے ان سے خوف و ہراس کو ختم کیا اور کہا: میں تمہیں پناہ دینے والا ہوں۔

ابلیس بدر کے دن اپنے ساتھ شیاطین کے ایک لشکر میں، بنو مدلج کے
ایک آدمی سراقہ بن مالک بن جعشم کی صورت میں آیا، اس نے مشرکین سے
کہا: ﴿لَا غَالِبَ لَكُمْ﴾ پھر جب لوگوں نے صفیں بنائیں تو ابو جہل نے کہا:
اے اللہ! جو ہم میں سے حق کے زیادہ قریب ہے، اس کی مدد کر۔ رسول اللہ ﷺ
نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے میرے رب! اگر آج یہ جماعت
ہلاک ہوگئی تو کبھی تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا:
آپ ﷺ مٹی کی ایک مٹھی لیں۔ آپ ﷺ نے مٹی کی ایک مٹھی لی اور اسے

مشرکین کے چہروں پر پھینکا، کوئی مشرک ایسا نہ بچا کہ جس کی آنکھوں، نتھنے اور منہ میں اس مٹی کا کچھ نہ کچھ حصہ پڑا ہو، پس وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، حضرت جبریل علیہ السلام ابلیس کی طرف آئے، پھر جب ابلیس نے انھیں دیکھا، اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا، اس نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنے لشکر سے پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ اسے ایک آدمی نے کہا: سراقہ! کیا تو نے اس بات کا اظہار نہ کیا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں؟ اس نے کہا: میں یقیناً تم سے بری ہوں، کیوں کہ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

182- کیا شیطان کے اولیا ہوتے ہیں؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَائَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَ خَافُونَ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: 175]

”یہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تو تم ان سے

مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو، اگر تم مومن ہو۔“

یعنی وہ تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے اور تمہیں یہ وہم دلاتا ہے کہ

وہ بڑے طاقتور اور خطرناک ہیں۔

﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ وَ خَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ یعنی جب وہ تمہارے

لیے کسی چیز کو مزین کرے اور تمہیں وہم دلائے تو تم مجھ پر توکل کرو اور میری

پناہ مانگو، کیوں کہ میں ہی تمہیں کفایت کرنے والا اور ان کے خلاف تمہاری مدد

کرنے والا ہوں۔

183- کیا موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت ایک قبیلہ آدمی کو قتل کیا تو

اس میں شیطان کا کوئی دخل تھا؟

اس کا جواب قرآن کی اس آیت میں ہے:

﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ﴾ [القصص: 15]

”اور وہ شہر میں اس کے رہنے والوں کی کسی قدر غفلت کے وقت داخل ہوا تو اس میں دو آدمیوں کو پایا کہ لڑ رہے ہیں، یہ اس کی قوم سے ہے اور یہ اس کے دشمنوں میں سے ہے۔ تو جو اس کی قوم سے تھا، اس نے اس سے اس کے خلاف مدد مانگی جو اس کے دشمنوں سے تھا، تو موسیٰ نے اسے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ کہا یہ شیطان کے کام سے ہے، یقیناً وہ کھلم کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے۔“

یعنی موسیٰ دوپہر یا مغرب و عشا کے درمیانی وقت میں شہر میں داخل ہوئے۔ انھوں نے دو آدمیوں کو باہم لڑتے، مارتے اور جھگڑتے پایا۔ ﴿هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ﴾ پہلا اسرائیلی اور دوسرا قبیلہ تھا۔ اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی۔ موسیٰ علیہ السلام نے موقع دیکھا، جو لوگوں کی غفلت کا وقت تھا۔ ﴿فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَىٰ عَلَيْهِ﴾ اسے مکا مارا اور اس کا کام تمام ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ شیطان کے عمل سے ہے، بلاشبہ وہ واضح گمراہ کن دشمن ہے۔

184- سلیمان علیہ السلام کے کون سے لشکر تھے؟ کیا ان میں سے جن

بھی تھے؟

﴿وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ

يُوزَعُونَ﴾ [النمل: 17]

”اور سلیمان کے لیے اس کے لشکر جمع کیے گئے، جو جنوں اور انسانوں

اور پرندوں سے تھے، پھر وہ الگ الگ تقسیم کیے جاتے تھے۔“

یعنی سلیمان علیہ السلام کے لیے جنوں، انسانوں اور پرندوں سے ان کے لشکر جمع کیے گئے۔ وہ ان میں ایک عظیم الشان اور بہت بڑے انسانوں کے لشکر میں سوار ہو کر آئے۔ انسان ہی ان کے زیادہ قریب ہوتے تھے، جن ان کے بعد والے مرتبے پر تھے اور پرندوں کا الگ ایک مقام تھا۔ گرمی کے موسم میں وہ پرندے ان پر اپنے پروں سے سایہ کرتے تھے۔

﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ وہ ایک ترتیب سے رہتے تھے، تاکہ چلنے میں وہ

آگے پیچھے نہ ہوں، جیسا آج کے دور کے بادشاہ کرتے ہیں۔

185- سلیمان علیہ السلام کا جنات اور جادو کے ساتھ کیا واقعہ ہے؟

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَ اتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَ مَا كَفَرَ

سُلَيْمَانُ وَ لَكِنَّ الشَّيْطَانِ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَا

أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ وَ مَا يُعَلِّمَنِ

مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿البقرة: 102﴾

”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے، مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ جس نے اسے خریدا، آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔“

یعنی سلیمان علیہ السلام کے دور میں شیاطین آسمان کی طرف چڑھتے اور ایسی جگہوں میں بیٹھ جاتے، جہاں سے فرشتوں کی باتیں سن سکیں، پھر وہ فرشتوں کا

کلام سنتے اور جو زمین میں موت یا غیب یا کوئی اور معاملہ ہونا ہوتا سن لیتے، پھر کاہنوں کے پاس آتے اور انھیں خبر دیتے تھے، کاہنوں کو جب وہ بات بتائی جاتی تو وہ اس کے مطابق لوگوں کو خبر دیتے، جو سچ ثابت ہوتیں اور لوگوں کا ان پر اعتماد بڑھ جاتا، حتیٰ کہ جب فرشتوں نے ان کی اس کارروائی کا سدباب کیا تو کاہنوں نے لوگوں سے جھوٹ بولنا شروع کر دیا اور ایک بات کی ستر بنا ڈالیں، پھر سلیمان علیہ السلام نے ان کی تمام کتابوں کو جمع کرنے کے بعد اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا۔ کسی شیطان میں کرسی تک پہنچنے کی قدرت نہ تھی، کیوں کہ اسے جل جانے کا خدشہ تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کہے گا کہ شیاطین غیب کا علم رکھتے ہیں، میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ پھر جب سلیمان علیہ السلام فوت ہوئے۔ شیاطین نے کرسی کے نیچے زمین کو کھودا اور وہ کتابیں نکال لیں اور لوگوں سے کہنے لگے: سلیمان علیہ السلام انسانوں، جنوں اور پرندوں کو جادو کے ساتھ کنٹرول کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ سلیمان علیہ السلام جادوگر تھے۔ یہاں تک کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو شیاطین کے لیے آسمان کی طرف خبریں جاننے کے لیے چڑھنے کے راستے مسدود ہو گئے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”آصف“ سلیمان علیہ السلام کا کاتب تھا اور وہ اللہ کا اسم اعظم جانتا تھا۔ وہ سلیمان علیہ السلام کے حکم کے مطابق ہر چیز لکھتا اور اسے ان کی کرسی تلے دفن کر دیتا تھا، پھر جب سلیمان علیہ السلام فوت ہوئے، شیاطین نے وہ سب کچھ نکال لیا، پھر انھوں نے دوسطروں کے درمیان سحر و کفر کی باتیں لکھیں اور کہنے لگے: یہ وہ چیز ہے، جسے وہ کام میں لاتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر جاہل لوگوں نے انھیں کفر کی طرف منسوب کیا اور گالیاں دیں، ان کے

مقابلے میں علما کھڑے ہو گئے، لیکن جاہل اپنے کام سے باز نہ آئے، حتیٰ کہ اللہ نے محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل کیا۔

186- کیا جن سلیمان علیہ السلام کی خدمت کیا کرتے تھے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَن يَزِغُ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ﴾ [سبأ: 12]

”اور سلیمان کے لیے ہوا کو (تابع کر دیا)، اس کا صبح کا چلنا ایک ماہ کا اور شام کا چلنا ایک ماہ کا تھا اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہایا اور جنوں میں سے کچھ وہ تھے، جو اس کے سامنے اس کے رب کے اذن سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو ہمارے حکم سے کجی کرتا، ہم اسے بھڑکتی آگ کا کچھ عذاب چکھاتے تھے۔“

اور اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةٌ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّو كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ﴾ [سبأ: 14]

”پھر جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ کیا تو انھیں اس کی موت کا پتا نہیں دیا مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اس کی لاٹھی کھاتا رہا، پھر جب وہ گرا تو جنوں کی حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے

ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں نہ رہتے۔“

جب اللہ نے داود علیہ السلام پر اپنے انعام کا ذکر کیا تو ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو عطا کردہ اپنے انعامات کا ساتھ ہی ذکر کیا۔ یعنی ہوا کو مسخر کرنے اور اس (ہوا کا) ان کے تخت کو اٹھانے کا اور اس کے ایک مہینے کی رفتار سے آنے جانے کا ذکر کیا۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

”وہ اپنے تخت پر دمشق سے نکلتے اور اصطر نامی جگہ پر اترتے تھے۔ وہاں صبح کا کھانا کھاتے اور ہوا ہی میں اصطر سے جاتے اور رات کابل میں گزارتے، دمشق اور اصطر کے درمیان تیز رفتار سوار کے لیے ایک مہینے کا فاصلہ ہے، اسی طرح سے اصطر اور کابل کے درمیان بھی ایک مہینے کا فاصلہ ہے۔“

﴿ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ أَنْ لَوْ كَانَُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴾ [سبأ: 14]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ذکر کرتے ہیں کہ کیسے سلیمان علیہ السلام فوت ہوئے اور کیسے اللہ نے ان جنوں پر ان کی موت کو مخفی رکھا جو مشقت والے کاموں میں ان کے لیے مسخر و تابع کیے گئے تھے، کیوں کہ وہ ابن عباس، مجاہد، حسن اور قتادہ وغیرہ رحمہم اللہ کے قول کے مطابق تقریباً ایک سال کی طویل مدت تک اپنی لاٹھی پر ٹیک لگائے (حالتِ موت میں بھی) قائم رہے۔ پھر جب اسے زمین کے کیڑے یعنی دیمک نے کھایا تو وہ کمزور ہوئی اور زمین کی طرف گر گئی۔ جن وانس پر یہ

بات بھی عیاں ہوگئی کہ جناب بھی غیب نہیں جانتے، جب کہ وہ اس کا دعویٰ کرتے اور لوگوں کو وہم دلاتے ہیں۔⁽¹⁾

187- کیا یہ سچ ہے کہ انبیا کے بھی دشمن ہوتے تھے اور کیا وہ انسانوں سے تھے یا جنوں سے؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ﴾ [الأنعام: 112]

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو دشمن بنا دیا، ان کا بعض بعض کی طرف ملمع کی ہوئی بات دھوکا دینے کے لیے دل میں ڈالتا رہتا ہے اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس چھوڑ انھیں اور جو وہ جھوٹ گھڑتے ہیں۔“

یعنی اے محمد ﷺ! جیسے ہم نے آپ کے کچھ دشمن بنائے، جو آپ کی مخالفت اور آپ ﷺ سے عداوت رکھتے ہیں، بایں طور ہم نے آپ ﷺ سے قبل آنے والے ہر نبی کے لیے دشمن ٹھہرائے، اس لیے آپ ﷺ کو ان کی دشمنی پریشان نہ کرے، جیسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًّا وَنَصِيرًا﴾ [الفرقان: 31]

(1) تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ سبأ [آیت: 14]

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے کوئی نہ کوئی دشمن بنایا اور تیرا رب ہدایت دینے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔“
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ﴾ سے معلوم ہوا کہ ان کے دشمن جنوں اور انسانوں دونوں ہی سے شیطان تھے۔

188- کیا ملکہ سبا کے لیے سورج کو سجدہ کرنے کو شیطان نے مزین کیا تھا؟

ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَجَدْتَهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ﴾
[النمل: 24]

”میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال مزین کر دیے ہیں، پس انھیں اصل راستے سے روک دیا ہے، پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔“

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [سبا: 20]

”اور بلاشبہ یقیناً ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچا کر دکھایا تو مومنوں کے ایک گروہ کے سوا وہ سب اس کے پیچھے چل پڑے۔“

جب اللہ تعالیٰ نے ملکہ سبا کا قصہ ذکر کیا کہ وہ اور اس کے پیروکار خواہشات کے پجاری اور دعوتِ حق کے انکاری تھے تو ان لوگوں اور ان جیسی صفات کے حامل لوگوں کے بارے میں خبر دی کہ ان لوگوں پر ابلیس نے اپنا گمان سچ کر دکھایا۔

189- کیا ابلیس ہی ابراہیم علیہ السلام اور ان کے باپ کے درمیان عناد کا باعث تھا؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا بَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۖ يَا بَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا﴾ [مریم: 44، 45]

”اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر، بے شک شیطان ہمیشہ سے رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تجھ پر رحمان کی طرف سے کوئی عذاب آپڑے، پھر تو شیطان کا ساتھی بن جائے۔“

یعنی تو اپنے شرک اور اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے شیطان کا دوست بن جائے گا، پھر ابلیس کے سوا تیرا کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار اور نہ کوئی فریاد رس، جب کہ ابلیس کے پاس کسی معاملے کا کوئی اختیار ہے اور نہ اس کے علاوہ کسی کے پاس۔ (سوائے اللہ کے)

بلکہ تیرا اپنے رب کی اطاعت کرنا ہی اس کے عذاب سے تیرے لیے

بچاؤ کا موجب ہے تو اپنے ان بتوں کی عبادت کر کے ابلیس کی اطاعت نہ کر، بلاشبہ ابلیس ہی اس کام کی طرف دعوت دیتا اور اس سے خوش ہوتا ہے۔
﴿فَتَكُونُ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا﴾ یعنی ابلیس کی ذات کے سوا نہ کوئی تیرا دوست ہوگا نہ مددگار اور نہ کوئی فریادرس، جب کہ اس سے کچھ نہ بن پائے گا، جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

190- کیا سیدنا ایوب علیہ السلام کی بیماری اور آزمائش میں شیطان کا کوئی دخل تھا؟

بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ شیطان کا ایوب علیہ السلام کو چھونا ان کے بدن پر تسلط کے دوران تھا۔ جب ابلیس نے اللہ سے یہ کہتے ہوئے دعا کی: ”اے میرے رب! مجھے ان کے بدن پر مسلط کر“ اللہ نے فرمایا: تحقیق میں نے تجھے ان کے بدن پر سوائے زبان، دل اور نگاہ کے مسلط کر دیا ہے۔ پھر اس ملعون نے ان کے جسم پر کچھ جھاڑ پھونک کی، جس سے ان کے بدن میں کئی پھوڑے بن گئے۔ انھوں نے ان پر اپنے ناخنوں کے ساتھ خارش کی تو ان سے خون نکل آیا، پھر ٹھیکری یعنی پکی مٹی کے ساتھ خارش کی تو گوشت گرنے لگا۔ اس وقت انھوں نے کہا: ﴿مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ﴾ مجھے شیطان نے چھوا ہے۔^①
فرمان الہی ہے:

﴿وَإِذْ كُنَّا عَبْدًا لَّيُوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ

① جامع البيان للطبري [166/23] الجامع لأحكام القرآن للقرطبي [208/15]

تفسير القرآن العظيم لابن كثير [40/4]

بِنْصَبٍ وَعَذَابٍ ﴿[ص: 41]

”اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کر، جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک شیطان نے مجھے بڑا دکھ اور تکلیف پہنچائی ہے۔“

اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول ایوب علیہ السلام اور ان کی آزمائش کا ذکر کر رہے ہیں۔ ان کی آزمائش اس قدر شدید تھی کہ پورے بدن سے صرف ان کا دل محفوظ تھا اور متاع دنیا سے صرف ان کی بیوی، جو ان کی خدمت گار تھی۔ جب مرض لمبا ہو گیا (تقریباً 18 سال) تو انھوں نے اپنے رب سے یہ دعا کی:

﴿إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ﴾ ایک قول کے مطابق ”بِنْصَبٍ فِي مَالِي“ اور ”عَذَابٍ فِي بَدَنِي“۔ پھر اسی وقت ارحم الراحمین نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انھیں حکم دیا کہ وہ اٹھیں اور غسل کریں۔ ان کے ایسا کرنے سے ظاہری بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں، پھر اللہ نے انھیں حکم دیا، انھوں نے ایک دوسری جگہ زمین پر پاؤں مارا، اللہ نے وہاں سے ایک اور چشمہ جاری کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ اس سے پانی پیئیں، اس سے ان کی (اندرونی) بیماری زائل ہو گئی۔

191- کیا شیطان ہی نے عاد و ثمود کے لیے معصیت کو مزین کیا تھا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَعَادًا وَثَمُودًا وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسْكِنِهِمْ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ﴾

[العنکبوت: 38]

”اور عاد اور ثمود کو (ہم نے ہلاک کیا) اور یقیناً ان کے رہنے کی کچھ جگہیں تمہارے سامنے آچکی ہیں اور شیطان نے ان کے لیے ان کے کام مزین کر دیے، پس انھیں اصل راستے سے روک دیا، حالانکہ وہ بہت سمجھ دار تھے۔“

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ رسولوں کی تکذیب کرنے والی امتوں کے بارے خبر دیتے ہیں کہ کیسے اس نے انھیں ہلاک کیا اور ان پر کئی قسموں کے عذاب مسلط کیے اور ان سے انتقام لیتے ہوئے ان کا مواخذہ کیا۔ پس ہود علیہ السلام کی قوم عاد، یمن کے جنوب میں حضرموت کے قریب احقاف نامی بستی میں آباد تھی اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود، وادی قرئی میں آباد تھی۔ عرب لوگ ان کے مسکن سے واقف ہیں۔ شیطان کے ان کے برے اعمال کو مزین کرنے ہی نے ان کو سیدھے راستے سے روکا تھا۔

192- کیا یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائیوں میں واقع ہونے والے معاملے میں شیطان کا کوئی دخل تھا؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قَالَ يَبْنَىٰ لَا تَقْصُصْ رَأْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ

كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ [یوسف: 5]

”اس نے کہا اے میرے چھوٹے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ تیرے لیے تدبیر کریں گے، کوئی بری تدبیر۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔“

یعنی سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ تو اسے اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، تاکہ وہ تیرے خلاف کوئی حیلہ نہ گھڑ لیں، جس میں وہ تجھے ہلاک کر دیں۔

اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اپنے معاملات کو پورا کرنے میں ”چھپانے“ کے ساتھ مدد حاصل کرو، اس لیے کہ ہر نعمت سے حسد کیا جاتا ہے۔ دوسری آیت میں خود یوسف علیہ السلام اس معاملے کو شیطان کا کارنامہ قرار دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ رَفَعَ أَبَوِيهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَ قَالَ يَأَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَ قَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَ جَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَ بَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴾ [یوسف: 100]

”اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور وہ اس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور اس نے کہا: اے میرے باپ! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے، بے شک میرے رب نے اسے سچا کر دیا اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا، جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمہیں صحرا سے لے آیا، اس کے بعد کہ شیطان نے میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا ڈال دیا۔ بے شک میرا رب جو چاہے اس کی باریک تدبیر کرنے والا ہے، بلاشبہ وہی سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔“

﴿أَبُوَيْه﴾ کے مفہوم میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ ان کی ماں زندہ تھی اور دوسرے یعقوب علیہ السلام تھے۔ دوسرا یہ کہ ان کی ماں اس سے قبل فوت ہو گئی تھیں اور یعقوب علیہ السلام کے ساتھ یوسف علیہ السلام کی خالہ تھیں۔

عرش پر بٹھانے سے مراد تخت پر بٹھانا ہے۔ ﴿خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا﴾ یعنی یوسف کو اس کے والدین اور باقی بھائیوں نے تعظیسی سجدہ کیا اور وہ گیارہ بھائی تھے۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ کو بتایا کہ یہ ہے میرے بیان کردہ خواب کی تعبیر، ان لوگوں کی شریعت میں یہ مشہور تھا کہ جب وہ کسی بڑے کو سلام کہتے تو اسے سجدہ بھی کرتے تھے، یہ کام آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت تک تو جائز رہا، لیکن اس امت کے لیے اسے حرام کر دیا گیا اور سجدہ صرف اللہ کی ذات کے لیے خاص کر دیا گیا۔ ﴿قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾ یعنی اللہ نے اسے صحیح اور سچا بنایا ﴿وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ﴾ یعنی دیہات سے اور وہ ارضِ فلسطین میں اقامت پذیر تھے۔ ﴿مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَعَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَ بَيْنَ إِخْوَتِي﴾ یعنی جب اس نے کسی کام کا ارادہ کیا، اللہ نے اس کے اسباب مہیا کیے، اس پر قدرت دی اور اسے آسان بنایا۔ ﴿إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ یعنی وہ اپنے بندوں کی مصلحتوں کو خوب جانتا اور اپنے اقوال و افعال اور فیصلوں میں بڑی حکمت والا ہے۔^①

193- سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے کون سے نو معجزات تھے؟ کیا انھوں نے ان پر جادو گر ہونے کی تہمت بھی لگائی تھی؟

اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

① تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ یوسف [آیت: 100]

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَمَسَّ لُبَّ ابْنِ إِسْرَءِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَمُوسَى مَسْحُورًا﴾

[الاسراء: 101]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں دیں، سو بنی اسرائیل سے پوچھ، جب وہ ان کے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا: یقیناً میں تو تجھے اے موسیٰ! جادو زدہ سمجھتا ہوں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح دلائل دے کر بھیجا، جو ان کی نبوت کی صداقت پر قطعی دلائل تھے اور انھیں فرعون کی طرف بھیجنے والی ہستی کی طرف سے دی جانے والی خبر کی صداقت پر بھی قطعی دلیل تھے اور وہ معجزات و دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

① لاٹھی ② ہاتھ ③ قحط سالی ④ سمندر ⑤ طوفان ⑥ ٹڈی ⑦ جوئیں ⑧ مینڈک ⑨ خون۔ یا علاحدہ علاحدہ آیات و نشانیاں تھیں۔ آیت میں مذکور لفظ ﴿مَسْحُورًا﴾ سے مراد ساحر ہے۔

194- سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ کیا قصہ ہے؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ مُوسَى اتَّقُوا اللَّهَ لِحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُونَ﴾ [یونس: 77]

”موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں (یہ) کہتے ہو، جب وہ تمہارے پاس آیا، کیا جادو ہے یہ؟ حالانکہ جادو گر کامیاب نہیں ہوتے۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ قصہ یہ ہے کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے ہر طرح سے چوکنا رہنے کی کوشش کی، پھر بھی وہ ان میں پلے بڑھے اور جوان ہوئے۔ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ان کے پاس سے نکلنے کا سبب پیدا کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت سے نوازا، تاکہ وہ فرعون کی طرف جائیں اور اسے دعوت حق دیں۔ یہ سب کچھ فرعون کی حکومت اور بادشاہی کے باوجود محض قدرت خداوندی سے ہوا، پھر موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسالت کا تاج پہنے اس کے پاس آئے۔ جب کہ ان کے بھائی ہارون کے سوا ان کا کوئی وزیر نہ تھا۔ فرعون نے سرکشی اور تکبر کیا۔ اسے حمیت اور خبیث نفس نے پکڑ لیا، اس نے اپنے منہ کو موڑ لیا اور طاقت کے بل بوتے پر اعراض کیا، اس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا، جس کا وہ حقدار نہ تھا، اس نے سرکشی اور بغاوت کو اپنایا اور بنی اسرائیل کے اہل ایمان گروہ کی توہین کی۔

اللہ نے اپنے رسول موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کی حفاظت کی۔ انھیں اپنی عنایت کے گھیرے میں رکھا اور ان کی ایسی آنکھ سے پہرے داری کی جو کبھی سوتی نہیں۔ حجت و دلیل کی پیشگی، بحث و تکرار اور نشانیوں کا ظہور یکے بعد دیگرے موسیٰ علیہ السلام نے پیش کیے، جنھیں دیکھ کر عقلیں دنگ رہ گئیں اور ذوی الالباب پر دہشت چھا گئی۔ یہ تو ایسی چیزیں تھیں جنھیں اللہ کا تائید یافتہ ہی لا سکتا تھا، لیکن فرعون اور اس کے پیروکاروں نے انکار، عداوت اور تکبر کی بنا پر ان سب چیزوں کی تکذیب کا پختہ ارادہ کر لیا، پھر اللہ نے ان پر نہ ٹلنے والا عذاب مسلط کر دیا اور ایک ہی صبح ان سب کو غرق کر دیا۔

فرمانِ الہی ہے:

﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[الأنعام: 45]

”تو ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی، جنہوں نے ظلم کیا تھا اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے۔“

195- سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پہلی بار اپنی لاٹھی کے حرکت میں آنے پر کیا کیا؟

ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَالْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَمُوسَى لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ﴾

[النمل: 10]

”اور اپنی لاٹھی پھینک۔ تو جب اس نے اسے دیکھا کہ حرکت کر رہی ہے، جیسے وہ ایک سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر لوٹا اور واپس نہیں مڑا۔ اے موسیٰ! مت ڈر، بے شک میں، میرے پاس رسول نہیں ڈرتے۔“

اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی ہاتھ سے زمین پر پھینکیں، تاکہ وہ ان کے لیے واضح دلیل بن جائے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر کام کرنے والا مختار کل اور ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ﴾ ”الْجَانُّ“ سانپوں کی ایک قسم ہے، جو حرکت میں سب سے تیز اور اضطراب میں سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ حدیث میں آیا ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔“

پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے اس کا معائنہ کیا، ﴿وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ﴾ یعنی شدتِ خوف سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! جو تو دیکھ رہا ہے، اس سے خوف نہ کھا، بلاشبہ میں تجھے اپنا رسول منتخب کرنا چاہتا ہوں اور تجھے قدر و منزلت والا نبی بنانا چاہتا ہوں۔
فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ﴾ [النمل: 13]

”تو جب ان کے پاس ہماری نشانیاں آنکھیں کھول دینے والی پہنچیں تو انھوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔“

انھوں (فرعون اور اس کا لشکر) نے اپنے جادو کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا چاہا، لیکن مغلوب ہوئے اور ذلیل ہو کر لوٹے۔

196- فرعون نے جادوگروں کی مدد سے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا کیسے مقابلہ کیا؟

فرمانِ الہی ہے:

﴿قَالُوا ارْجِهْ وَ أَخَاهُ وَ أَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ﴾

﴿يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ﴾ [الأعراف: 111, 112]

”انھوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو موخر رکھ اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے۔ کہ وہ تیرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے آئیں۔“

﴿ارْجِهْ﴾ یعنی اسے موخر کر یا روکے رکھ ﴿أَرْسِلْ﴾ یعنی بھیج دے۔

﴿فِي الْمَدَائِنِ﴾ یعنی اپنی بادشاہی کے تمام علاقوں میں ﴿حَشْرَيْنَ﴾ جو تیرے لیے تمام علاقوں سے جادوگروں کو جمع کریں گے۔

اس زمانے میں جادو بڑا عام تھا۔ اسی لیے ان میں سے بعض یہ عقیدہ اور بعض نے وہم کر لیا تھا کہ یقیناً جو چیز موسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ہیں، ان کے جادوگروں کی شعبدہ بازی کی طرح ہی ہے، اسی وجہ سے انھوں نے جادوگروں کو جمع کیا، تاکہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں، جیسا کہ اللہ نے فرعون کے بارے میں اپنی مقدس کتاب میں خبر دی ہے:

﴿يَمُوسَىٰ ۖ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرِ مِثْلِهِ ۖ فَأَجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۖ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ۖ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ﴾ [طہ: 57-60]

”اے موسیٰ! تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو مساوی ہو۔“

مزید فرمایا:

﴿وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ﴾ [الأعراف: 113]

”اور جادوگر فرعون کے پاس آئے، انھوں نے کہا: یقیناً ہمارے لیے ضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ فرعون اور ان جادوگروں نے جنہیں اس نے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے بلایا تھا، آپس میں یہ شرط طے کی کہ اگر وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے تو فرعون انہیں منہ مانگا انعام دے گا اور انہیں اپنے مقربین میں شامل کرے گا، پھر جب انہوں نے فرعون سے اس پر وثوق حاصل کر لیا تو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں آ کر بولے:

﴿قَالُوا يَمُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَ إِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ﴾

[الأعراف: 115]

”انہوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تو پھینکے، یا ہم ہی پھینکنے والے ہوں؟“

197- جادوگروں، جادو، فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا کیا قصہ ہے؟

ارشادِ ربانی ہے:

﴿قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَمُوسَىٰ﴾ [طہ: 57]

”کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں ہماری سرزمین

سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے اے موسیٰ؟“

اللہ تعالیٰ فرعون کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بلاشبہ اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، جب موسیٰ علیہ السلام نے اسے بڑی نشانی دکھائی، وہ بڑی نشانی، ان کا لاٹھی پھینکنا تھا، جو ایک بڑا سانپ بن جاتی اور اپنے پہلو سے ہاتھ کو نکالنا جو سورج کی مانند چمکنے لگتا تھا۔ فرعون نے یہ دیکھ کر کہا: یہ تو جادو ہے جو تو ہمیں مسحور کرنے کے لیے لایا ہے۔ اس کے ذریعے تو لوگوں پر حکومت چاہتا ہے، تیرا یہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔

﴿فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرِ مِثْلِهِ فَأَجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا

نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿طہ: 58﴾

”تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو مساوی ہو۔“
یعنی اے موسیٰ! ہمارے پاس بھی تیرے جادو جیسا جادو ہے، اس لیے تیرے پاس جو ہے، اس پر مغرور نہ ہو۔

﴿فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا﴾ یعنی ایک دن مقرر کرو، جس میں تم اور ہم اکٹھے ہوں اور کسی معین دن اور معین وقت میں ہم اس جادو کا مقابلہ کریں جو تو ہمارے پاس لایا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ﴿يَوْمَ الزَّيْنَةِ﴾ یعنی تہوار کا دن تمہارے لیے مقرر کرتے ہیں۔

﴿قَالُوا إِنَّ هَذِهِ لَسِحْرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجُكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿طہ: 63﴾

”کہا بے شک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور تمہارا وہ طریقہ لے جائیں جو سب سے اچھا ہے۔“

جادوگر آپس میں کہنے لگے: تم جانتے ہو کہ یہ آدمی اور اس کا بھائی یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام جادو کے ماہر اور جادوگری سے پوری طرح باخبر ہیں۔ ان کا آج کے دن ارادہ یہ ہے کہ یہ تم پر اور تمہاری قوم پر غالب آ جائیں اور لوگوں پر حکومت کریں، عوام ان کی اطاعت کریں اور وہ فرعون اور اس کے لشکروں کے ساتھ لڑائی کریں، پھر وہ ایک دوسرے کے مددگار بن کر جادو کے

ذریعے تمہیں تمہاری زمین سے نکال دیں۔
﴿وَ يَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى﴾ یعنی وہ دونوں تمہارے بہترین
مذہب کو برباد کر دیں۔

198- کیا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام پر جادو اور جنون کی تہمت بھی لگائی تھی؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے اس کی بات نقل فرمائی ہے:

﴿فَتَوَلَّى بِرُكْنِهِ وَقَالَ سِحْرٌ أَوْ مَجْنُونٌ﴾ [الذاریات: 39]

”تو اس نے اپنی قوت کے سبب منہ پھیر لیا اور اس نے کہا: یہ جادوگر
ہے یا دیوانہ۔“

یعنی فرعون نے تکبر اور عناد کرتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے واضح
حق سے انکار کیا اور اپنی تعداد پر فخر کیا۔ اللہ کا دشمن اپنی قوم پر غالب تھا، اس
لیے اس نے تمام گروہوں کو اپنے ساتھ جمع کیا۔ ﴿وَقَالَ سِحْرٌ أَوْ مَجْنُونٌ﴾
یعنی اے موسیٰ! تیرا معاملہ تیری لائی ہوئی دعوت میں دو طرح ہی کا ہو سکتا ہے، یا
تو تو جادوگر ہے یا پھر مجنون۔

199- کیا سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ہامان اور قارون نے بھی جادوگر ہونے کی تہمت لگائی تھی؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سِحْرٌ كَذَابٌ﴾

[المؤمن: 24]

”فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انھوں نے کہا: جادوگر ہے، بہت جھوٹا ہے۔“

فرعون، مصری علاقوں میں قبیلوں کا بادشاہ تھا اور ہامان اس کی مملکت میں اس کا وزیر تھا اور قارون اس زمانے میں تمام لوگوں سے زیادہ مالدار اور صاحب تجارت تھا۔ ﴿فَقَالُوا سِحْرٌ كَذَّابٌ﴾ یعنی انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی، انھیں جادوگر، مجنون اور وہم پرست ٹھہرایا، اللہ نے ان لوگوں کی تکذیب کی کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ درج ذیل فرمان ان کی تکذیب میں نازل کیا:

﴿كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مُجْنُونٌ﴾ [الذاریات: 52]

”اسی طرح ان لوگوں کے پاس جو ان سے پہلے تھے، کوئی رسول نہیں آیا مگر انھوں نے کہا: یہ جادوگر ہے، یا دیوانہ۔“

﴿اتَّوَصَّوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ﴾ [الذاریات: 53]

”کیا انھوں نے ایک دوسرے کو اس (بات) کی وصیت کی ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ (خود ہی) سرکش لوگ ہیں۔“

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ﴾ [یونس: 76]

”تو جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے بے شک یہ تو کھلا جادو ہے۔“

قطعی دلیل ہے، جو اس بات پر دلالت کرنے والی ہے کہ اللہ ہی نے اسے ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

200- فرعون کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہا تھا؟

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴾

[الأعراف: 109]

”فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا: یقیناً یہ تو ایک ماہر فن جادوگر ہے۔“
یعنی سرداروں نے کہا اور وہ جمہور اور فرعون کی قوم کے وہ سردار تھے، جو فرعون کی اس بات میں اس کے موافق تھے۔ جب فرعون اپنے تخت پر جاگزیں ہوا اور اس کی گھبراہٹ ختم ہوئی، اس وقت اس کے گرد بیٹھے سرداروں نے کہا: ﴿إِنَّ هَذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ﴾ پھر انھوں نے اس کی موافقت کی اور باہم مشورہ کیا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے معاملے میں کیا کریں اور موسیٰ علیہ السلام کے لائے ہوئے نور کو کیسے بجھائیں۔ اس کے کلمے کو کیسے مٹائیں، کیسے اسے جھوٹا اور مفتری قرار دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ لوگ اس کے جادو کی وجہ سے اس کی دعوت کو اپنا عقیدہ بنا لیں گے۔ جب لوگ موسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اپنائیں گے تو پھر موسیٰ علیہ السلام ہم پر غالب آجائے گا، پھر موسیٰ علیہ السلام انھیں جلا وطن کر دیں گے وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں میں وہ مشغول ہو گئے۔

201- جادوگروں کا فرعون کے ساتھ کیا اتفاق تھا؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ﴾ [الشعراء: 40]

”شاید ہم ان جادوگروں کے پیروکار بن جائیں، اگر وہی غالب رہیں۔“
انھوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ حق کی اتباع کریں، خواہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہو یا جادوگروں کی طرف سے، بلکہ رعایا اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتی ہے۔
ارشادِ ربانی ہے:

﴿فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّا لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا

نَحْنُ الْغَالِبِينَ﴾ [الشعراء: 41]

”پھر جب جادوگر آگئے تو انھوں نے فرعون سے کہا: کیا واقعی ہمارے لیے ضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے؟“

یعنی جب جادوگر فرعون کی مجلس میں آئے، جس کے لیے انھوں نے ایک پردہ (خیمہ) لگا رکھا تھا اور اس نے اپنے نوکر چاکر، امراء، وزراء، اپنی حکومت کے بڑے اور اپنی مملکت کے لشکروں کو جمع کر رکھا تھا۔ پھر جادوگر فرعون کے سامنے کھڑے ہوئے اور اس سے اپنے ساتھ احسان اور غالب آنے کی صورت میں تقرب کا مطالبہ کیا، یعنی یہ وہ چیز ہے جس کے لیے تو نے ہمیں جمع کیا ہے۔

202- موسیٰ علیہ السلام کی مبارزت کے بعد ایمان لانے والے

جادوگروں کی کتنی تعداد تھی؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَجَمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ﴾ [الشعراء: 38]

”تو جادوگر ایک مقرر دن کے طے شدہ وقت کے لیے جمع کیے گئے۔“

جب جادوگروں نے اللہ کے نور کو بجھانے کا ارادہ کیا، اللہ نے ان کی چالوں کو ناکام کر دیا، وہ کافروں کے ناچاہنے کے باوجود اپنے نور کو مکمل کرنا چاہتا تھا، پھر اس نے کر دکھایا، موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کو آنے والے جادوگروں کی تعداد میں کافی اختلاف ہے۔ ابن کثیر نے ذکر کیا کہ وہ اسی (80) ہزار تھے۔ سدی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ اٹھارہ (18) ہزار تھے اور ابو امامہ سے انیس (19) ہزار مروی ہے۔ محمد بن اسحاق پندرہ (15) ہزار کے قائل ہیں۔ کعب الاحبار کے قول میں بارہ (12) ہزار تھے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ستر (70) آدمی تھے، جو صبح کو جادوگر اور شام کو کلمہ توحید کی گواہی دینے والے تھے۔

بڑے بڑے جادوگروں کے نام مندرجہ ذیل تھے:
 ① سابور ② عاذور ③ حطط ④ یصفی۔

203- موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان (مبارزت) کیسے مکمل ہوئی؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ اَتُتَوْنِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ﴾ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ

السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقُوا مَا اَنْتُمْ مُلْقُونَ﴾ [یونس: 80, 79]

”اور فرعون نے کہا: میرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے کر آؤ۔ تو جب

جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔“

فرعون کا مقصد تھا کہ وہ حق کو ابھرنے نہ دے اور شعبہ بازوں اور

جادوگروں کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرے، لیکن اس کا مقصد نا تمام رہا اور موسیٰ علیہ السلام دلائل و براہین کے ذریعے اس پر غالب آ گئے۔

جب جادوگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں آئے تو بڑے فخر و غرور اور تکبر میں تھے، کیوں کہ فرعون کی طرف سے انھیں تقرب اور عنایت خاص کا وعدہ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو آ کر کہنے لگے:

﴿فَالْقِيَ السَّحَرَةُ سَجْدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى﴾

[طہ: 70]

”تو جادوگر گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے،

انھوں نے کہا: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔“

فرعون نے تو سمجھا تھا کہ وہ تمام راز جاننے والی ہستی (اللہ) کے رسول پر جادوگروں کی مدد سے غالب آئے گا، لیکن وہ مکمل طور پر ناکام ہوا اور جنت کا نقصان کر کے آگ کو اپنے اوپر واجب کر لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا تھا: ڈالو (جو کچھ ڈالنا ہے) اس لیے کہ جب ان کا انتخاب ہوا تھا تو انھیں فرعون کے تقرب اور بڑے انعام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ ابتدا ان سے ہو، تاکہ لوگ ان کی کاریگری دیکھیں، پھر اس کے بعد حق آئے اور ان کے باطل کو کاری ضرب لگائے۔ اسی لیے جب انھوں نے اپنی رسیاں وغیرہ ڈالیں، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں خوف دلا دیا اور وہ ایک بڑا جادو لائے تھے۔

﴿فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ

الْأَعْلَى ﴿وَأَلْقَىٰ فِي يَمِينِكَ تَلْقَفَ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا

كَيْدٌ سِحْرٌ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾ [طہ: 67, 69]

”تو موسیٰ نے اپنے دل میں ایک خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا خوف نہ کر، یقیناً تو ہی غالب ہے۔ اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نکل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔“

پھر جب انھوں نے رسیاں وغیرہ ڈالیں تو موسیٰ نے ان سے یہ بھی کہا:

﴿ فَلَمَّا الْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾ [یونس: 81]

”تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ نے کہا تو جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا۔“

﴿ قَالَ الْقَوْا فَلَمَّا الْقَوْا سَحَرُوا أَعْيْنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴾ [الأعراف: 116]

”کہا تم پھینکو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں سخت خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے۔“

جادوگروں کا موسیٰ علیہ السلام کے لیے مبارزت کا اظہار ان کے اس قول میں ہے:

﴿ قَالُوا يَمُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴾

[الأعراف: 115]

”انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تو پھینکے، یا ہم ہی پھینکنے والے ہوں۔“

یعنی ہم آپ سے پہلے ڈالیں، موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: تم پہلے ڈال لو، کہا گیا ہے کہ اس میں حکمت یہ تھی کہ لوگ ان کے کارناموں کو دیکھیں اور اس پر غور کر لیں، پھر جب وہ ان کے مزین جھوٹ کو دیکھنے سے فارغ ہو جائیں تو انتظار و طلب کے بعد ان کے پاس واضح حق آجائے، تاکہ وہ صحیح طرح سے ان کے دلوں میں جاگزیں ہو جائے اور پھر ایسے ہی ہوا۔

﴿ قَالَ الْقُوا فَلَمَّا الْقُوا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَ

جَاءُ وَبِسِحْرِ عَظِيمٍ ﴾ [الأعراف: 116]

”کہا تم پھینکو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر

دیا اور انھیں سخت خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے۔“

یعنی انھوں نے لوگوں کی آنکھوں کو اس تخیل میں ڈال دیا کہ وہ سمجھیں حقیقت میں بھی ایسے ہی ہے۔ جادوگروں نے موٹی رسیاں اور لمبی لمبی لکڑیاں پھینکیں اور لوگوں کو اپنے جادو سے یہ دکھلایا کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔ دونوں اطراف میں 15 ہزار جادوگر تھے اور ہر جادوگر کے پاس اس کی رسیاں اور لاٹھیاں تھیں اور وہ تمام لوگوں کے سامنے اپنا جادو دکھانے کے لیے تیار تھے۔

﴿ وَ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

يَأْفِكُونَ ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ فَغْلِبُوا

هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَغِيرِينَ ﴾ [الأعراف: 117, 119]

”اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی پھینک، تو اچانک وہ

ان چیزوں کو نکلنے لگی، جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔ پس حق ثابت

ہو گیا اور باطل ہو گیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ تو اس موقع پر وہ مغلوب

ہو گئے اور ذلیل ہو کر واپس ہوئے۔“

یعنی اس عظیم موقع پر جس نے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیا، اپنے بندے موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی لاٹھی کو پھینک دیں، پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی پھینکی تو وہ ان تمام رسیوں اور لکڑیوں کو نکلنے لگی جنہیں انہوں نے بذریعہ جادو پھینکا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں بلکہ کوئی آسمانی چیز ہے۔ پھر وہ سجدے میں گر گئے اور کہنے لگے:

﴿قَالُوا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ رَبِّ مُوسٰى وَ هٰرُونَ﴾

[الأعراف: 122 ﴿١٢١﴾]

”انہوں نے کہا: ہم جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ موسیٰ اور

ہارون کے رب پر۔“

پھر اسی حالت میں انہوں نے جنت اور جہنم اور ان میں رہنے والوں کا اجر و دیکھا، پھر سراٹھایا۔

﴿قَالَ بَلْ اَلْقُوا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عَصِيَّتُهُمْ يَخِيْلُ اِلَيْهِ مِنْ

سِحْرِهِمْ اَنَّهُمَا تَسْعٰى﴾ [طہ: 66]

”کہا بلکہ تم پھینکو، تو اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں، اس کے

خیال میں ڈالا جاتا تھا، ان کے جادو کی وجہ سے کہ واقعی وہ دوڑ رہی ہیں۔“

یعنی تم پہلے پھینکو، تاکہ ہم دیکھیں تم جادو کا کونسا کارنامہ کرتے ہو اور تاکہ لوگ بھی دیکھ لیں کہ ان کا معاملہ کتنا کچھ بڑا ہے۔ یہ اس طرح سے ہوا کہ انہوں نے ان رسیوں وغیرہ میں پارہ لگا دیا تھا، جس کی وجہ سے وہ اس انداز سے حرکت کرتیں اور بل کھاتیں تھیں کہ دیکھنے والے کو گمان ہوتا کہ وہ اپنے اختیار

سے دوڑ رہی ہیں۔ درحقیقت وہ صرف ایک حیلہ تھا اور ان کی بہت بڑی جماعت تھی۔ ہر ایک نے جب اپنی لاٹھی اور رسی پھینکی تو وادی سانپوں سے بھر گئی اور وہ سانپ ایک دوسرے پر سوار نظر آنے لگے۔

﴿وَالْقِيَامَ فِي يَمِينِكَ تَلَقَّفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ

سِحْرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾ [طہ: 69]

”اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نکل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اپنے ہاتھ میں موجود لاٹھی کو پھینک دو۔ اچانک وہ ان کے کیے کو اچکنے لگی اور یہ ایسے ہوا کہ وہ ایک بڑا اثر دھا بن گئی، جس کی ٹانگیں، گردن، سر اور ڈاڑھیں بالکل عیاں تھے، اس نے ان رسیوں اور لاٹھیوں کا تعاقب کیا اور کوئی رسی اور لاٹھی نہ چھوڑی، جسے اس نے چبایا نہ ہو۔ جادوگر اور تمام لوگ دن چڑھے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے تھے۔ پس اللہ کی طرف سے یہ ایک معجزہ تھا اور واضح دلیل تھی، چناں چہ جادوگروں کا کیا باطل ہو گیا۔

﴿فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى﴾

[طہ: 70]

”تو جادوگر گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے،

انھوں نے کہا: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔“

پھر جب جادوگروں نے اس کا معاینہ و مشاہدہ کر لیا اور وہ جادو کے فنون

اور طور طریقوں سے باخبر بھی تھے تو انھیں یقینی علم حاصل ہوا کہ یہ کام جو موسیٰ علیہ السلام نے کیا ہے، جادو اور حیلوں کی قبیل سے نہیں ہے، بلکہ وہ ایسا حق ہے، جس میں کوئی شک نہیں اور اس پر اس ہستی کے بغیر کوئی دوسرا قدرت نہیں رکھتا، جو ”کُنْ“ کہتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس وقت وہ سارے اللہ کے حضور سجدے میں گر گئے۔ ﴿اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُونَ وَ مُوسٰی﴾ اسی وجہ سے وہ دن کے آغاز میں جادو گر تھے اور دن کے آخر میں توحید کی گوہی دینے والے نیکو کار تھے۔

﴿قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذِنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَا قَطْعَنَّ اٰیْدِیْكُمْ وَ اَرْجُلُكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّ لَا وَصَلَبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَ لَتَعْلَمَنَّ اٰیُنَا اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰی﴾ [طہ: 71]

”کہا تم اس پر اس سے پہلے ایمان لے آئے کہ میں تمہیں اجازت دوں، یقیناً یہ تو تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، پس یقیناً میں ہر صورت تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمت سے بری طرح سولی دوں گا اور یقیناً تم ضرور جان لو گے کہ ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرعون اور اس کے عناد، بغاوت اور باطل پر اکرٹنے کے بارے میں خبر دی کہ اس نے اتنا واضح معجزہ اور اتنی بڑی نشانی دیکھ لی اور ان لوگوں کو بھی دیکھ لیا، جن سے اس نے مدد مانگی تھی کہ وہ تمام لوگوں کی موجودگی میں ایمان لے آئے تھے، پھر بھی اس نے حق کو قبول نہ کیا، لہٰذا ان لوگوں سے کہنے لگا: کیا تم نے اس کی تصدیق کر لی ہے، ﴿قَبْلَ اَنْ اٰذِنَ لَكُمْ﴾ یعنی اس سے پہلے کہ تمہیں اس کا حکم دیتا اور تم مجھ سے اس پر کوئی بات کرتے، تم ایمان لے

آئے اور اس نے ایسی بات کہی جسے وہ خود، جادوگر اور تمام لوگ جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹی ہے (اور وہ بات یہ تھی کہ) تم نے یہ جادو موسیٰ سے سیکھا ہے اور میرے اور میری رعایا کے خلاف تمہارا اور موسیٰ کا پہلے ہی سے اتفاق تھا۔

﴿إِنَّا أَمْنَا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَنَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ

السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى﴾ [طہ: 73]

”بے شک ہم اپنے رب پر اس لیے ایمان لائے ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہماری خطائیں بخش دے اور جادو کے وہ کام بھی جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا ہے اور اللہ بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔“

یعنی ہم جن گناہوں میں مصروف تھے اور بالخصوص جس پر تو نے ہمیں مجبور کیا، یعنی وہ جادو جس کے ساتھ ہم اللہ کی نشانی اور اس کے نبی کا مقابلہ کریں، ہم نے اس سے توبہ کی۔ کہا جاتا ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کے چالیس جوانوں کا انتخاب کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ عوماء نامی جگہ پر جادو سیکھیں اور اس نے جادوگروں سے کہا کہ انھیں ایسی تعلیم دو، جس سے اہل ارض میں سے ان پر کوئی غالب نہ آ سکے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”وہی جوان تھے جنہوں نے کہا تھا: ﴿إِنَّا أَمْنَا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَنَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ﴾“

204- فرعون نے جادوگروں کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا، جب

وہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے؟

اللہ تعالیٰ نے فرعون کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴾

[الشعراء: 49]

”بلاشبہ یہ ضرور تمہارا بڑا ہے، جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، سو یقیناً تم جلدی جان لو گے۔“

اس نے انہیں برا بھلا کہا، ڈرایا دھمکایا، لیکن یہ چیز سوائے ایمان و اسلام میں اضافے کے، کوئی رنگ نہ لائی، کیوں کہ حق نے ان کے دلوں سے کفر کے پردوں کو ہٹا دیا تھا۔ ان کے علم میں حق کا ظہور ایسے ہوا، جس سے ان کی قوم جاہل تھی، یعنی بلاشبہ وہ چیز جسے موسیٰ علیہ السلام لائے ہیں، اس بشر کے علاوہ کسی سے صادر نہیں ہو سکتی، جسے اللہ کی حمایت حاصل ہو، اسی لیے جب فرعون نے ان سے کہا: ﴿ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذِنَ لَكُمْ ﴾ یعنی مناسب تو یہ تھا کہ تم یہ کام کرنے میں مجھ سے اجازت لیتے اور اس میں مجھ پر خود رائی سے کام نہ لیتے، پھر اگر میں تمہیں اس کی اجازت دیتا تو تم یہ کام کرتے اور اگر تمہیں روکتا تو رک جاتے، اس لیے کہ حاکم اور اطاعت کے لائق میں ہی ہوں۔ پس یہ وہ تکبر تھا جسے فرعون نے اپنایا، اس لیے کہ جادوگر تو اس سے پہلے نہ تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اکٹھے ہوئے نہ وہ انہیں جانتے تھے اور نہ انہوں نے سن رکھا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی جادوگر ہیں، پھر کیسے وہ ان کے بڑے ہو سکتے تھے، جو ان کو جادوگری کا فائدہ دیتے؟ عاقل آدمی تو ایسی بات نہیں کر سکتا، لیکن یہ معجزہ اللہ کی طرف سے حق تھا۔

205- کیا فرعون کی قوم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر ہونے کی تہمت لگائی تھی؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ

بِمُؤْمِنِينَ﴾ [الأعراف: 132]

”اور انھوں نے کہا تو ہمارے پاس جو نشانی بھی لے آئے، تاکہ تو ہم

پر اس کے ساتھ جادو کرے تو ہم تیری بات ہرگز ماننے والے نہیں۔“

مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرعون کی قوم کی سرکشی اور

بغاوت، ان کے حق سے عناد اور باطل پر اصرار کے بارے خبر دی گئی ہے۔ وہ

کہتے تھے کہ تم جو بھی نشانی ہمارے پاس لاؤ گے اور جوئی بھی دلیل و حجت پیش

کرو گے، ہم اسے رد کر دیں گے، ہم اسے تم سے قبول نہیں کریں گے اور نہ تجھ

پر ایمان لائیں گے اور ہم تیری لائی ہوئی بات پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

206- جادو کیا چیز ہے؟

”سحر“ لغت میں پکڑنے کو کہتے ہیں اور ہر وہ چیز جس کا ماخذ لطیف و

باریک ہو ”سحر“ یعنی جادو کہلاتی ہے۔

سحر کو اس چیز سے تعبیر کیا جاتا ہے، جس کا سبب چھوٹا، نرم اور باریک

ہو۔ دھوکا دہی کو بھی سحر کہتے ہیں۔ جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانا بھی سحر کہلاتا ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جان لو کہ لفظ ”سحر“ شریعت کی اصطلاح میں ہر اس معاملے کو کہتے

ہیں، جس کا سبب مخفی ہو اور اصل حقیقت کا تخیل نہ ہو۔ وہ ملاوٹ اور

دھوکے کے قائم مقام ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بیان کی فصاحت

کو بھی جادو کا نام دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا»^① ”بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“

207- کیا سحر حقیقت ہے یا خرافت ہے؟

جادو حقیقت ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، کیوں کہ وہ قرآن و سنت میں وارد ہوا ہے اور جو اس کا اعتقاد نہیں رکھتا اس نے کفر کیا۔ قرآن کی پچاس سے زائد آیات میں اس کا ذکر ہے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

جادو حقیقت ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے:

① ﴿وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمٍ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٌ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانِ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ۖ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَنِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۖ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾

[البقرة: 102]

”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے)

جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے، مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔“

② ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيْدٰتُكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرَةَ وَ الْاِنْجِيلَ وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِىْ وَ تَبْرِئُ الْاَكْمَةَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِىْ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾

[المائدة: 110]

”جب اللہ کہے گا: اے عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میری نعمت یاد کر، جب میں نے روح پاک سے تیری مدد کی، تو گود

میں اور ادھیڑ عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تو مٹی سے پرندے کی شکل کی مانند میرے حکم سے بناتا تھا، پھر تو اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے ایک پرندہ بن جاتی تھی اور پیدائشی اندھے اور برص والے کو میرے حکم سے تندرست کرتا تھا اور جب تو مردوں کو میرے حکم سے نکال کھڑا کرتا تھا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا، جب تو اس کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے ان لوگوں نے کہا: جنھوں نے کفر کیا، یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔“

﴿۳﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿[الأنعام: 7]﴾
 ”اور اگر ہم ان پر کاغذ میں لکھی ہوئی کوئی چیز اتارتے، پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے تو یقیناً وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، یہی کہتے کہ یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔“

﴿۴﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ عَلِيمٌ ﴿[الأعراف: 109]﴾

”فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا: یقیناً یہ تو ایک ماہر فن جادوگر ہے۔“
 ﴿۵﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿يَأْتُوكَ بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿[الأعراف: 111, 113]﴾

”انھوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو موخر رکھ اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے۔ کہ وہ تیرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے آئیں۔ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے، انھوں نے کہا یقیناً ہمارے لیے ضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے۔“

﴿قَالَ الْقَوَّاءُ فَلَمَّا الْقَوَّاءُ سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ﴾

وَجَاءُوا بِسِحْرِ عَظِيمٍ ﴿[الأعراف: 116]

”کہا تم پھینکو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں سخت خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے۔“

﴿وَأَلْقَى السَّحَرَةُ سَجْدِينَ﴾ [الأعراف: 120]

”اور جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے۔“

﴿إِن كَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا إِنَّ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ

أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ

رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ﴾ [یونس: 2]

”کیا لوگوں کے لیے ایک عجیب بات ہوگئی کہ ہم نے ان میں سے

ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈرا اور جو لوگ ایمان لائے

انھیں بشارت دے کہ یقیناً ان کے لیے ان کے رب کے ہاں سچا

مرتبہ ہے۔ کافروں نے کہا بے شک یہ تو کھلا جادوگر ہے۔“

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ

مُبِينٌ﴾ قَالَ مُوسَىٰ اتَّقُوا اللَّهَ لِحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا

وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُونَ﴾ [یونس: 76، 77]

”تو جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے بے شک یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں (یہ) کہتے ہو، جب وہ تمہارے پاس آیا، کیا جادو ہے یہ؟ حالانکہ جادو گر کامیاب نہیں ہوتے۔“

⑩ ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ اَتْتُونِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسٰى اَلْقُوا مَا اَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهٖ السِّحْرِ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ [یونس: 79-81]

”اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہر فن جادو گر لے کر آؤ۔ تو جب جادو گر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا۔

⑪ ﴿وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلٰی الْمَآءِ لَیْبَلُوْكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ﴾ [ہود: 7]

”اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا، تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور یقیناً اگر تو کہے کہ بے شک تم موت

کے بعد اٹھائے جانے والے ہو تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، ضرور ہی کہیں گے یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔“

﴿۱۲﴾ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ﴿۱۲﴾

[الحجر: 15]

”تو یقیناً کہیں گے کہ بات یہی ہے کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں، بلکہ ہم جادو کیے ہوئے لوگ ہیں۔“

﴿۱۳﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنَّا تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿۱۳﴾

[الإسراء: 47]

”ہم اس (نیت) کو زیادہ جاننے والے ہیں جس کے ساتھ وہ اسے غور سے سنتے ہیں، جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں، جب وہ ظالم کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم پیروی نہیں کرتے مگر ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔“

﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ فَسُئِلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يُمُوسَىٰ مَسْحُورًا ﴿۱۴﴾

[الإسراء: 101]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں دیں، سو بنی اسرائیل سے پوچھ، جب وہ ان کے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا یقیناً میں تو تجھے اے موسیٰ! جادو زدہ سمجھتا ہوں۔“

﴿۱۵﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَمُوسَىٰ ﴿۱۵﴾ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرِ مِثْلِهِ فَأَجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلَفُهُ

نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سَوًى ﴿طہ: 58, 57﴾

”کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں ہماری سر زمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے اے موسیٰ! تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو مساوی ہو۔“

﴿١٦﴾ قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجُكُم مِّنْ

أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿طہ: 63﴾

”کہا بے شک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سر زمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور تمہارا وہ طریقہ لے جائیں جو سب سے اچھا ہے۔“

﴿١٧﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِבَالُهُمْ وَ عَصِيئُهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ

سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ﴿طہ: 66﴾

”کہا بلکہ تم پھینکو، تو اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں، اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا، ان کے جادو کی وجہ سے کہ واقعی وہ دوڑ رہی ہیں۔“

﴿١٨﴾ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿طہ: 70﴾ قَالَ

أَمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنَىٰ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ

فَلَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَ أَرْجُلُكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَ لَا وَصْلَبَنَكُمْ فِي

جُذُوعِ النَّخْلِ وَ لَتَعْلَمَنَّ آيُنَا أَشَدَّ عَذَابًا وَ أَبْقَىٰ ﴿طہ: 71, 70﴾

”تو جادو گر گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے، انھوں نے کہا ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔ کہا تم اس پر اس سے پہلے ایمان لے آئے کہ میں تمھیں اجازت دوں، یقیناً یہ تو تمھارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے، پس یقیناً میں ہر صورت تمھارے ہاتھ اور تمھارے پاؤں مخالف سمت سے بری طرح کاٹوں گا اور ضرور ہر صورت تمھیں کھجور کے تنوں پر بری طرح سولی دوں گا اور یقیناً تم ضرور جان لو گے کہ ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔“

﴿۱۹﴾ اِنَّا اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيْئَتَنَا وَ مَا اٰكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿طہ: 73﴾

”بے شک ہم اپنے رب پر اس لیے ایمان لائے ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہماری خطائیں بخش دے اور جادو کے وہ کام بھی جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا ہے اور اللہ بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔“

﴿۲۰﴾ لَا هِيْةٌ قُلُوْبُهُمْ وَاَسْرَوْا النَّجْوٰى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿الأنبياء: 3﴾

”اس حال میں کہ ان کے دل غافل ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے خفیہ سرگوشی کی جنھوں نے ظلم کیا تھا، یہ تم جیسے ایک بشر کے سوا ہے کیا؟ تو کیا تم جادو کے پاس آتے ہو، حالانکہ تم دیکھ رہے ہو؟“

﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ﴿المؤمنون: 89﴾

”ضرور کہیں گے اللہ کے لیے ہے۔ کہہ پھر تم کہاں سے جادو کیے جاتے ہو؟“

﴿۳۲﴾ اَوْ يُلْقَىٰ اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهُ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿[الفرقان: 8]

”یا اس کی طرف کوئی خزانہ اتارا جاتا، یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھایا کرتا اور ظالموں نے کہا تم تو بس ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا ہوا ہے۔“

﴿۳۳﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَہٗ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ عَلِيْمٌ ﴿يُرِيْدُ اَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِہٖ فَمَاذَا تَأْمُرُوْنَ ﴿قَالُوْا اَرْجِهٖ وَاَخَاہٗ وَاَبْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿یَا تُوْكَ بِکُلِّ سَحَآرٍ عَلِيْمٍ ﴿فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿

[الشعراء: 34-38]

”اس نے ان سرداروں سے کہا جو اس کے ارد گرد تھے، یقیناً یہ تو ایک بہت ماہر فن جادوگر ہے۔ جو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے ساتھ تمہیں تمہاری سر زمین سے نکال دے، تو کیا حکم دیتے ہو؟ انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو موخر رکھ اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے۔ کہ وہ تیرے پاس ہر بڑا جادوگر لے آئیں، جو بہت ماہر فن ہو۔ تو جادوگر ایک مقرر دن کے طے شدہ وقت کے لیے جمع کر لیے گئے۔“

﴿۳۴﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿فَلَمَّا جَآءَ

السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّا لَنَا لَآجِرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾

[الشعراء: 40, 41]

”شاید ہم ان جادوگروں کے پیروکار بن جائیں، اگر وہی غالب رہیں۔ پھر جب جادوگر آگئے تو انھوں نے فرعون سے کہا: کیا واقعی ہمارے لیے ضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے؟“

﴿٢٥﴾ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سِجْدِينَ ﴿٤٦﴾ [الشعراء: 46]

”تو جادوگر نیچے گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے۔“

﴿٢٦﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ [الشعراء: 153]

”انھوں نے کہا تو تو انھی لوگوں سے ہے، جن پر زبردست جادو کیا گیا ہے۔“

﴿٢٧﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٨﴾

[النمل: 13]

”تو جب ان کے پاس ہماری نشانیاں آنکھیں کھول دینے والی پہنچیں تو انھوں نے کہا یہ کھلا جادو ہے۔“

﴿٢٨﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَى بِآيَتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا

سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٢٩﴾

[القصص: 36]

”تو جب موسیٰ ان کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ تو ایک گھڑے ہوئے جادو کے سوا کچھ نہیں اور ہم نے یہ اپنے پہلے باپ دادا میں نہیں سنا۔“

﴿٢٩﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ

مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوْ لَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا

سِحْرُنَ تَظْهَرُ ۖ قَالُوا إِنَّا بِكُلِّ كُفْرُونٍ ﴿٤٨﴾ [القصص: 48]

”پھر جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آ گیا تو انھوں نے کہا اسے اس جیسی چیزیں کیوں نہ دی گئیں جو موسیٰ کو دی گئیں؟ تو کیا انھوں نے اس سے پہلے ان چیزوں کا انکار نہیں کیا جو موسیٰ کو دی گئی تھیں۔ انھوں نے کہا یہ دونوں (مجسم) جادو ہیں، جو ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں اور کہنے لگے: ہم تو ان سب سے منکر ہیں۔“

﴿٣٠﴾ ۖ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانُوا يَعْبُدُ آبَاءَكُمْ وَقَالُوا مَا هَذَا إِلَّا أِفْكٌ مُفْتَرٍ ۖ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٤٣﴾ [سبأ: 43]

”اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ نہیں ہے مگر ایک آدمی، جو چاہتا ہے کہ تمہیں اس سے روک دے جس کی عبادت تمہارے باپ دادا کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ نہیں ہے مگر ایک گھڑا ہوا جھوٹ۔ اور ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا، حق کے بارے میں کہا، جب وہ ان کے پاس آیا، یہ نہیں ہے مگر کھلا جادو۔“

﴿٣١﴾ ۖ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿١٥﴾ [الصافات: 15]

”اور کہتے ہیں یہ صاف جادو کے سوا کچھ نہیں۔“

علاوہ ازیں یہود نے بھی محمد ﷺ پر جادو کیا تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کے جادوگروں کے ساتھ قصہ مشہور ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ پھر جس

نے جادو کا انکار کیا، دلیل کے قائم ہونے کے بعد کہ وہ قرآن کریم اور سنتِ مطہرہ میں واقع ہوا ہے، پس وہ کافر ہے اور اس پر توبہ لازم ہے۔

208- جادو کے متعلق علما کی کیا رائے ہے؟

- ① امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:
”جادو خبیث ارواح کی تاثیرات اور ان کی طبعی قوتوں کے متحرک ہونے سے مرکب ہے۔“^①
- ② امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے فرمایا:
”شریعت میں جادو ہر اس امر سے مختص ہے، جس کا سبب مخفی ہو اور اس کی حقیقت کے ماسوا کا تخیل ہو۔ وہ دھوکے اور خلاف واقعہ امر کے قائم مقام ہوتا ہے۔“^②
- ③ امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا:
”﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾ میں ﴿نَفَّثَاتٍ﴾ سے مراد وہ جادوگر نیاں ہیں، جو دم جھاڑ کرتے وقت دھاگوں کی گرہوں میں پھونک لگاتی ہیں۔“^③
- ④ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا:
”جادو حقیقت ہے اور جمہور اس کے قائل ہیں۔“^④

① زاد المعاد [126/4]

② مختار الصحاح، مادہ سحر [ص: 288]

③ تفسیر القرطبی [257/20]

④ فتح الباری [222/10]

⑤ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے کہا:

”جادو کی بھی حقیقت ہے، بعض جادو قتل کا اور بعض مرض کا باعث بن جاتے ہیں۔ بعض جادو مردوں پر ایسے اثر انداز ہوتے ہیں کہ اسے اس کی زوجہ کے پاس جانے سے روک دیتے ہیں۔ بعض میاں بیوی میں جدائی کا سبب بن جاتے ہیں۔ بعض ان کے درمیان نفرت پیدا کرتے اور بعض محبت پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔“^①

209- کیا جادو کبیرہ گناہوں سے ہے؟

ہاں، جادو کبیرہ گناہوں سے ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ»^②

”سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو۔ انھوں نے کہا: وہ کون سی ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② جادو ③ اللہ نے جس نفس کے قتل کو حرام کیا اسے ناحق قتل کرنا ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ لڑائی

① المغنی [104/10]

② صحیح البخاری، رقم الحدیث [55] صحیح مسلم، رقم الحدیث [89]

کے دن بھاگ جانا ④ اور پاک دامن اور غافل مومن عورتوں پر
تہمت لگانا۔“

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کبیرہ گناہ کتنے
ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

« هِيَ تِسْعٌ: أَكْظَمُهُنَّ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ
حَقٍّ، وَالْفِرَارُ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ، وَالسَّحَرُ،
وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمِينَ،
وَأَسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ، قَبْلَتُكُمْ أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا، لَا يَمُوتُ
رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هَؤُلَاءِ الْكَبَائِرَ، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِيَ الزَّكَاةَ،
إِلَّا رَافَقَ مُحَمَّدًا فِي بَحْبُوحَةِ جَنَّةٍ، أَبْوَابُهَا مَصَارِيعُ الذَّهَبِ ①»

”وہ نو ہیں اور ان میں سب سے بڑا اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور
مومن کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے دن بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر
تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود خوری، مسلمان والدین کی
نافرمانی کرنا اور بیت اللہ کی بے حرمتی کرنا جو زندہ و مردہ ہونے کی
حالت میں تمہارا قبلہ ہے (یعنی تا قیامت وہی تمہارا قبلہ ہوگا) کوئی
بھی شخص جو ان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیے بغیر فوت ہوا اور اس
کے ساتھ ساتھ وہ نماز ادا کرتا اور زکات دیتا رہا تو وہ جنت کے
درمیان میں محمد ﷺ کا دوست ہوگا، اس شخص کے دروازوں کے
پٹ سونے کے ہیں۔“

① الطبرانی فی الکبیر [430/11] اس کی سند حسن ہے۔

210- اسلام میں جادوگر کا کیا حکم ہے؟

اس کا جواب اللہ کے اس فرمان میں ہے:

﴿وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ وَ مَا كَفَرُ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيْطٰنَ كَفَرُوْا يَعْلَمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَا اُنْزِلَ عَلٰى الْمَلٰٓئِكِیْنَ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَا رُوْتَ وَ مَا يَعْلَمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَا هُمْ بِضٰرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلٰقٍ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة: 102]

”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے، مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی

اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔“

بجالہ بن عبدہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

خط لکھا:

”أَنْ أَقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ“^①
 ”ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو۔“

نبی مکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:
 ”أَنَّهَا أَمَرَتْ بِقَتْلِ جَارِيَةٍ لَهَا سَحَرَتْهَا فَقَتَلَتْ“^②

”انھوں نے اپنی اس لونڈی کو جس نے ان پر جادو کیا تھا، قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ قتل کر دی گئی۔“

جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ“^③
 ”جادوگر کی حد تلوار کی ضرب ہے۔“

① نیل الأوطار، کتاب الحدود، باب ما جاء في حد الساحر و ذم السحر و الكهانة [3201/7] احمد اور ابو داود نے اسے روایت کیا ہے۔

② نیل الأوطار [3202/7] رواہ مالک في الموطأ عنه.

③ نیل الأوطار [3200/7] اسے امام ترمذی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے اور کہا کہ صحیح بات سیدنا جندب رضی اللہ عنہ پر اس کا موقوف ہونا ہے۔

211- کیا میرے لیے کسی ساحر کے پاس اس غرض سے جانا

درست ہے کہ وہ مجھ پر ہونے والے جادو کا علاج کرے؟

یہ درست نہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا، يُؤْمِنُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»⁽¹⁾

”جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات پر یقین کیا، ایسے شخص نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا کفر کیا۔“

212- اسلام میں تمیمہ (تعویذ) کا کیا حکم ہے؟

تعویذ جائز نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكِلَ إِلَيْهِ»⁽²⁾

”جس نے کوئی گرہ لگائی، پھر اس میں پھونک لگائی، تحقیق اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا، اس نے شرک کیا اور جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا۔“

(1) امام طبرانی نے کبیر میں، امام ترمذی اور ابویعلیٰ نے اسے جید سند کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے، جب کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ لفظ طبرانی کے ہیں۔

(2) امام نسائی [112/7] نے اسے مرفوعاً روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

دیکھیں: ”ضعیف الترغیب و الترهیب“، رقم الحدیث [1788]

213- کیا اسلام جادو اور جادوگروں سے لڑائی کا حکم دیتا ہے؟

ہاں، واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَإِنْ صَدَّقَهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كَفَرَ»^①

”جو کسی نجومی (ساحر) کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا، چالیس راتوں تک اس سے توبہ روک لی جاتی ہے اور اگر وہ اس کے کہے کی تصدیق کر دے تو بلاشبہ اس نے کفر کیا ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِيَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَمَنْ أَتَاهُ غَيْرَ مُصَدِّقٍ لَهُ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»^②

”جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، دراصل اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی سے براءت کر دی اور جو اس (کاہن) کے پاس آیا، اس کی تصدیق نہ بھی کرے (پھر بھی) اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

214- کیا جادو کا کسی نے انکار بھی کیا ہے؟

جی ہاں، معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل

① امام طبرانی نے اسے واثلہ سے مرفوع بیان کیا ہے۔

② فتح الباری [217/10] سنن أبي داود، رقم الحديث [3904] یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

نہیں، بلکہ یہ محض دھوکا ہے، یہ صرف جھوٹ کو سچ کہنا، خیال دلانا اور کسی چیز کی غیر اصل کا وہم دلانا ہے۔ یہ ہلکے پن اور شعبدہ بازی کی ایک قسم ہے۔

215- کیا کوئی جادو اچھا اور کوئی بُرا بھی ہوتا ہے؟

نہیں، جادو کلی طور پر بُرا ہی ہوتا ہے اور جو شخص دعویٰ کرے کہ وہ جادو کے ذریعے بعض جوڑوں میں محبت پیدا کر دے گا، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے، کیوں کہ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جادو گروں کے ہاتھوں میں نہیں۔ اپنے ہاتھ کو جادو گروں کے رب اور تمام لوگوں کے رب کے سامنے پھیلا کر اس سے سوال کر کہ وہ مجھ میں اور میرے اہل خانہ میں محبت پیدا کرے، بجائے اس کے کہ تو ان ملعون جادو گروں کے دروازوں کی راہ لے۔ جو جادو گروں کی طرف گیا، اس پر توبہ کرنا لازم ہے۔

216- کیا جادو کا علاج جادو کے ساتھ جائز ہے؟

نہیں، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ»^①

”بلاشبہ اللہ نے تمہاری شفا ایسی چیزوں میں نہیں رکھی، جو اس نے تم پر حرام کی ہیں۔“

217- ہم جادو گروں، دجالوں اور قرآن کے ساتھ علاج کرنے والوں میں کیسے فرق کریں گے؟

جادو گر وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں:

”ممکن ہے کہ ہم تیرے فائدے کے لیے کسی شخص کو تکلیف دیں اور اس میں عملی طور پر جادو آزمائیں۔ ممکن ہے کہ ہم اس شخص کو اس کی بیوی سے ملائیں، ممکن ہے کہ وہ اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگے، وغیرہ۔“

جادوگر گندے رہنے والے لوگ ہوتے ہیں، نہ وہ استنجا کرتے ہیں، نہ نماز پڑھتے ہیں، بلکہ حرمت والی چیزوں کی حرمت پامال کرتے ہیں، نہ وہ اسلام کے متعلق کچھ علم رکھتے ہیں اور نہ رسول اسلام ہی کے متعلق۔ اگر انھیں اسلام کی طرف دعوت دی جائے تو وہ بھڑک اٹھتے ہیں، افسوس کہ پھر بھی ان میں سے بعض اسلام کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔

جادوگروں کے آلات:

مورتیاں، موم، دھونی دینے کا آلہ، دھنیا، زیرہ، جادی، ملے ہوئے لونگ، پتھر، لاٹھیاں، رسیاں، گوند، ایلوا، گندھک وغیرہ۔

دجال:

وہ ایسا مریض شخص ہوتا ہے، جسے جن معلومات فراہم کرتا ہو۔ جو مندرجہ ذیل کام کرے، وہ دجال ہوگا:

کتاب پڑھنا، ہتھیلی پڑھنا، پیالہ پڑھنا، سریانی طریقہ، برہنہ طریقہ۔ جو کہے: تیرا نام، تیری ماں کا نام، دھاڑنا، ذبح کرنا، جو کہے: اس شکل کا پرندہ خرید، یا اس شکل کا خرید، جو غیر عربی میں بات کرے، جو ایسا کلام کرے جسے کوئی سمجھ نہ پائے، جو کلام تو کرے، لیکن اس کی آواز کوئی بھی نہ سن سکے۔

معالج بالقرآن:

ایسا شخص ہوتا ہے جو تقویٰ، اصلاح اور پرہیزگاری میں معروف ہو، تو

اسے دیکھے تو سمجھے کہ اللہ کے ولی کو دیکھا ہے، تو اس میں سنت کی اتباع دیکھے گا، تو اسے جنوں کے حالات جاننے والا دیکھے گا، وہ آیت و حدیث کے بغیر کلام کرنے والا نہ ہوگا، وہ شخص شریعت کا پابند، متقی اور پرہیزگار ہوگا۔

218- کیا رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا؟ اس کی دلیل کیا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ آپ ﷺ کی حالت ایسے ہو گئی کہ آپ اپنی بیویوں کے پاس نہ بھی گئے ہوتے تو سمجھ بیٹھتے کہ گئے ہیں (سفیان نے کہا کہ جب اس طرح کی کیفیت ہو تو یہ جادو کا سخت ترین حملہ ہوتا ہے) پھر نبی ﷺ نے فرمایا:

« يَا عَائِشَةُ! أَعْلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلْآخَرِ: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، رَجُلٌ مِّنْ بَنِي زُرَيْقٍ، حَلِيفُ الْيَهُودِ، كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ تَحْتَ رَاغُوفَةٍ فِي بئرِ ذُرْوَانَ » قَالَتْ: فَأَتَى الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ: « هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا، وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَاءِ، وَكَأَنَّ نَحْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ » قَالَ: فَاسْتَخْرَجَ فَقُلْتُ: أَفَلَا تَنْشَرْتُ؟ فَقَالَ: « أَمَّا اللَّهُ فَقَدْ شَفَانِي، وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا »^①

① صحیح البخاری، کتاب الطب، باب هل يستخرج السحر [5432/5]

اے عائشہ! کیا تجھے علم ہے کہ میں نے اللہ سے جس بارے میں پوچھا، تھا اس نے مجھے بتا دیا؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک ان میں سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ سر کے پاس بیٹھنے والے نے دوسرے سے کہا: اس آدمی کو کیا (مرض) ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا ہوا ہے، اس نے کہا: اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: یہود کے حلیف، بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی لبید بن اعصم نے، جو ایک منافق شخص تھا، پہلے نے پوچھا: کس چیز میں؟ (اس نے جادو کیا ہے) کھجور کے نرکھا بے کے گچھے میں، ذروان کے کنویں میں، جس پتھر پر کھڑے ہو کر پانی نکالتے ہیں اس کے نیچے (وہ جادو پڑا ہوا ہے)۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ ﷺ کنویں پر آئے اور اسے نکال لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی وہ کنواں تھا، جو مجھے دکھایا گیا اور اس کا پانی، منہدی ملے ہوئے پانی کی طرح تھا اور اس کی کھجوریں شیاطین کے سروں کی طرح تھیں۔ پس وہ (جادو والی چیزیں) نکال لی گئیں۔“ میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے اسے عام نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے مجھے جب شفا دے دی ہے تو میں کسی پر شر کو بھڑکانا نہیں چاہتا۔“

یہ بھی مروی ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے نبی ﷺ پر گیارہ گرہوں اور کمان کی ایک تانت میں جادو کیا تھا، جسے اس نے کنویں میں دبا دیا تھا، جسے ذروان کہا جاتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور تین دن تک یہ بیماری کافی

شدید رہی، پھر جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو جادو کے متعلق خبر دی، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا طلحہ کو بھیجا، وہ اسے لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس پر معوذتین پڑھیں، جوں جوں اس کی کوئی گرہ کھلتی جاتی تھی، آپ ﷺ اپنے جسم میں خفت اور راحت پاتے تھے۔

یہاں ہم کہتے ہیں کہ واقعی نبی اکرم ﷺ پر جادو ہوا، جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ جو بخاری میں آئے وہ صحیح ہے، صحیح ہے، صحیح ہے۔

ذیل میں امام بخاری کے بارے میں کچھ معروضات پیش خدمت ہیں، اللہ ان پر وسیع رحمت کرے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی پیدائش 194ھ میں ہوئی۔ آپ نے قرآن مجید دس سال کی عمر سے قبل ہی حفظ کر لیا تھا، پھر آپ کی نظر چلی گئی۔ آپ کی والدہ اپنے رب سے مسلسل دعا مانگتی رہی، حتیٰ کہ اسے خواب میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نظر آئے اور انھوں نے اسے کہا: اللہ نے اس پر دوبارہ نظر کو لوٹا دیا ہے۔ امام بخاری نے دس سال کی عمر سے قبل قرآن حفظ کیا، پھر احادیث حفظ کرنے کا آغاز کیا۔

پھر آپ مکہ گئے، جہاں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے اور 18 سال کی عمر میں انھوں نے 15 ہزار احادیث اسانید کے ساتھ زبانی یاد کر لی تھیں۔ ان کو ایک لاکھ صحیح احادیث اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث از بر تھیں۔

امام بخاری اس پہاڑ کی مانند ہیں، جسے پکی انیٹوں سے مارنے والا بھی حرکت نہیں دے سکتا۔ امام بخاری کو اگر ساقط کیا جائے تو سنت کلی طور پر ساقط

ہو جائے۔ امام بخاری سنت کے سر ہیں، جب سر ساقط ہو تو سارا جسم ساقط ہو جاتا ہے۔ امام بخاری تفسیر، فقہ اور حدیث کے امام تھے عابد اور زاہد شخصیت تھے اور جس نے امام بخاری کے بارے بدکلامی کی، وہ اللہ کے دین کا ذرا بھی فہم نہیں رکھتا، اگرچہ وہ کتنا بڑا عالم ہو۔

انہوں نے جس سے بھی حدیث لکھی، اسے وہ جانتے تھے کہ وہ کون ہے، اس کی کنیت کیا ہے۔ وہ اس کے متعلق ہر چیز کو جانتے تھے۔ ہر حدیث لکھنے سے قبل انہوں نے غسل کیا، پھر وضو کیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی، پھر حدیث لکھی۔

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے چہرے کے سامنے سے کوئی چیز ہٹا رہے ہیں یا وہ ہر قدم نبی ﷺ کے قدم مبارک کے نشان پر رکھتے ہیں۔

ایک ہزار سے زائد علما سے ملاقات کی اور ان سب سے علم حاصل کیا اور 1080 علما سے حدیث لکھی۔

امام بخاری رحمہ اللہ ہفتے کے دن عید الفطر کی رات سنہ 256ھ میں اللہ سے دعا کرنے کے بعد فوت ہوئے اور ظہر کی نماز کے بعد دفن کیے گئے۔

صلحا میں سے کسی نے نبی ﷺ اور آپ کے تمام صحابہ کو ان کے جنازے کے ساتھ چلتے دیکھا۔ ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی اور سبھی لوگ اس خوشبو کو پارہے تھے۔

جب آپ بغداد آئے تھے تو کچھ محدثین نے آپ کا امتحان لینے کی غرض سے سو احادیث لیں اور ان کے متون اور اسانید کو باہم رد و بدل کرنے کے لیے

دس آدمیوں کے سپرد کیں اور ہر آدمی کو دس دس احادیث دے کر حکم دیا کہ ان میں رد و بدل کرو۔ پھر جب یہ کام ہو چکا تو ان میں سے ایک آدمی نے پہلی حدیث کے بارے امام بخاری سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں اسے نہیں جانتا، پھر اس نے ان سے دوسری حدیث کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اسے نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ وہ دس احادیث سے فارغ ہو گیا اور امام بخاری کہتے رہے: میں اسے نہیں جانتا۔ پھر دوسرا آدمی اٹھا، اس نے اپنی دس احادیث پیش کیں، اس کے ساتھ بھی پہلے جیسا معاملہ ہوا، یہاں تک کہ وہ دس آدمی اپنی اپنی احادیث پیش کرتے رہے، لیکن امام بخاری نے اس سے زیادہ جواب نہ دیا کہ میں اسے نہیں جانتا۔ لیکن علما کو اس کے باوجود پہچان تھی کہ وہ اس کا علم رکھتے ہیں۔ پھر امام بخاری نے ان میں سے پہلے کو کہا: تیری پہلی حدیث اس طرح سے ہے، دوسری اس طرح سے ہے، اسی طرح سے دس تک بیان کیں، ہر متن کو اس کی سند کے ساتھ اور ہر سند کو اس کے اپنے متن کے ساتھ ملایا۔ پھر باقی نو سے بھی یہی معاملہ کیا۔ سب لوگوں نے ان کے حافظے کا اقرار کیا اور ان کی فضیلت کا یقین کر لیا۔ یہ تھے امام بخاری رحمہ اللہ!

219- رسول اللہ ﷺ پر کیسے جادو کیا جاسکتا ہے، جب کہ وہ اللہ کے رسول ہیں؟

یہ معاملہ ساری امت کو یہ امر سکھانے کے لیے تھا کہ جادو حق ہے، وہ اللہ کے اذن سے باعثِ تکلیف ہوتا ہے اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں۔

220- وہ جادو جو نبی ﷺ پر کیا گیا، وہ آپ پر کیسے اثر انداز ہوا تھا؟

وہ جادو آپ ﷺ پر اس طرح اثر انداز ہوا تھا کہ آپ ایک کام نہ بھی کرتے تو ایسے محسوس ہوتا کہ میں نے یہ کام کیا ہے۔

221- کیا اس عرصے میں جس میں آپ ﷺ پر جادو کا اثر تھا، وحی کا نزول ہوا تھا؟

نہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے مطلقاً اس عرصے میں وحی کا نزول نہیں ہوا تھا۔

222- ہم اس آیت کریمہ ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ اور رسول اللہ ﷺ پر جادو والی حدیث میں کیسے تطبیق دیں گے؟

﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ [المائدة: 67]

”اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔“

اس آیت اور حدیث میں کوئی تعارض نہیں، وہ اس طرح سے کہ یہ آیت نبی اکرم ﷺ کے جادو سے شفا پالینے کے بعد نازل ہوئی ہے۔

223- نبی اکرم ﷺ کا جادو سے علاج کیسے کیا گیا؟

حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ کو ان الفاظ میں دم کیا:

«بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ» ثلاث مرّات.

یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر اس چیز سے دم کرتا ہوں جو آپ کے لیے باعث تکلیف ہے۔ ہر نفس کے شر سے اور ہر حاسد کی آنکھ سے، اللہ آپ کو شفا دے گا۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔ تین بار پڑھ کر انھوں نے آپ کو اس کے ساتھ دم کیا۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہما کو بھیجا، وہ دونوں اس کنویں سے جادو کو لے آئے، جس میں وہ دفن تھا، پھر انھوں نے ایک ایک کر کے اس کی تمام گرہیں کھول دیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جادو کی جگہ اگر معلوم ہو جائے اور اسے نکال لیا جائے تو اس کا اثر باطل ہو جاتا ہے اور ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ اس کی جگہ کا علم ہو جائے۔ لیکن زیادہ مناسب یہی ہے کہ آدمی اپنے آپ کو مسنون دم کے ساتھ دم کرے اور رسول اللہ ﷺ سے منقول چیز کے ساتھ اپنی حفاظت کرے۔

224- کیا دور نبوی میں دم کیا جاتا تھا؟

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور ان کے پاس ایک عورت تھی جسے وہ دم کر رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«عَالِجِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ» ⁽¹⁾ ”اللہ کی کتاب کے ساتھ اس کا علاج کر۔“

⁽¹⁾ صحیح ابن حبان، کتاب الرقی والتمائم [464/13] علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے! السلسلة الصحيحة، رقم الحديث [1931]

225- کیا روحانی امراض کا کوئی علاج ہے یا نہیں؟

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أُنْزِلَ أَوْ خُلِقَ لَهُ دَوَاءٌ، عِلْمُهُ مَنْ عِلْمُهُ، وَجَهْلُهُ مَنْ جَهْلُهُ، إِلَّا السَّامَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: «الْمَوْتُ»^①

”بلاشبہ اللہ نے جو بیماری بھی نازل کی، اس کے لیے اللہ نے دوا بھی نازل کی ہے، جس نے اسے سیکھ لیا، اس نے سیکھ لیا اور جس نے جہالت برتی، وہ جاہل ہی رہا۔ لیکن ”سام“ اس سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی اس کا کوئی علاج نہیں۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ”سام“ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت۔“

226- کیا کاہن جھوٹ بولتے ہیں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

«إِنَّهُمْ لَيَسُوءَ بِشَيْءٍ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطِفُهَا الْجَنِّيُّ فَيَقْرُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ

① مسند أحمد [413/1] المستدرک للحاکم [445/4]

الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ⁽¹⁾

”بلاشبہ وہ کوئی چیز نہیں۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک وہ بسا اوقات ایسی بات بھی بیان کرتے ہیں، جو سچی ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلمہ حق وہ ہوتا ہے، جسے کوئی جن اچک لیتا ہے اور وہ مرغی کے بولنے کی طرح اپنے ولی (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے۔ پھر وہ اس میں سو سے زائد جھوٹ ملا لیتے ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»⁽²⁾

”جو کسی نجومی (کاہن) کے پاس آیا، پھر اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو ایسے شخص کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

نیز آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرِيَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ»⁽³⁾

”جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کے کہے کی تصدیق کی، بلاشبہ وہ اس شریعت سے بری ہے، جو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کی۔“

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [6213] صحیح مسلم [2228]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2230] صحیح الجامع، رقم الحدیث [5940]

(3) مسند أحمد، رقم الحدیث [9405] سنن الترمذی، رقم الحدیث [135] سنن

ابن ماجہ، رقم الحدیث [239] سنن أبی داود، رقم الحدیث [3904] حافظ

ابن حجر نے کہا ہے کہ اسے اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا

ہے۔ [فتح الباری: 217/10]

227- جنوں کے وجود کے متعلق شیخ الجزائری کی کیا رائے ہے؟

فضیلۃ الشیخ ابو بکر الجزائری نے جنوں کے متعلق فرمایا:

”بلاشبہ جنوں کا انسانوں کو تکلیف دینا ثابت ہے، اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ وہ دلیل سمعی اور دلیل حسی دونوں کے ساتھ ثابت ہے۔ عقل اس کو محال نہیں کہتی، بلکہ اس کی اجازت دیتی اور اس کے وجود کو ثابت کرتی ہے۔ اگر وہ فرشتے حفاظت نہ کرتے جن کی اللہ نے ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ انسان کی حفاظت کریں۔ تو جن و شیطین سے کوئی بھی نجات نہ پاسکتا تھا اور اس کی وجہ انسان کا ان کو نہ دیکھ پانا اور ان کا بڑی تیزی سے پھرنے کی قدرت رکھنا ہے، اس لیے کہ ان کے اجسام اتنے باریک ہیں کہ ہماری حس و شعور ان کا ادراک نہیں کر سکتے اور اس بات میں بھی شک نہیں کہ بعض جن بعض انسانوں کو تکلیف بھی دیتے ہیں، اس کی وجہ انسان کا کسی طریقے سے ان کو تکلیف دینا ہوتا ہے، مثلاً یہ ان پر گرم پانی گرا دیتا ہے، یا ان پر پیشاب کر دیتا ہے یا لاشعوری میں ان کے کچھ گھروں کو روند ڈالتا ہے، پھر وہ انتقامی طور پر اسے تکلیف دیتے ہیں۔“^①

228- الشیخ ابو بکر الجزائری کا جن کے ساتھ کیا قصہ ہے؟

فضیلۃ الشیخ ابو بکر الجزائری جن کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

① ماخوذ از کتاب وقایۃ الإنسان من الجن والإنسان [ص: 54] للشیخ وحید عبد السلام بالی.

”یہاں ہم اپنے گھر میں ہونے والے ایک وقوعہ کا ذکر کرتے ہیں، جس کے آلام و آثار کی تکلیف کو ہم نے برداشت کیا ہے۔ ہوا یوں کہ مجھ سے بڑی میری سعدیہ نامی بہن تھی۔ ہم ان دنوں چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے۔ ہم گھر کے نچلے حصے سے بالائی حصے کی طرف ایک رسی کے واسطے سے چڑھ جاتے، جسے ہم نے کھجور کی ایک شاخ کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ کھجور کی شاخ کو کبھی ہم چھت سے رسی کے ذریعے کھینچ لیتے تھے۔ ایک دن یوں ہوا کہ میری بہن نے رسی کو کھینچا، لیکن وہ شاخ کو اپنی طرف کھینچنے میں ناکام رہی اور کھینچتے کھینچتے خود زمین پر کسی جن کے اوپر آگری، گویا اس نے جن پر گر کر اسے شدید اذیت دی، پھر اس جن نے اس سے انتقام لیا۔ وہ ہر ہفتے میں دو یا تین یا زائد مرتبہ اس کے پاس سوتے وقت آتا تھا، پھر وہ اس کا گلہ گھوٹتا تھا۔ وہ مسکین بہن ہاتھ پاؤں مارتی اور ذبح کی ہوئی بکری کی طرح مضطرب ہو جاتی تھی۔ وہ اسے نیم مردہ ہونے کی حالت میں چھوڑتا تھا۔ ایک دن وہ اس کی زبان پر یہ صراحت کرتے ہوئے بولا کہ وہ اس کے ساتھ یہ معاملہ اس لیے کر رہا ہے کہ اس نے اسے تکلیف دی ہے، پھر وہ مسلسل اس کے پاس آتا رہا اور اسے عذاب دیتا رہا، حتیٰ کہ ایک دن آیا اور اسے قتل کر دیا۔ اس کا یہ معاملہ تقریباً دس سال رہا، پھر وہ اپنی عادت کے مطابق آیا اور اس کی جان نہ چھوڑی، حتیٰ کہ اس کو موت آگئی۔ اللہ اس پر رحم کرے اور اسے معاف کرے۔ آمین

یہ وہ حادثہ تھا جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ دیکھنے والا سننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔ یعنی دیکھنے والا ہر قسم کے شک سے بری ہو جاتا ہے۔⁽¹⁾

229- اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر جادو کرے تو کیا وہ جادو لازماً اسے نقصان پہنچائے گا؟

جی نہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ [البقرة: 102]

”اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔“

اس کے اثر انداز ہونے میں تصرف صرف اللہ کی ذات کا ہے، وہی اسے گھماتا اور جیسے چاہتا ہے حرکت میں لاتا ہے۔ پس کوئی جادوگر، کوئی انسان اور کوئی اور چیز، کوئی بھی کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، پس ساری بادشاہی اسی کی بادشاہی ہے۔

مجھے یاد آیا کہ ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ وہ ایک آدمی سے محبت کرتی ہے، جو اس کا پڑوسی بھی ہے اور آج کل اس کا دوست بھی ہے۔ ان دونوں کے درمیان غیر شرعی تعلقات بھی ہیں، پھر وہ اسے تنہائی میں ملا، اس کا معاملہ واضح ہونے کے بعد (یعنی عورت حاملہ ہو گئی) اس عورت نے اس کے ساتھ شادی کی ہر ممکن کوشش کی، لیکن وہ اسے چھوڑ گیا۔ پھر اس معاملے میں اہم بات جو مطلوب ہے، وہ یہ ہے کہ کچھ بُرے لوگوں نے عورت

(1) حوالہ سابقہ۔

سے کہا کہ تو اس پر جادو کروادے، تاکہ وہ اسے تیرے سامنے جھکا دے، چناں چہ وہ ایک جادوگر کے پاس گئی، پھر دوسرے کے پاس، پھر کسی دجال کے پاس، کسی شعبہ باز کے پاس، بالآخر وہ ایک جادوگر کے پاس گئی، جس نے اسے کہا: میں عمل کرنے سے قبل تیرے ساتھ زنا کروں گا اور پھر بالفعل اس جادوگر نے اس کے ساتھ کئی مرتبہ زنا کیا۔ المختصر اس کے پڑوسی دوست پر اس جادو کا اثر نہ ہوا اور یہ ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی اس کو نہ پاسکی، اس نے کہیں اور شادی کر لی اور اس عورت سے قطعی طور پر جدا ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کے مقدر میں اس جادو کا اثر نہ لکھا تھا، اس لیے وہ بچ گیا۔ تو حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا چلتا ہے۔ پھر جب ہم نے اس عورت کو اس کے عمل کی حرمت سے آگاہ کیا اور اسے اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو اس نے سچے دل سے توبہ کر لی۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ مسلمان کو اچھے طریقے سے اس کے دین کی طرف پھیر دے۔

230- مشرکین نے نبی ﷺ کی دعوت کو کیسے ٹھکرایا؟

اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یوں فرمایا ہے:

﴿وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ﴾
 ﴿لَقَالُوا إِنَّمَا سُكَّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ﴾
 [الحجر: 14, 15]

”اور اگر ہم ان پر آسمان سے کوئی دروازہ کھول دیں، پس وہ دن بھر اس میں چڑھتے رہیں۔ تو یقیناً کہیں گے کہ بات یہی ہے کہ ہماری

آنکھیں باندھ دی گئی ہیں، بلکہ ہم جادو کیے ہوئے لوگ ہیں۔“
آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ ان کے کفر کی شدت، ان کے عناد اور ان کے حق سے تکبر کرنے کی خبر دیتے ہیں کہ بلاشبہ اگر اللہ ان کے لیے آسمان میں دروازہ بھی کھول دیتے اور وہ اس میں چڑھ بھی جاتے، پھر بھی وہ اس کی تصدیق نہ کرتے، بلکہ کہتے: ﴿سُكِرَتْ أَبْصَارُنَا﴾ یعنی ہماری آنکھیں ہی بند کر دی گئی تھیں، ہماری آنکھیں اندھی کر دی گئی تھیں، ہم پر تو جادو کر دیا گیا تھا۔ ”سکران“ اس کو کہتے ہیں جو عقل نہ رکھتا ہو۔

231- کیا یہ سچ ہے کہ تمام انبیا پر جنون اور جادو کی تہمت لگائی گئی تھی؟

ہاں یہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
﴿كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ﴾ [الذاریات: 52]
”اسی طرح ان لوگوں کے پاس جو ان سے پہلے تھے، کوئی رسول نہیں آیا، مگر انھوں نے کہا یہ جادوگر ہے، یا دیوانہ۔“
اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جیسے یہ مشرک کہہ رہے ہیں، اسی طرح ان سے پہلے اپنے رسولوں کو جھٹلانے والے لوگوں نے بھی کہا تھا: ﴿كَذَلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ﴾

232- کیا چاند کا پھٹنا جادو سے تھا؟

ارشادِ الہی ہے:

﴿وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعَرِّضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ [القمر: 2]

”اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

(یہ) ایک جادو ہے جو گزر جانے والا ہے۔“

ہجرت سے قبل چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ مشرکین کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ

نے چاند پر جادو کیا ہے۔ وہی جادو جو وہ تم پر کرتا ہے۔

﴿وَإِنْ يَرَوْا آيَةً﴾ یعنی اگر وہ کوئی دلیل، حجت اور برہان دیکھ لیں۔

﴿يُعَرِّضُوا﴾ یعنی وہ اس کے سامنے سر نہ جھکائیں گے، بلکہ اس سے

اعراض کریں گے اور اسے اپنی پشتوں کے پیچھے ڈالیں گے۔

﴿وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ یعنی وہ کہتے ہیں، یہ چیز جس کا ہم نے

مشاہدہ کیا، اس جادو کا حصہ ہے، جو اس نے ہم پر کیا ہے اور ﴿مُسْتَمِرٌّ﴾ کا معنی

”ذائب“ یعنی باطل ہے، جسے کوئی دوام نہیں ہوتا۔

233- مجھے ایک جادوگر نے بتایا ہے کہ اس کا جادو سمندر میں

ہے۔ پھر میں اسے کیسے زائل کروں؟

جادو کے دو کنارے ہوتے ہیں:

پہلا کنارہ: مسحور کے جسم میں ہوتا ہے۔ خواہ اس نے اس جادو شدہ چیز کو کھایا ہو

یا پییا ہو یا اس پر چلا ہو یا کسی جن کے ذریعے ہو۔

دوسرا کنارہ: سمندر میں، فضا میں، خشکی میں، زمین میں، کسی درخت میں مدفون یا

مچھلی میں ہوتا ہے، پس یہ ساری چیزیں مجھے پریشان نہیں کر سکتیں۔
 پہلا کنارہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر اس کا علاج ہو جائے تو سبھی مشکلیں
 آسان ہو جاتی ہیں، لیکن دوسرا کنارہ مجھے غمزدہ نہیں کرتا اور نہ میں اس کے ساتھ
 مشغول ہوتا ہوں، اس لیے کہ یہ جادوگروں کے راستے ہیں، تاکہ وہ باطل کے
 ساتھ لوگوں کے مال حاصل کر سکیں۔

234- کیا یہ بات درست ہے کہ سب سے افضل دم سورۃ الفاتحہ ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳﴾ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ
 نَسْتَعِیْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ
 الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴿۷﴾ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَاَلَا الضَّٰلِّیْنَ ﴿۸﴾ [الفاتحہ: 1-7]

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا پالنے والا
 ہے۔ بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک
 ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے
 ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو
 نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔“

صحیحین میں ہے، سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے
 کہا کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی کچھ نفری ایک سفر میں نکلی، یہاں تک کہ وہ

عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلے کے ہاں ٹھہرے، پھر ان سے حق مہمانی کا مطالبہ کیا، لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ خدا کا کرنا کہ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس دیا۔ قبیلے والوں نے لاکھ جتن کیے، مگر سردار کو آرام نہ آیا۔ پھر ان میں سے کسی نے کہا: اگر تم ان لوگوں کے پاس جاؤ، جو یہاں اترے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو؟ پھر وہ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: قافلے والو! ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے، ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس کو آرام آجائے، لیکن بے سود، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ (جو اس پر موثر ہو) ان میں سے ایک نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے حق ضیافت طلب کیا، لیکن تم نے ہماری ضیافت نہیں کی، اب میں تمہارے لیے اس وقت تک دم نہیں کروں گا، حتیٰ کہ تم ہمارے لیے کوئی عوضانہ مقرر کرو۔ انھوں نے ان سے بکریوں کے ایک ریوڑ پر مصالحت کی۔

پھر وہ صحابی گئے اور اس پر ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ پڑھ کر تھکرا، تو وہ ایسے ہو گیا، جیسے رسیوں سے آزاد کیا گیا ہو اور ایسے چلنے لگا، جیسے اسے کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: انھوں نے وہ عوضانہ پورا ادا کیا، جس پر انھوں نے مصالحت کی تھی۔ کچھ لوگوں نے کہا: اسے تقسیم کر لو، لیکن دم کرنے والے نے کہا: ایسے نہ کرو۔ ہم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس معاملے کا ذکر کریں گے، پھر ہم دیکھیں گے کہ وہ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بات

چیت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟ » ثُمَّ قَالَ: « قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا
وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا » فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ⁽¹⁾.

”تجھے کیسے پتا چلا کہ وہ دم ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے درست
کیا ہے، ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔
پھر رسول اللہ ﷺ ہنسے۔“

ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے وہ سورت سات بار یا تین بار پڑھی
تھی۔ دم میں تھوکنے کا محل قراءت کے بعد ہے، تاکہ ان اعضا میں قراءت کی
برکت حاصل ہو جائے، جن پر وہ گزرتا ہے۔⁽²⁾

فاتحہ درج ذیل مضامین کو متضمن ہے، عبادت کا خالص کرنا، اللہ کی تعریف
کرنا، تمام کام اس کے سپرد کرنا، اس پر توکل کرنا، اس سے جامع کلمات میں
سوال کرنا اور ان تمام باتوں کا مجموعہ وہ ہدایت ہے، جو تمام نعمتوں کے حصول اور
تمام بیماریوں سے دوری کا سبب ہے۔ سورۃ الفاتحہ تمام ادویات میں سے بڑی
دوا، شفا کا موجب اور کفایت کرنے والی ہے۔

235- کیا جادو کی تمام انواع کو باطل کرنے کے لیے، قرآن کی کوئی سورت ہے؟

ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
کو فرماتے ہوئے سنا:

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [2156] کتاب الإجارہ، رقم الحدیث [16]

صحیح مسلم، رقم الحدیث [2201]

(2) نیل الأوطار [290/5/2]

« اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ،
 اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ
 مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ،
 فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ، وَ تَرَكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ⁽¹⁾ »

”قرآن پڑھا کرو، بلاشبہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کے
 لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ سورۃ البقرہ اور سورت آل عمران دو
 روشنیوں کو پڑھا کرو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن دو بادلوں، یا
 دو پردوں، یا صف بستہ پرندوں کے دو گروہوں کی صورت میں
 آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی۔ بلاشبہ
 اس کا پکڑنا (عمل کرنا) برکت اور اس کا چھوڑ دینا حسرت ہے
 اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

معاویہ نے کہا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ”بَطَلَةُ“ سے مراد جادوگر ہیں۔
 مفسرین نے کہا: سورۃ البقرہ اور آل عمران کا نام ”زَهْرَاوَيْنِ“ ان کے
 نور، ان کی ہدایت اور ان کے عظیم اجر کی وجہ سے ہے۔

236- کھجور اور جادو میں کیا تعلق ہے؟

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

« مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمْ وَلَا سِحْرٌ⁽²⁾ »

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [1337]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5130]

”جس نے صبح کے وقت (نہار منہ) سات کھجوریں کھالیں، اسے

اس دن کوئی زہر اور کوئی جادو نقصان نہ دے گا۔“

صحیح بخاری کی ایک روایت میں «إِلَى اللَّيْلِ» ”رات تک“ کے لفظ ہیں اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمْ حَتَّى يُمْسِيَ»^①

”جس نے مدینے کی دو پہاڑیوں کے درمیان کی سات کھجوریں صبح

کے وقت کھالیں، اسے شام تک کوئی زہر نقصان نہ دے گا۔“

ان احادیث میں مدینے کی عجوبہ کھجور اور دوسری کھجور کو مخصوص کیا گیا ہے۔ مدینے کے علاوہ نہیں۔ بعض علما نے کہا ہے: ”کوئی بھی کھجور ہو۔“ واللہ اعلم۔

237- میں جادو کا مریض ہوں، ایک عرصے سے علاج کروا

رہا ہوں، لیکن ابھی تک شفا نہیں ہوئی، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا

يُفْتَنُونَ ﴾ [العنکبوت: 1]

”کیا لوگوں نے گمان کیا ہے کہ وہ اسی چیز پر چھوڑ دیے جائیں گے

کہ کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔“

یہ ایک اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے، اس پر صبر کرنا چاہیے، مگر ساتھ ساتھ علاج بھی جاری رکھیں، یہاں تک کہ علاج کا کوئی فائدہ حاصل ہو۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ

وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ [البقرة: 155]

”اور یقیناً ہم تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔“

تجھے درج ذیل کام کرنے چاہئیں:

① قضاے الہی کے ساتھ راضی ہونا ضروری ہے۔ کئی مریض ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں، میں ہوں ہی اسی لائق جب کہ یہ درست نہیں۔

آزمائش ہٹائی نہیں جاتی حتیٰ کہ بندہ اس سے راضی ہو جائے۔

② صبر کرنا، اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ آزمائش میں کیا بھلائی ہے تو اللہ کا یہ فرمان ہی کافی ہے:

﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ﴾ [آل عمران: 146]

”اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

③ اکل حلال، اپنی غذا حلال کر لو تمہاری دعا قبول ہوگی۔

④ لوگوں کے حقوق و اموال ان کی طرف لوٹانا۔

⑤ سود سے دور رہنا۔

⑥ تمام گناہوں سے توبہ کرنا۔

238- آیاتِ شفا کون سی ہیں؟

وہ آیات درج ذیل ہیں:

① ﴿قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ

عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ﴾ [التوبة: 14]

”ان سے لڑو، اللہ انھیں تمھارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور انھیں رسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمھاری مدد کرے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا۔“

② ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾ [الشعراء: 80]

”اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“

③ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ شِفَاءٌ

لِمَا فِي الصُّدُورِ وَ هُدًى وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ [يونس: 57]

”اے لوگو! بے شک تمھارے رب کی طرف سے عظیم نصیحت اور اس کے لیے سراسر ہدایت اور رحمت آئی ہے۔“

④ ﴿ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلًّا

يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [النحل: 69]

”پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا، پھر اپنے رب کے راستوں پر چل جو مسخر کیے ہوئے ہیں۔ ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی

شفا ہے۔ بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً ایک نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔“

⑤ ﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ لَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴾ [الإسراء: 82]

”اور ہم قرآن میں سے تھوڑا تھوڑا نازل کرتے ہیں، جو ایمان والوں کے لیے سراسر شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کو خسارے کے سوا کسی چیز میں زیادہ نہیں کرتا۔“

⑥ ﴿ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ءَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَ شِفَاءٌ وَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِيْٓ أَذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴾ [خم السجدة: 44]

”اور اگر ہم اسے عجمی قرآن بنا دیتے تو یقیناً وہ کہتے اس کی آیات کھول کر کیوں نہ بیان کی گئیں؟ کیا عجمی زبان اور عربی (رسول)؟ کہہ دے، یہ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے، ہدایت اور شفا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور یہ ان کے حق میں اندھا ہونے کا باعث ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں بہت دور جگہ سے آواز دی جاتی ہے۔“

239- جادو کو باطل کرنے والی آیات کون سی ہیں؟

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٢﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ
إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٣﴾ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٤﴾ صِرَاطَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿٥﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا
الضَّالِّينَ ﴿٦﴾ [الفاتحة: 1-7]

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا
ہے۔ بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک
ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے
ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو
نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔“

﴿٢﴾ ۲) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا
بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ
مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا
يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾ [البقرة: 255]

”اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم
رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو
کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو ان کے پاس
اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے
اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں
کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے

ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔“

﴿۳﴾ وَ جَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنِّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۲﴾ قَالُوا يَمُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقَى وَ إِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿۳﴾ قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوهُمْ وَ جَاءَ وَ بِسِحْرِ عَظِيمٍ ﴿۴﴾ وَ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿۵﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۶﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوا صُغَرٍ ﴿۷﴾ وَ أَلْقَى السَّحَرَةُ سُجُودًا ﴿۸﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۹﴾ رَبِّ مُوسَى وَ هَارُونَ ﴿۱۰﴾

[الأعراف: 113-122]

”اور جادوگر فرعون کے پاس آئے، انھوں نے کہا یقیناً ہمارے لیے ضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے۔ کہا ہاں! اور یقیناً تم ضرور مقرب لوگوں سے ہو گے۔ انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تو پھینکے، یا ہم ہی پھینکنے والے ہوں۔ کہا تم پھینکو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں سخت خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنی لاٹھی پھینک، تو اچانک وہ ان چیزوں کو نگلنے لگی جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔ پس حق ثابت ہو گیا اور باطل ہو گیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔ تو اس موقع پر وہ مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر واپس

ہوئے۔ اور جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے۔ انھوں نے کہا ہم

جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔“

﴿ قَالَ مُوسَىٰ اتَّقُوا اللَّهَ لَاحِقَ لَمَّا جَاءَ كُمْ أَصْحَرُ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّحَرُونَ ﴾ ﴿ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَلْفِتَنَّا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴾ ﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ اتُّونِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ﴾ ﴿ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ اأَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴾ ﴿ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحَرُ إِنَّ اللَّهَ سَيَبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴾ ﴿ وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴾ [یونس: 77-82]

”موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں (یہ) کہتے ہو، جب وہ تمہارے پاس آیا، کیا جادو ہے یہ؟ حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوتے۔ انھوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں اس راہ سے پھیر دے، جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور اس سر زمین میں تم دونوں ہی کو بڑائی مل جائے؟ اور ہم تم دونوں کو ہرگز ماننے والے نہیں۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے کر آؤ۔ تو جب جادوگر آ گئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: پھینکو جو کچھ تم پھینکنے والے ہو۔ تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا۔ اور اللہ حق کو اپنی

باتوں کے ساتھ سچا کر دیتا ہے، خواہ مجرم برا ہی جائیں۔“

- ⑤ ﴿ وَ لَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ أَبَى ﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَمُوسَى ﴿ فَلَمَّا تَيَسَّنَا بِسِحْرِ مِثْلِهِ فَأَجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَ لَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزَّيْنَةِ وَ أَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿ فَتَوَلَّى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَى ﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى ﴿ فَتَنَّا زَعَوْا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ أَسْرَوْا النَّجْوَى ﴾ قَالُوا إِنَّ هَٰذِهِ لَسِحْرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يُزْهِبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى ﴿ فَاجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اتُّوَا صَفًّا وَ قَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنْ اسْتَعْلَى ﴾ قَالُوا يَمُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقَى وَ إِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى ﴿ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبالُهُمْ وَ عَصِيَّتُهُمْ يَخَيْلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى ﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَى ﴿ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى ﴾ وَ أَلْقَى مَا فِي يَمِينِكَ تَلَقَّفَ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سِحْرٍ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ﴿ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَ مُوسَى ﴿ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنِ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمْ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَا قَطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَ

أَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَ لَا وَصَلَيْنَاكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَ
لَتَعْلَمَنَّ آيِنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَ أَبْقَى ﴿٥٦﴾ قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَى مَا
جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ الَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا
تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٥٧﴾ إِنَّا أَمْنَا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطِيئَتَنَا
وَ مَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَ اللَّهُ خَيْرٌ وَ أَبْقَى ﴿٥٨﴾ إِنَّهُ مَن
يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَ لَا يَحْيَى ﴿٥٩﴾
وَ مَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ
الْعُلَى ﴿٦٠﴾ جَنَّاتٌ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
وَ ذَلِكَ جَزَاؤُا مَن تَزَكَّى ﴿٦١﴾ [طہ: 56-72]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے اسے اپنی نشانیاں سب کی سب دکھلائیں،
پس اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔ کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے
آیا ہے کہ ہمیں ہماری سر زمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے
اے موسیٰ!۔ تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں
گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت
طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو
مساوی ہو۔ کہا تمہارے وعدے کا وقت زینت کا دن ہے اور یہ کہ
لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں۔ پس فرعون لوٹا، پس اس نے اپنے
داؤ پیچ جمع کیے، پھر آ گیا۔ موسیٰ نے ان سے کہا تمہاری بربادی ہو!
اللہ پر کوئی جھوٹ نہ باندھنا، ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر
دے گا اور یقیناً ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ تو وہ اپنے

معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑے اور انھوں نے پوشیدہ سرگوشی کی۔ کہا بے شک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور تمہارا وہ طریقہ لے جائیں جو سب سے اچھا ہے۔ سو تم اپنی تدبیر پختہ کرو، پھر صف باندھ کر آ جاؤ اور یقیناً آج وہ کامیاب ہوگا جس نے غلبہ حاصل کر لیا۔ انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تو پھینکے، یا ہم ہی پھینکنے والے ہوں۔ کہا بلکہ تم پھینکو، تو اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں، اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا، ان کے جادو کی وجہ سے کہ واقعی وہ دوڑ رہی ہیں۔ تو موسیٰ نے اپنے دل میں ایک خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا خوف نہ کر، یقیناً تو ہی غالب ہے۔ اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نکل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے، وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔ تو جادوگر گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے، انھوں نے کہا: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔ کہا تم اس پر اس سے پہلے ایمان لے آئے کہ میں تمہیں اجازت دوں، یقیناً یہ تو تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے، پس یقیناً میں ہر صورت تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمت سے بری طرح کاٹوں گا اور ضرور ہر صورت تمہیں کھجور کے تنوں پر بُری طرح سولی دوں گا اور یقیناً تم ضرور جان لو گے کہ ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ انھوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں

گے ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آئے ہیں اور اس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، سو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے، اس کے سوا کچھ نہیں کہ تو اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کرے گا۔ بے شک ہم اپنے رب پر اس لیے ایمان لائے ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہماری خطائیں بخش دے اور جادو کے وہ کام بھی جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا ہے اور اللہ بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو یقیناً اسی کے لیے جہنم ہے، نہ وہ اس میں مرے گا اور نہ جیے گا۔ اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا کہ اس نے اچھے اعمال کیے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب سے بلند درجے ہیں۔ ہمیشگی کے باغات، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ رہنے والے اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک ہوا۔“

⑥ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝﴾

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿[الإخلاص: 1-4]

”کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔“

④ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ

حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿[الفلق: 1-5]

”تو کہہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے

جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

⑧ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ [الناس: 1-5]

”تو کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔“

240- ولید بن مغیرہ نے نبی ﷺ کے متعلق کیا کہا تھا؟

اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ﴾ [المدثر: 24]

”پھر اس نے کہا یہ جادو کے سوا کچھ نہیں، جو نقل کیا جاتا ہے۔“

یعنی یہ ایسا جادو ہے، جسے محمد ﷺ اپنے سے قبل کے کسی بندے سے نقل

کرتا اور اسے بیان کرتا ہے۔ اسی لیے اس نے کہا: ﴿إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ﴾

”یہ انسان کے قول کے سوا کچھ نہیں۔“

یعنی یہ اللہ کا کلام نہیں، کسی بشر کا کلام ہے۔ مذکورہ آیت کے سیاق میں

ولید بن مغیرہ مخزومی ہی کا تذکرہ ہے، جو لوگوں کے سامنے آیا اور کہنے لگا،

محمد ﷺ جو بات کرتے ہیں وہ بڑی تعجب آمیز ہے۔ پس اللہ کی قسم نہ وہ شعر ہے نہ جادو اور نہ جنون کی غیر معقول باتیں، اس کا قول اللہ کا کلام ہے۔
پھر ابو جہل آیا اور اس نے ولید بن مغیرہ پر سختی کی کہ وہ اپنی بات کو بدلے، پھر ولید نے کہا کہ ﴿فَقَالَ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ﴾ یہ کلام دوسروں سے نقل کیا جاتا ہے۔

241- کیا مشرکین نے نبی ﷺ پر جادو کی تہمت لگائی تھی؟

جی ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ
نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنَّا تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا﴾

[الاسراء: 47]

”ہم اس (نیت) کو زیادہ جاننے والے ہیں جس کے ساتھ وہ اسے غور سے سنتے ہیں، جب وہ تیری طرف کان لگاتے ہیں اور جب وہ سرگوشیاں کرتے ہیں، جب وہ ظالم کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم پیروی نہیں کرتے مگر ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔“

آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو سردارانِ قریش کے درمیان ہونے والی سرگوشیوں کی خبر دے رہے ہیں، جب وہ اپنی قوم سے چھپ کر رسول اللہ ﷺ کی قراءت سننے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ یہ آدمی تو جادو زدہ ہے۔ اگر ﴿مَّسْحُورًا﴾ کو ”سحر“ سے ماخوذ سمجھیں تو پھر مطلب ہوگا کہ تم محمد ﷺ کی اتباع کرو گے جو ایسا آدمی ہے جو غذا کھاتا ہے۔ ان میں سے بعض نے کہا: کاہن ہے، کسی نے کہا: مجنون ہے اور کچھ کہنے والوں نے کہا: جادوگر ہے۔

ظالموں کی اس بات: ﴿إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا﴾ کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا﴾

[الفرقان: 9]

”دیکھ انھوں نے تیرے لیے کیسی مثالیں بیان کیں، سو گمراہ ہو گئے، پس وہ کوئی راستہ نہیں پاسکتے۔“

یعنی یہ لوگ آپ کو ساحر، مسحور، مجنون، کذاب اور شاعر کہہ کر آپ ﷺ پر تہمت لگاتے اور آپ کی تکذیب کرتے ہیں۔ ان کی یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں اور وہ شخص جو اذنا سافہم و عقل بھی رکھتا ہو، وہ ان کے جھوٹ اور بہتان بازی کو فوراً جان لے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ

لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ [الأنعام: 7]

”اور اگر ہم ان پر کاغذ میں لکھی ہوئی کوئی چیز اتارتے، پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے تو یقیناً وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، یہی کہتے کہ یہ تو کھلے جادو کے سوا کچھ نہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے بارے میں خبر دی ہے کہ انھوں نے حق کے نزول کو دیکھ لینے اور معاینہ کر لینے کے بعد بھی تکبر و عناد کی بنیاد پر اس کا انکار کیا اور کہا کہ ﴿إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ اور اس میں اللہ نے محسوسات کے بارے میں ان کے تکبر کی اطلاع دی ہے، اسی طرح اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ﴾ [سبا: 8]

”کیا اس نے اللہ پر ایک جھوٹ باندھا ہے، یا اسے کچھ جنون ہے؟

بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ عذاب اور بہت دور کی

گمراہی میں ہیں۔“

اس آیت میں اللہ نے مشرکین کا رد کرتے ہوئے فرمایا: معاملہ ایسے نہیں ہے، جیسے انھوں نے سمجھا ہے اور نہ ویسے ہے جس کی طرف وہ گئے ہیں، بلکہ محمد ﷺ اس حق میں جسے وہ لائے، سچ بولنے والے، نیکوکار اور رشد و ہدایت پانے والے ہیں، جب کہ کافر لوگ جھوٹے، جاہل، غبی اور حق سے دور ہیں۔

242- اس بات کی دلیل کیا ہے کہ نبی ﷺ پر کیا جانے والا

جادو صرف ان کی ازواج ہی کے خلاف تھا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

« سُحِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي نِسَاءَهُ، وَلَمْ يَأْتِهِنَّ ۚ »^①

”رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا، حتیٰ کہ آپ کو اپنی ازواج کے پاس

جائے بغیر یہ خیال آتا کہ آپ ﷺ ان کے پاس گئے ہیں۔“

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [5765] صحیح مسلم، کتاب السلام، باب

السحر، رقم الحدیث [2189]

243- جب میں کسی کو جادو یا کسی اور مرض میں مبتلا دیکھوں تو کیا کہوں؟

جیسے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ

بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا»⁽¹⁾

”جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو وہ کہے: سب تعریفیں اس اللہ کی ہیں

جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت بخشی، جس میں اس نے تجھے

مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سوں پر مجھے فضیلت بخشی۔“

244- جادو زدہ کے لیے کیا دعا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ. إِلَّا عَافَاهُ

اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ»⁽²⁾

”جس نے کسی مریض کی عیادت کی اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ

(1) سنن الترمذی [493, 494/5] رقم الحدیث [3432]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [974] سنن أبی داود، رقم الحدیث [3106] سنن

الترمذی، رقم الحدیث [2083] صحیح الجامع، رقم الحدیث [6388]

کہا: ”أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ“
(میں اس عظیم اللہ سے سوال کرتا ہوں، جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ
مجھے شفا عطا فرمائے) اللہ اس کو اس مرض سے عافیت بخشیں گے،
اگر اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو۔“

245- کیا کچھنے لگوانا بھی جادو کا علاج ہے؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ»⁽¹⁾

”بہترین چیز جس کو تم بطور دوا استعمال کرتے ہو، سینگ لگوانا ہے۔“

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے:

«اِحْتَجَمَ عَلَى رَأْسِهِ بِقَرْنٍ حِينَ طُبَّ»⁽²⁾

”بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر سینگ کے ساتھ کچھنے

لگوائے، جب آپ پر جادو کیا گیا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پھنچنے والے جادو کا مادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر تک پہنچ گیا تھا
اور دماغی قوتوں میں سے ایک قوت کو اس طرح متاثر کیا کہ آپ کو خیال گزرتا
کہ آپ نے ایک کام کر لیا ہے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ ہوتا تھا۔ یہ طبیعت اور
خونی مادے میں جادوگر کی طرف سے تصرف ہوتا ہے وہ مادہ اس کے اگلے

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5696] کتاب الطب، باب الحجامة من الداء،

صحیح مسلم، رقم الحدیث [1577] کتاب المساقاة،

(2) ابوسعید القاسم بن سلام نے اسے ”غریب الحدیث“ [43/2] میں ذکر کیا اور حافض

ابن حجر نے ”الفتح“ [228/10] میں اس پر مرسل ہونے کا حکم لگایا ہے۔

اندرونی حصے تک پہنچ جاتا ہے اور انسان اس کے مزاج کو تبدیل کر دیتا ہے۔

246- کچھنے لگوانے کے بہترین دن کون سے ہیں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے:

« مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَةِ عَشْرَةَ مِنْ الشَّهْرِ، وَتِسْعَةَ عَشْرَةَ،

وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ، كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ »⁽¹⁾

”جس نے مہینے کی سترہ اور انیس اور اکیس کو سیٹگی لگوائی، وہ اس کے

لیے ہر بیماری سے شفا ہوگی۔“

247- کوئی ایسا جادوگر جو مختلف حرکتیں کرتا ہو، پھر کوئی بچہ ذبح

کیا جاتا ہو اور اس کی طرف دوبارہ لوٹتا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر تھا، جو اپنی تلوار کے ساتھ کسی لڑکے کو مارتا، پھر اس کی گردن توڑ دیتا، پھر اسے اس کی طرف لوٹا دیتا تھا، یا وہ کوئی بچہ لاتا اور اسے گدھے کے منہ میں داخل کرتا اور اسی گدھے کی دبر سے نکال لیتا، حتیٰ کہ انصار کا ایک آدمی آیا اور جادوگر کے سر پر ضرب لگائی تو وہ اسی وقت مر گیا، پھر انصاری نے اسے کہا: اب اپنے آپ کو زندہ کرو!⁽²⁾

یہ سب شیطانی عمل ہیں، کیوں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا

⁽¹⁾ حسن. سنن أبي داود، رقم الحديث [3861] كتاب الطب، علامہ البانی نے اسے

صحیح کہا ہے۔ دیکھئے: ”صحيح الجامع“، رقم الحديث [5968]

⁽²⁾ البداية و النهاية لابن كثير

الشَّيْطَانِ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٧﴾ [الأعراف: 27]

”بے شک وہ اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں، جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھتے۔ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کے دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔“

یعنی ہمیں نہیں معلوم ہوتا کہ وہ ایسی حرکتیں کس طرح کر لیتے ہیں۔ جب کہ یہ سب جانتے ہیں کہ یہ ایک شعبہ بازی ہی ہوتی ہے۔

248- کیا جادوگر کے لیے توبہ ہے؟

علماء نے اس کی توبہ میں اختلاف کیا ہے اور رائج بات یہ ہے کہ چند شرائط کے ساتھ اس کے لیے توبہ کا جواز ہے۔ وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

- ❖ گناہ پر ندامت اختیار کرنا اور اسے دوبارہ نہ کرنے کا عزم کرنا۔
- ❖ ظلم کا بدلہ دینا۔
- ❖ کثرت سے اطاعت کے کام کرنا اور ان بُرے لوگوں سے دوری اختیار کرنا، جنہیں اس کے جادوگر ہونے کا علم ہے۔

249- جادو، کرامت اور معجزے کے درمیان کیا فرق ہے؟

جادو: ایسا علم ہے، جو معاینے سے حاصل ہوتا ہے اور اس کا کرنے والا ساحر (جادوگر) ہے۔

کرامت: اللہ تعالیٰ کی ہبہ کردہ چیز ہے، اس میں معاینہ نہیں ہوتا، اللہ کی طرف سے نیک، پاکیزہ اور متقی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔

معجزہ: خرقِ عادت معاملہ ہوتا ہے اور صرف انبیا و رسل کو من جانب اللہ ملتا ہے۔

250- کیا صحابہ رضی اللہ عنہم یا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی پر جادو ہوا تھا؟

ہاں، سیدہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا، حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما بن الخطاب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر جادو ہوا تھا۔

251- کیا علم نجوم کا جادو کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

«مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُومِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السَّحْرِ، زَادَ مَا زَادَ»⁽¹⁾

”جس نے نجوم کا کوئی علم حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک شعبہ حاصل کیا، جتنا زیادہ کرے گا اتنا زیادہ (جادو حاصل) کرے گا۔“

252- کیا اہل کتاب جادو گر کو مسلمان جادو گر کی طرح قتل کیا

جائے گا؟

امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

”اگر وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دے تو اسے قتل نہیں کیا جاسکتا۔“⁽²⁾

(1) صحیح. مسند أحمد [227/1] سنن أبي داود، رقم الحديث [3905] علامہ

البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح الجامع، رقم الحديث [6074]

(2) أحكام القرآن للجصاص [42/1]

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”اس کے جادو کی بنا پر اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔“

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا:

”وہ اپنے جادو کی وجہ سے کافر قرار دیا جائے گا، قتل کیا جائے یا نہ قتل کیا جائے، لیکن کافر قرار دیا جائے گا۔“

253- کیا خوبصورت کلام کا القا جادو ہے؟

نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

«إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مِئْنَةٌ مِنْ فَقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا»⁽¹⁾

”بلاشبہ آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی فقاہت کی علامت ہے، پس تم نماز لمبی کیا کرو اور خطبہ چھوٹا دیا کرو اور بلاشبہ بعض بیان جادو ہیں۔“

یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے عمر بن عبدالعزیز کے پاس بلغ کلام کی تو عمر رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کی قسم یہ حلال جادو ہے۔

254- اس آیت ﴿وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ﴾ کا سبب نزول کیا ہے؟

﴿وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ﴾

(1) صحیح الجامع الصغیر، رقم الحدیث [2100] الإراءاء، رقم الحدیث [618]

صحیح مسلم [594, 869/2] مسند أحمد [263/4] سنن الدارمی [1556]

سَلِيمُنْ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانِ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا
 أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَنِ
 مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ
 مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ
 بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَ يَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا
 يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ
 وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿102﴾ [البقرة: 102]

”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت
 میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر
 کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے)
 جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ
 دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض
 ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے
 جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے
 اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ
 کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی
 اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ
 جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک
 بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔
 کاش! وہ جانتے ہوتے۔“

سبب نزول: یہودی نبی اکرم ﷺ سے تورات کی کسی بھی چیز کے بارے

پوچھتے تو آپ ﷺ جواب دے دیتے، پھر انھوں نے آپ ﷺ سے جادو کے بارے میں سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔⁽¹⁾

ایک دوسرا قول یہ ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام کا قرآن میں ذکر ہوا تو مدینے کے یہودی کہنے لگے: کیا تمہیں محمد ﷺ پر تعجب نہیں ہوتا، جو یہ گمان کرتے ہیں کہ داود علیہ السلام کا بیٹا نبی تھا؟ اللہ کی قسم وہ تو صرف جادوگر تھا۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔⁽²⁾

255- جادو سیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جادو سیکھنا حرام ہے۔ جمہور علما اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جادو کبیرہ اور موجب ہلاکت گناہ ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے، کیوں کہ قرآن کریم نے کئی مقامات پر اس کی مذمت کی ہے اور واضح بیان کیا ہے کہ وہ کفر ہے۔ اس لیے اس کی تعلیم حرام ہے۔ اسی طرح سے نبی اکرم ﷺ کا فرمان بھی اس کی تائید کرتا ہے:

«اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟
قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ،
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ»⁽³⁾

⁽¹⁾ یہ امام ابو العالیہ کا قول ہے۔

⁽²⁾ یہ امام ابن اسحاق سے ”الجامع لأحكام القرآن“ میں منقول ہے۔ زاد المسیر [122/1]

⁽³⁾ صحیح البخاری کتاب الوصایا [294/5] صحیح مسلم کتاب الإیمان، رقم الحدیث [89] سنن أبي داود، رقم الحدیث [2874] سنن النسائي [257/6]

”سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو! صحابہ نے کہا: وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو اور اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن بھاگ جانا اور پاکدامن، غافل، مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

256- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ہونے والے جادو کا کیا قصہ ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان پر ہونے والے جادو کے بارے میں منقول اثر کا ایک قوی شاہد ہے۔ عمرہ رضی اللہ عنہا سے بھی ثابت ہے کہ انھوں نے کہا:

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں اور ان کی بیماری طول پکڑ گئی۔ مدینے میں ایک آدمی آیا جو علاج کیا کرتا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجا انھیں اس کے پاس لے گیا، تاکہ ان کی بیماری کے بارے اس سے پوچھیں تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! تم ایسی عورت کی بات کر رہے ہو جو جادو زدہ ہے، اس پر اس کی لونڈی نے جادو کیا ہوا ہے۔ (اس سے پوچھا گیا تو) اس نے کہا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ وہ فوت ہو جائے اور میں آزاد ہو جاؤں (راوی نے کہا) وہ لونڈی مدبرہ (مالک کی وفات کے بعد آزاد ہونے والی) تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسے عرب کے سب سے بُرے مالکوں کو بیچ دو اور اس کی قیمت سے ایک اور لونڈی خرید لو۔“^(۱)

① صحیح. مسند أحمد [40/4] رقم الحديث [24172] موطأ الإمام مالك

[422/2] مصنف عبد الرزاق [183/10]

257- ربط کیا ہوتا ہے؟

وہ جادو کی ایک قسم ہے۔

ربط کی تعریف:

ربط صحیح و تندرست آدمی کا اپنی اہلیہ کے پاس جانے کی طاقت نہ رکھنے کو کہتے ہیں۔ یہ اس جادو کا نتیجہ ہوتا ہے، جو کسی جادوگر نے اس پر کیا ہو اور یہ کام بڑا عام ہے، خصوصاً بستیوں اور سبزہ زاروں میں۔ یہ کام قبیح و حرام اور منکر و شنیع ہے۔

ربط سے جذبات کا مرکز معطل ہو جاتا ہے، جس سے ان رگوں کی طرف پیغام رسانی کرنے والے اشارات میں جمود آ جاتا ہے، جو قضیب میں خون کو گراتی ہیں، چناں چہ وہ لٹک جاتا ہے اور سکڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ﴾

[البقرة: 102]

”پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے۔“

اس کا علاج وہی ہے جو ہم نے جادو کے باب میں بیان کیا ہے، کیوں کہ یہ بھی جادو کی ایک نوع ہے۔

258- میں جادو کی مصیبت میں گرفتار ہوں، کیا مجھے دعا کرنا کوئی فائدہ دے گا؟

جی ہاں! دعا کرنا آپ کو نفع دے گا، کیونکہ آپ مظلوم ہیں۔ نبی اکرم ﷺ

سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

«اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ»^①
 ”مظلوم کی بددعا سے بچو، اس لیے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان
 کوئی حجاب نہیں ہوتا۔“

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کی بنا پر ہم اور دیگر مسلمان بھی آپ کے لیے
 دعا گو ہیں:

«دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ
 رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِمَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ، قَالَ الْمَلَكُ
 الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ»^②

”مسلمان کا اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا
 اللہ کی بارگاہ میں قبولیت پاتا ہے۔ جو اپنے بھائی کے لیے خیر کی
 دعا کرتا ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو اس
 کی دعا پر آمین کہتا ہے اور ساتھ ہی اسے کہتا ہے: تیرے لیے بھی
 اس کی مثل ہو۔“

259- اسلام جادوگروں کے پاس جانے سے کیوں روکتا ہے؟

اسلام ایک کامل و مکمل دین ہے۔ جادوگروں کی پناہ کو مباح قرار دینا یہ
 ظاہر کرتا ہے کہ جادوگر کی قدرت (نعوذ باللہ) اللہ کی قدرت پر غالب ہے،
 جب کہ مخلوق کی قدرت کو اللہ کی قدرت کے قریب کہنا بھی درست نہیں۔

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [1496]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [2733]

بلاشبہ جو اسے مباح قرار دیتا ہے، اس نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں پڑھا:
 «مَنْ أَتَى عَرَافًا أَوْ كَاهِنًا، يُؤْمِنُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ
 عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»⁽¹⁾

”جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس گیا اور اس کے کہے پر یقین کیا،
 بلاشبہ اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کا انکار کیا۔“

260- غیلان کیا ہے؟

عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے غیلان کے
 بارے میں سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«هُمْ سَحَرَةُ الْجِنِّ»⁽²⁾ ”وہ جادوگر جن ہیں۔“

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«وَإِذَا تَغَوَّلْتُ لَكُمْ الْغِيلَانَ، فَبَادِرُوا بِالْأَذَانِ»

”اَلْغِيلَانَ“ وہ جادوگر جن ہیں، جو لوگوں کو سیدھے راستے سے گمراہ کر
 کے فتنے میں ڈالتے ہیں۔ ”تَغَوَّلْتُ“ کا معنی یہ ہے کہ وہ تمہارے لیے مختلف
 صورتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ”فَبَادِرُوا بِالْأَذَانِ“ یعنی با آواز بلند اذان کہنے
 میں جلدی کرو، اس لیے کہ وہ بھاگ جائے گا اور تم اس کے شر سے بچ جاؤ گے،
 کیوں کہ شیاطین اذان سننے کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔“

⁽¹⁾ المعجم الكبير للطبراني [76/10] امام ترمذی، ابو یعلیٰ نے اسے جید سند کے ساتھ

موقوفاً روایت کیا ہے اور اس کے روات ثقہ ہیں۔

⁽²⁾ دیکھیں! السلسلة الضعيفة للألباني، رقم الحديث [1809]

261- کیا کوئی شخص جادو یا حسد کا علاج بذات خود کر سکتا ہے؟

ہاں، اس مسئلے میں یہی تو ہمارا بنیادی ہدف ہے، کیوں کہ اسلام ثالثوں کا روادار نہیں۔ مریض اپنے آپ سے بذات خود جادو کو دور کر سکتا ہے اور اس میں اسے کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت ہی نہیں۔ پس علاج بھی تو مریض کے یقین کا محتاج ہے، پھر اس کی رضا کا، بالآخر صبر کا۔ اپنے جسم کے جس حصے پر تو درد محسوس کرتا ہے، وہاں اپنا ہاتھ رکھ اور کہہ:

«أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»⁽¹⁾

پھر تو تین بار ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ، پھر سات بار:

«أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ»⁽²⁾

پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے ان میں پھونک لگا اور (الاخلاص، الفلق اور الناس) تین سورتیں پڑھ، پھر تو اپنے سر، چہرے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ پھیر سکتا ہے پھیر اور ایسا تین بار کر۔⁽³⁾ سورۃ البقرہ مکمل پڑھنا بھی جادو کا علاج ہے۔

262- نبی اکرم ﷺ کو سینگ کی کے ساتھ علاج کا حکم کب دیا گیا؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5351] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2191]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2202] مسند أحمد [217/4]

(3) صحیح البخاری [125/11]

« مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِيْ بِمَلَكٍ إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ ① »

”جس رات مجھے معراج نصیب ہوئی میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرا، انھوں نے مجھے یہ ضرور کہا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو سینگ لگوانے کا حکم دیں۔“

263- جادو زدہ شخص کو دورانِ قراءت کون کون سے عوارض لاحق ہو سکتے ہیں؟

شدید تنگی محسوس کر گا، قراءت سے بے قراری کا اظہار کرے گا، مریض رونے کے لیے فوراً تیار ہو جائے گا اور بذات خود وہ اس رونے سے تعجب کرے گا۔ خصوصاً جادو کی آیات کی تلاوت کے وقت اس پر چلانے کی کیفیت ہو جائے گی۔ نیند کی طرف میلان بڑھے گا۔ کبھی جسم کا پھولنا ظاہر ہوگا، جو پیٹ یا چہرے پر دکھائی دے گا اور کبھی جسم کا سکڑنا ظاہر ہوگا، خصوصاً اطرافِ بدن میں۔ نہ وہ قراءت کا جواب دے گا اور نہ علاج ہی میں جلدی چاہے گا۔

264- میں دجال اور شعبدہ باز کی پہچان کیسے کروں؟

- ① وہ مریض سے اس کا اور اس کی ماں کے نام کا سوال کرے گا۔
 - ② مریض کے آثار میں سے کوئی اثر (کپڑا، رومال یا ٹوپی) پکڑے گا۔
 - ③ بسا اوقات وہ ذبح کرنے کے لیے مخصوص صفات کا حامل جانور طلب
- ① سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [3479] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کرے گا اور اس پر اللہ کا نام ذکر نہ کرے گا۔

④ کئی طرح کے طلاسم لکھے گا اور سمجھ سے بالاتر وظائف پڑھے گا۔

⑤ مریض کو چند تہوں میں لپٹا ہوا کپڑا دے گا، جس کے اندر کچھ حروف یا نمبر ہوں گے۔

⑥ وہ مریض کو حکم دے گا کہ وہ ایک معین مدت تک لوگوں سے ایسے کمرے میں الگ تھلگ رہے، جہاں دھوپ داخل نہیں ہو سکتی، جسے عام طور پر لوگ تہہ خانہ کہتے ہیں۔

⑦ کبھی وہ مریض سے ایک معین مدت تک پانی کو نہ چھونے کا مطالبہ کرے گا۔

⑧ مریض کو زمین میں دفن کرنے کے لیے کچھ چیزیں دے گا۔

⑨ وہ مریض کو جلانے اور سمندر میں ڈالنے کے لیے کچھ اوراق دے گا۔

⑩ کبھی کبھار وہ مریض کا نام، اس کی ماں کا نام اور اس کے شہر اور مشکل کا

نام بتا دے گا۔

⑪ کسی برے کام کا مطالبہ کرے گا، مثلاً کہے گا: قرآن کو چھونا نہیں ہے۔

قرآن کو پڑھنا نہیں ہے یا تم نے نماز نہیں پڑھنی یا موسیقی سنا کر وغیرہ۔

اس لیے ان کی طرف جانے سے بچنا ضروری ہے۔

265- کیا حسد کوئی حقیقت ہے یا کوئی من گھڑت چیز؟

حسد ایک حقیقت ہے اور جو احادیث جان لینے کے باوجود اس کا

اعتراف نہ کرے، وہ کافر ہے۔ اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ

اتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ﴿٥٤﴾

[النساء: 54]

”یا وہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا ہے، تو ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور ہم نے انھیں بہت بڑی سلطنت عطا فرمائی۔“

﴿ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ ﴾ [الفلق: 1-5]

”تو کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْعَيْنُ حَقٌّ» ⁽¹⁾ ”نظر حق ہے۔“

266- کیا کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہے؟

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا بیٹا جعفر نظر کا شکار ہو گیا ہے، کیا میں اسے دم کر سکتی ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① صحیح البخاری [319/10] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2187]

«نَعَمْ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَضَاءَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ»^①

”ہاں، اگر کوئی چیز قضا پر سبقت لینے والی تو وہ نظر ہوتی۔“

نیز سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

«إِنَّ الْعَيْنَ لَتَدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقَدْرَ»^②

”بلاشبہ نظر آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں

(داخل کر دیتی ہے)۔“

کچھ نظریں ایسی ہوتی ہیں، جو صرف دیکھنے ہی سے انسان پر اثر انداز ہو جاتی ہیں، کیوں کہ ایسا شخص انتہائی خبیث النفس ہوتا ہے۔ جو نہی وہ کسی کو دیکھتا ہے، فوراً اس کی نظر اثر انداز ہو جاتی ہے۔

267- حسد کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو ایک نعمت سے نوازا ہے تو دوسرا شخص تمنا کرتا ہے کہ اس سے نعمت چھن جائے اور مجھے مل جائے، اس کو حسد کہتے ہیں۔

ابلیس نے ہمارے باپ آدم علیہ السلام سے جو حسد کیا، وہ پہلا حسد تھا اور انسانوں کے درمیان پہلا معصیت کا کام قابیل کا اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَى آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقْبِلَ

① سنن الترمذی، کتاب الطب، باب الرقية من العين، رقم الحديث [2059]

مسند أحمد [438/6]

② حسن. الحلیة [90/7] مسند شہاب، رقم الحديث [1057] علامہ البانی نے

اسے صحیح کہا ہے۔ رقم الحديث [1249]

مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿27﴾ [المائدة: 27]

”اور ان پر آدم کے دو بیٹوں کی خبر کی تلاوت حق کے ساتھ کر، جب ان دونوں نے کچھ قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں تجھے ضرور ہی قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ قَضَاءِ اللَّهِ وَقَدَرِهِ بِالْأَنْفُسِ»^①

”اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے بعد کثرت اموات نظر سے ہوں گی۔“

حسد قیامت کے قائم ہونے تک امتوں کی بیماری ہے۔ حسد اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَبَاغِضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا»^②

”تم قطع رحمی کرو نہ ایک دوسرے سے بغض کرو اور نہ حسد کرو۔ اللہ

کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔“

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُ النَّاسِ ذُو الْقَلْبِ الْمَخْمُومِ، وَاللِّسَانِ الصَّادِقِ» قِيلَ: مَا

① امام بخاری نے اسے ”التاریخ الكبير“ [360/4] میں روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے

”كشف الأستار“ [403/3] رقم الحديث [3052] میں نقل کیا ہے۔

② صحيح مسلم، رقم الحديث [2559]

الْقَلْبُ الْمَخْمُومُ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيٍ وَلَا حَسَدَ» قِيلَ: فَمَنْ عَلَى أَثَرِهِ؟ قَالَ: «الَّذِي يَشْنَأُ الدُّنْيَا وَيُحِبُّ الْآخِرَةَ» قِيلَ: فَمَنْ عَلَى أَثَرِهِ؟ قَالَ: «مُؤْمِنٌ فِي خُلُقٍ حَسَنٍ»^①

”لوگوں میں سب سے بہتر مخموم دل اور سچی زبان والا ہے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: قلب مخموم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا پرہیزگار اور پاکیزہ دل ہے جس میں کوئی گناہ، بغاوت اور حسد نہیں ہوتا۔ کہا گیا: کون اس کے اثر پر ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو دنیا کو برا جانتا اور آخرت کو پسند کرتا ہے۔ کہا گیا: اس کے بعد کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اخلاق والا مومن۔“

ابو عبید نے ذکر کیا ہے کہ ”النقی“ سے مراد وہ ہے جس کے دل میں حسد اور کینہ نہ ہو۔^②

268- کیا حسد کے علاج کی کوئی دلیل ہے؟

ہاں، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا:
«أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَوْ أَمَرَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ»^③
”مجھے نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا، یا نبی کریم ﷺ نے ہمیں نظر سے دم کروانے کا حکم دیا۔“

① دیکھیں! صحیح الجامع، رقم الحديث [3291]

② سنن ابن ماجہ، رقم الحديث [4306] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

③ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقية العين، رقم الحديث [5738]

صحیح مسلم، رقم الحديث [2195]

269- کیا نظر کا دم کروانا جائز ہے؟

ہاں، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ»^①

”نہیں ہے دم مگر نظریا بخار سے۔“

صحیح مسلم میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا:

«رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ»^②

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگنے، بخار اور چیونٹی کے کاٹنے سے دم کروانے کی رخصت دی ہے۔“

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

«إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ»^③

”بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کا چہرہ سیاہی مائل سرخ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دم کرواؤ، کیونکہ یہ نظر کا شکار ہے۔“

① صحیح. سنن أبي داود، رقم الحديث [3884] كتاب الطب، مسند أحمد [436/4]

② صحیح. موطأ الإمام مالك، رقم الحديث [2707] باب الوضوء من العين، مسند أحمد [4/6/3] وغيرهما.

③ صحیح البخاري، رقم الحديث [5739] كتاب الطب، باب رقية العين، صحیح مسلم، رقم الحديث [2197]

270- سب سے پہلا حاسد کون ہے؟

سب سے پہلا حاسد شیطان تھا اور کائنات میں پہلی نافرمانی کی بنیاد بھی حسد تھی، جب ابلیس نے اللہ کے ہاں آدم علیہ السلام کے عظیم المرتبہ ہونے پر ان سے حسد کیا تھا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿ قَالَ مَا مَنَّكَ إِلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ

خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴾ [الأعراف: 12]

”فرمایا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ نہیں کرتا، جب میں نے تجھے حکم دیا؟ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔“

﴿ قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ [الإسراء: 62]

”اس نے کہا کیا تو نے دیکھا، یہ شخص جسے تو نے مجھ پر عزت بخشی، یقیناً اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں بہت تھوڑے لوگوں کے سوا اس کی اولاد ہر صورت جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔“

271- حسد کا علاج کیا ہے؟

درج ذیل طریقوں سے حسد کا علاج کیا جاسکتا ہے:

① اللہ نے جو تیری قسمت میں کر دیا اس پر راضی ہو جاؤ۔

② حاسد کے ساتھ احسان کرنا۔

③

حاسد کی اذیت پر صبر کرنا۔

④

مخفی رکھنا، اپنی ضرورتوں کی تکمیل پر کتمان کے ساتھ مدد حاصل کرو، اس لیے کہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔

⑤

اللہ کی پناہ مانگتے رہنا اور دم وغیرہ کروانا۔

اس کے دلائل یہ ہیں:

❶

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ﴾ [القلم: 51]

”اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، یقیناً قریب ہیں کہ تجھے اپنی نظروں سے (گھور گھور کر) ضرور ہی پھسلا دیں، جب وہ ذکر کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو دیوانہ ہے۔“

❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْعَيْنُ حَقٌّ»^① ”نظر حق ہے۔“

❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ»^②

”اللہ کی پناہ مانگا کرو، پس بے شک نظر حق ہے۔“

❹

انھیں سے روایت ہے:

«أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ»^③

❶ صحیح البخاری [319/10] صحیح مسلم [78/2]

❷ صحیح. سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [3508]

❸ صحیح البخاری مع الفتح [199/1] صحیح مسلم [183/14]

”مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا، یا نبی مکرم ﷺ نے ہمیں نظر سے دم کروانے کا حکم دیا۔“

272- قرآن کریم کے ساتھ حسد کا علاج کیسے کیا جاسکتا ہے؟

درج ذیل سورتوں کی تلاوت کرنے سے حسد کا علاج کیا جاتا ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ﴿١﴾ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ﴿٤﴾ وَلَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ مَّا أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾ [الكافرون: 1-6]

”کہہ دے اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں جس کی عبادت تم نے کی۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔“

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: 1-4]

”کہہ دے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔“

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ

حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿[الفلق: 5-1]

”تو کہہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾﴾ [الناس: 5-1]

”تو کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔“

273- جو نظرِ بد کا مرتکب ہو جائے، اسے کیا کرنا چاہیے؟

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُعْجِبُهُ فِي نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ فَلْيُبْرِكْ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ ① »

”جب تم میں سے کوئی اس چیز کو دیکھے جو اسے اس کی ذات یا مال

① مسند أحمد [447/3] سنن ابن ماجہ، رقم الحديث [3509] المستدرک للحاکم

[215/4] علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ رقم الحديث [556]

میں خوش کرتی ہو تو اس کے لیے برکت مانگے، بلاشبہ نظر حق ہے۔“
وہ کہے: بسم اللہ، ماشاء اللہ، بارک اللہ۔

274- کیا نبی اکرم ﷺ نے نظر سے دم کروانے کا حکم دیا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی ہیں:
«أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَوْ أَمَرَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ»^①
”مجھے نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا، یا نبی کریم ﷺ نے ہمیں نظر سے
دم کروانے کا حکم دیا۔“

انھیں سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں:
«كَانَ يُؤَمِّرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ»^②
”نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا کہ وہ وضو کرے، پھر اس سے وہ
غسل کرے جسے نظر لگی ہے۔“

یعنی حاسد کسی برتن میں وضو کرے، پھر وہ پانی یک بارگی حسد زدہ پر
ڈال دیا جائے۔

275- کیا کوئی قابلِ تعریف حسد بھی ہے؟

ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَتْلُوهُ

① سنن أبي داود، رقم الحديث [3880] علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ رقم

الحديث [2522]

② صحيح البخاري، رقم الحديث [5738]

آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ
آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ⁽¹⁾

”نہیں ہے حسد مگر دو آدمیوں میں، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے
قرآن دیا، پس وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا
ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے دن اور رات
کی گھڑیوں میں خرچ کرتا ہے۔“

حسد کی اس نوع کو ”رشک“ کا نام دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آدمی دوسرے
کے پاس موجود نعمت جیسی نعمت کی تمنا کرے۔ مذموم حسد یہ ہے کہ آدمی دوسرے سے
نعمت کے زوال کی خواہش کرے۔ ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم.

276- نظر کا خطرہ کیا ہے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ»⁽²⁾
”نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو ضرور نظر اس
پر سبقت لے جاتی۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«الْعَيْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَتُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ»⁽³⁾
”نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔“

⁽¹⁾ صحيح البخاري كتاب التوحيد، رقم الحديث [97]

⁽²⁾ صحيح مسلم، رقم الحديث [2188]

⁽³⁾ حسن. اسے قضا نے ”مسند الشہاب“، رقم الحديث [1057] میں روایت کیا ہے ←

277- جس کی نظر بد لگی ہے، اسے کیا کرنا چاہیے؟

نظر لگانے والے کو حکم دیا جائے گا کہ وہ ایک برتن لے اور اس میں اپنا ہاتھ ڈالے، پھر کلی کرے اور کلی والا پانی اس برتن میں ڈالے اور غسل کرے، پھر اپنا بایاں ہاتھ داخل کرے اور اپنا دایاں گھٹنا برتن میں رکھ کر اس پر پانی ڈالے، پھر دایاں ہاتھ داخل کرے اور برتن میں اپنے بائیں گھٹنے کو رکھ کر اس پر پانی ڈالے، پھر اپنی قمیص کے اندرونی حصے کو دھوئے، اس دوران میں برتن زمین پر نہ رکھا جائے، پھر جس آدمی کو نظر لگی ہے، اس کے پیچھے کھڑے ہو، یک بارگی وہ سارا پانی اس کے سر پر ڈال دیا جائے۔^①

278- جب مجھے کوئی چیز اچھی لگے تو میں کیا کہوں؟

آپ ”بِسْمِ اللّٰهِ“، ”مَا شَاءَ اللّٰهُ“، ”اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ“ اور ”اللّٰهُمَّ زِدْهُ“ کہیں۔

279- حسد کی علامات کیا ہیں؟

نیند کی کمی یا کثرت، پسینہ یا تری، پیشاب کثرت سے آنا، شہوت کی کمزوری پورے جسم یا بعض اعضا کا سن ہو جانا۔

280- کیا جن بھی انسان سے حسد کرتا ہے؟

ہاں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی، جن کے چہرے پر ”سفعة“ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

← اور ابو نعیم نے ”الحلیۃ“ [90/7] میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”السلسلۃ الصحیحۃ“، رقم الحدیث [1249] میں حسن کہا ہے۔

① سنن البیہقی [352/9]

﴿اِسْتَرْقُوا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ﴾^①

”اس کو دم کرواؤ، کیوں کہ اسے نظر لگی ہے۔“

”سَفْعَةٌ“ یعنی اس کے چہرے میں کسی جگہ ایسی رنگت تھی جو اصلی نہ تھی۔

”النَّظْرَةُ“ جن کی طرف سے نظر لگنے کو کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کی

طرف سے نظر لگنے پر بھی یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ جب کہ حق بات یہ ہے کہ یہ لفظ

عام ہے اور ہر ایک کو شامل ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے سورۃ الفلق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَمِنْ

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ کے بارے میں فرمایا ہے:

”اس میں لفظ حاسد عام ہے اور جن و انس کو شامل ہے، اس لیے کہ

شیطان اور اس کا گروہ مومنین سے اس پر جو اللہ نے انھیں عطا کیا

ہے، حسد کرتے ہیں، جیسے ابلیس نے ہمارے باپ آدم سے حسد کیا

تھا۔ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد کا بھی دشمن ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا﴾ [الفاطر: 6]

”بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے، پس تم اس کو دشمن ہی بناؤ۔“

لیکن وسواس جن شیطین کے ساتھ خاص ہیں اور حسد انسان شیطین کے

ساتھ خاص ہے، لیکن عرف عام میں وسواس اور حسد ان دونوں ہی کو شامل ہیں۔^②

281- ہم بچوں کو نظرِ بد سے کیسے دم کریں؟

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [76]

② تفسیر المعوذتین لابن قیم [ص: 62]

«كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَعْيُنِ الْجَانِّ وَأَعْيُنِ الْإِنْسَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا»^①

”رسول اللہ ﷺ جنوں کی نظروں سے اور انسانوں کی نظروں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے، پھر جب معوذتین کا نزول ہوا تو آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا (یعنی اس کے ساتھ دم کرتے) اور دیگر کو ترک کر دیا۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تو کہتے:

«أُعِذُّكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ»^②

”میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور ہر زہریلے کیڑے سے اور ہر نظر بد سے۔“

282- لوگوں میں سب سے بڑھ کر حسد کا نشانہ کون لوگ بنتے ہیں؟

ہر نعمت والا جو بیدار رہنے سے اعراض کرنے والا ہو، حسد کا نشانہ بنتا ہے۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بے شک نبی اکرم ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (جو سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں) سے کہا:

«مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً (أَيُّ نَحِيفَةً) تُصِيبُهُمْ حَاجَةٌ؟» قَالَتْ: لَا، وَلَكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: «إِرْقِيهِمْ»

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [2058] سنن النسائی، رقم الحدیث [8271]

سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [3511] امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

② صحیح البخاری، الکبائر للذهبی [ص: 16]

قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ كَلَامًا لَا بَأْسَ بِهِ، فَقَالَ: «نَعَمْ إِرْقِيهِمْ»^①
 ”کیا بات ہے کہ مجھے میرے بھتیجے بھتیجیاں کمزور دکھائی دیتے ہیں۔
 کیا انھیں کوئی پریشانی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، لیکن نظر انھیں بہت
 جلد لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو دم کر۔ اسماء کہتی ہیں
 کہ میں نے آپ ﷺ کے سامنے کچھ کلمات پیش کیے جن میں کوئی
 گناہ نہ تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، ان کو دم کیا کر۔“

283- کیا حسد حاسد کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے؟

جی ہاں، حاسد لوگوں سے نفرت کرنے لگتا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث
 سے ثابت ہوتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ
 سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ، أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ؟» قَالَ عَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟ تَتَنَافَسُونَ، ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ، ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ، ثُمَّ
 تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ،
 فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ»^②

”جب تمھیں روم و فارس کی فتح نصیب ہوگی، تم (اس وقت) کون
 لوگ ہو گے؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی کہیں گے
 جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2198]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [2962] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [3996]

کے سوا تو نہیں؟ تم ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے، پھر حسد کرنے لگو گے، پھر ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو گے، پھر باہم بغض کرنے لگو گے وغیرہ، پھر تم مسکین مہاجرین کی طرف جاؤ گے اور ان کے بعض کو بعض کی گردنوں پر رکھو گے۔“

284- کیا قلبِ سلیم میں بھی حسد پیدا ہو سکتا ہے؟

نہیں! عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟

قَالَ: «كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ» قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيٍ، وَلَا غِلٍّ، وَلَا حَسَدٍ»^①

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مخموم القلب اور زبان کا سچا، انھوں نے کہا: زبان کے سچے کی ہمیں پہچان ہے، مخموم القلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پرہیزگار اور پاکیزہ شخص ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہے اور نہ بغاوت اور نہ کینہ اور نہ حسد ہی۔“

285- لوگوں کے درمیان سے حسد کب ختم ہوگا؟

جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نزول ہوگا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ

① سنن ابن ماجہ [1409/2] رقم الحدیث [42/6] حافظ عراقی نے ”تخریج الاحیاء“ رقم الحدیث [1364] میں کہا ہے: اس کی سند صحیح ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَاللّٰهُ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلْيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلْيَتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَىٰ عَلَيْهَا، وَلْيَتَذَهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالْبَغْضَاءُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلْيَدْعُوْنَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ»⁽¹⁾

”اللہ کی قسم! ابن مریم عادل حکمران بن کر لازماً اتریں گے، پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ عائد کر دیں گے اور (اس وقت) اونٹنی کو (آزاد) چھوڑا جائے گا تو کوئی اس پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا اور باہمی عداوت، بغض اور حسد بہر حال ختم ہو جائے گا۔ اور انھیں مال کی طرف بلایا جائے گا تو کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔“

288- کیا حسد قطع تعلقی کا باعث بنتا ہے؟

جی ہاں! حسد قطع تعلقی کا باعث بن جاتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ»⁽²⁾

”آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ آپس میں حسد کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو اور تم اللہ کے بندے، بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لا تعلق رہے۔“

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [155,643]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5718] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2559]

287- حسد اور آگ کے درمیان کیا مناسبت ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

«إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ»^①

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: حسد سے بچو! پس بے شک حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے آگ ”گھاس“ کو کھا جاتی ہے۔“

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حسد حاسد کے نیک اعمال کو ضائع اور اس کی حسنت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس لیے حاسد کو توبہ و استغفار کرنی چاہیے اور کثرت ذکر کو لازم پکڑنا چاہیے، تاکہ وہ اس موذی مرض سے نجات حاصل کر سکے۔

288- کیا بغض و عداوت رکھنے والے کی معافی ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا»^②

① سنن أبي داود، رقم الحديث [4903] ابراہیم بن ابی اسید راوی کا دادا غیر معروف ہے۔ لہذا یہ ضعیف ہے۔

② مسند أحمد [400/2] رقم الحديث [9188] صحيح مسلم [1987/4] رقم الحديث [2565] سنن أبي داود [279/4] رقم الحديث [4916] البخاري في الأدب المفرد [ص: 148] رقم الحديث [411]

”جنت کے دروازے سوموار اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں، پھر ہر اس شخص کو معاف کیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو سوائے اس آدمی کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو، حتیٰ کہ آپس میں صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو، حتیٰ کہ باہم صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ باہم صلح کر لیں۔“

مفہوم حدیث یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے مطیع و فرماں بردار بندوں کو معاف کرتے ہیں اور ان سب کو اپنی درگزر میں شامل کرتے ہیں، مگر وہ لوگ اس سے محروم رہتے ہیں، جن کے درمیان خصومت اور نزاع شدت پکڑ جائے، جب تک وہ آپس میں صلح کر کے پہلے جیسا برتاؤ شروع نہیں کر دیتے، ان کی معافی کو موخر ہی رکھا جاتا ہے۔

289- جسے اپنی نظر لگنے کا خدشہ ہو، وہ کیا کرے؟

جب نظر لگانے والے کو اپنی نظر کے ضرر کا خدشہ ہو تو وہ اس کے شر کو یہ کہہ کر ختم کرے: ”اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ“ جیسے نبی اکرم ﷺ نے عامر بن ربیعہ سے کہا، جب انھوں نے سہل بن حنیف کو نظر لگائی: ”أَلَا بَرَكَتٌ؟“ تو نے اسے برکت کی دعا کیوں نہ دی؟ یعنی یہ کیوں نہ کہا:

”اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُ“ یا ”اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ“، ”بِاسْمِ اللَّهِ“، ”مَا شَاءَ اللَّهُ“، ”تَبَارَكَ اللَّهُ“^①

① حسن۔ قضائی نے اسے ”مسند الشہاب“ رقم الحدیث [1057] میں اور ابو نعیم نے ”الحلیۃ“ [91/7] میں روایت کیا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
”السلسلۃ الصحیحۃ“ رقم الحدیث [1249]

”اے اللہ! اس کے لیے برکت کر۔ اے اللہ! اس پر برکت کر، اللہ کے نام کے ساتھ جو اللہ نے چاہا، اللہ تعالیٰ بہت زیادہ بابرکت عطا کرے۔“

290- حسد، رشک اور حرص میں کیا فرق ہے؟

حسد:

یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی پر کوئی نعمت دیکھے اور یہ تمنا کرے کہ وہ نعمت اس سے زائل ہو جائے اور مجھے مل جائے یا کم از کم وہ اس نعمت سے محروم ہو جائے۔

رشک:

رشک یہ ہے کہ انسان کسی پر کوئی نعمت دیکھے تو تمنا کرے کہ مجھے بھی اس جیسی نعمت مل جائے۔ رشک میں انعام یافتہ سے نعمت کے چھننے کی خواہش نہیں ہوتی۔ پہلی چیز (حسد) مذموم اور دوسری چیز (رشک) محمود ہے۔ اسی پر نبی کریم ﷺ کا فرمان دلالت کرتا ہے:

«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ»^①

”حسد (رشک) صرف دو آدمیوں سے ہو سکتا ہے۔“

حرص:

یہ ارادے کی شدت اور مطلوب کو پانے کی جستجو ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

① حرص فاجع۔ ② حرص نافع۔

حرص فاجع: (باعثِ حسرتِ حرص) یہ ہے کہ آدمی دنیا کی حرص کرے۔ اس میں مشغول ہو اور اس کے لیے مصائب برداشت کرے، اس کی محبت سے

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [73] صحیح مسلم، رقم الحدیث [816]

اسے فراغت نہ ملے۔

حرصِ نافع: حرص نافع اللہ تعالیٰ کی محبت کی حرص اور اس کے ختم ہو جانے کا خوف۔ اس کو حرص نافع کہتے ہیں۔

291- میں حسد میں مبتلا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں، مگر قبول نہیں ہوتی؟

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ»^①

”تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے، جب تک وہ جلدی نہ کرے۔“

آپ کے لیے اللہ کی تقسیم پر راضی ہونا، صبر کرنا اور دعا میں اصرار ضروری ہے، دعا میں جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے: ”میں نے بڑی دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی۔“ گناہوں سے دور رہیں، مثلاً سود وغیرہ سے، اگر کسی پر زیادتی کی ہے تو اس سے معافی مانگیں۔ اگر اس کا حق مارا ہے تو وہ حق واپس لوٹائیں۔

292- کیا شرعی دم کی کوئی شرائط بھی ہیں؟

① کتاب اللہ اور مسنون دعاؤں سے دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے:

”علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ (مندرجہ ذیل) تین شرائط کی

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [5981] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2735]

سنن الترمذی، رقم الحدیث [4434]

② الفتاویٰ، رقم [3189] [ص: 207]

موجودگی میں دم کرنا جائز ہے:

- ① وہ دم اللہ کے کلام یا اس کے اسما و صفات کے ساتھ ہو۔
- ② وہ دم کا مفہوم جانتا ہو، خواہ کسی زبان میں کرے۔
- ③ وہ عقیدہ رکھتا ہو کہ دم بذات خود اثر نہیں کرتا، بلکہ وہ اللہ کی ذات کی مدد سے موثر ہے۔“

293- گھریلو سانپوں کے نام اور نقصان کیا ہیں؟

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے:

« أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَأَقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ »^①

”سانپوں کو مار ڈالو اور مارو دو نشانوں والے سانپ اور ابتر (چھوٹے زہریلے سانپ) کو، کیوں کہ وہ دونوں بینائی کو ختم کر دیتے اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایک دفعہ میں ایک سانپ کو قتل کرنے کے لیے اس پر حملہ آور ہوا (اسی دوران) مجھے ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے قتل نہ کرنا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، انھوں نے کہا کہ بلاشبہ آپ ﷺ نے اس کے بعد گھروں میں ٹھہرنے والے کو قتل کرنے سے منع کر دیا تھا۔^②

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3123] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2233]

② صحیح البخاری، رقم الحدیث [3123]

294- جن و انس میں رشتہ ازدواج ممکن ہے؟

نہیں، شادی کے لیے کئی شرائط ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

① ولی کا ہونا ② شادی کا اظہار کرنا ③ مہر ④ گواہ۔

جنات سے ازدواج ممکن نہ ہونے کی کئی وجوہات ہیں:

① زوج ہے کہاں؟ ﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾

② گناہ میں واقع ہونے والی ہر عورت کے لیے شرکاء دروازہ کھل جائے گا، وہ

کہے گی میں نے جن سے شادی کی ہوئی ہے۔ اسی طرح حمل کو گرانے والی

کہہ سکتی ہے، میں جن سے حاملہ ہوئی ہوں، وغیرہ۔ لہذا اس کام میں کوئی

فائدہ ہے ہی نہیں، اس لیے یہ جائز نہیں۔

295- کیا کھجور اور جادو کے علاج کے درمیان کوئی تعلق ہے؟

ہاں، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا:

«مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سُمْ

وَلَا سِحْرٌ»^①

”جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں، اسے اس دن

کوئی زہر اور کوئی جادو نقصان نہ دے سکے گا۔“

صحیح بخاری کی ایک روایت میں «إِلَى اللَّيْلِ» ”رات تک“ کے لفظ ہیں۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے، عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [76]

کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمْ حَتَّى يُمْسِيَ »^①

”جس نے مدینے کے دو پہاڑوں کے درمیان کی سات کھجوریں صبح

کے وقت کھالیں، اسے شام ہونے تک کوئی زہر نقصان نہ دے گا۔“

ان احادیث میں مدینے کی کھجور اور عجوة کھجور کو خاص کیا گیا ہے، عام کھجور

مذکورہ فائدہ نہیں دے گی۔ لیکن بعض علما کہتے ہیں کہ کوئی بھی کھجور ہو، وہ درج بالا

فائدہ دے گی۔ واللہ اعلم۔

296- کتاب اللہ کے ساتھ علاج کرنے کے دلائل کیا ہیں؟

خارجہ بن صامت تمیمی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک وہ

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا، پھر آپ ﷺ کے پاس سے

واپس لوٹے تو ان کا کچھ لوگوں کے پاس سے گزر ہوا، جو ایک مجنون آدمی کو

لوہے (کی زنجیر) میں باندھے ہوئے تھے۔ اس کے اہل خانہ کہنے لگے: ہمیں

معلوم ہوا ہے کہ تمہارے یہ صاحب (محمد ﷺ) بھلائی لائے ہیں، کیا تمہارے

پاس کوئی چیز ہے، جو اس کے لیے دوا کا کام کرے؟ پھر میں نے اسے سورۃ الفاتحہ

کے ساتھ دم کیا تو وہ درست ہو گیا، انھوں نے مجھے سو بکریاں دے دیں، پھر میں

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« هَلْ إِلَّا هَذَا؟ » وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: « هَلْ قُلْتُ غَيْرَ »

هَذَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: ((خُذْهَا فَلِعُمْرِي لِمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقِيَّةً حَقًّا^①

”کیا اس کے علاوہ بھی (مسد نے ایک دوسری جگہ فرمایا:) کیا تو نے اس کے علاوہ بھی پڑھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان (بکریوں) کو پکڑ لو، اللہ کی قسم! کتنے ہی باطل دم کر کے کھاتے ہیں تو نے حق کے دم کے ساتھ کھایا ہے۔“

297- کیا مریض کا علاج کرنا افضل ہے یا اسے چھوڑنا افضل ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعُ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ^②

”جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ دینے کی طاقت رکھتا ہے، وہ ایسا کرے۔“

مریض کا علاج کرنا کبھی مستحب اور کبھی واجب ہو جاتا ہے، کیوں کہ وہ مظلوم ہوتا ہے اور مظلوم کا دفاع اور مدد لازم ہے، کیوں کہ مظلوم کی مدد کا حکم رسول کریم ﷺ نے دیا ہے۔

مصیبت زدہ کے لیے مناسب ہے کہ وہ دعا و ذکر کا اہتمام کرے، لیکن جن کو حکم کرنا، ان کو قید کرنا اور ان کو ڈانٹنا، ان کو گالی گلوچ اور لعن طعن کرنا وغیرہ کسی طرح جائز نہیں، ایسا کرنے والے اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں، اس لیے کہ

① سنن أبی داود، کتاب الطب [19] امام نووی نے اسے ”الأذکار“ رقم الحدیث

[87] میں صحیح کہا ہے اور دارقطنی نے اسے اپنی سنن [297/4] میں روایت کیا ہے۔

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [2199]

جب دم کرنے والا معالج ان پر اس طرح سے زیادتی نہیں کرے گا، جیسے کچھ شدت پسند کرتے ہیں کہ جن کو وہ قتل کی دھمکی دیتے ہیں، حالاں کہ اس کا قتل جائز نہیں، اسے قید کرنے کا حکم دیتے ہیں جسے قید کرنے کی ضرورت نہیں، جب وہ یہ رویہ اپناتے ہیں تو جن ان کے مقابلے میں کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر کسی کو وہ قتل کر دیتے اور کسی کو بیمار اور کسی کے اہل و عیال میں ضرر کا باعث بنتے ہیں، لیکن جو ان کی عداوت ختم کرنے میں اس عدل پر چلے گا، جس کا اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے، وہ ان پر ظلم نہیں کرے گا، بلکہ وہ مظلوم کی مدد اور بے آسرا لوگوں کے ساتھ تعاون اور مصیبت زدہ سے مصیبت دور کرنے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمانبردار ہوگا اور وہ شرعی طریقہ اپنائے گا جس میں خالق کے ساتھ کوئی شرک نہ ہو اور مخلوق کے ساتھ ظلم نہ ہو۔ ایسے شخص کو جن کوئی تکلیف نہیں دے سکتے۔ یا تو اس وجہ سے کہ انھیں علم ہے کہ یہ شخص حق پر ہے یا پھر وہ اس کے مقابلے سے عاجز ہیں۔

298- کون سی نشانیاں ہیں، جن سے پتا چلے گا کہ جن انسان میں داخل ہے؟

وہ علامات درج ذیل ہیں:

- ① قرآن کی تلاوت کے دوران وہ سخت دردِ سر پائے گا۔
- ② کبھی وہ اطرافِ بدن میں پاؤں میں یا ہاتھوں میں سُن ہو جانے کی کیفیت پائے گا۔
- ③ کبھی اس پر غنودگی طاری ہوگی اور پھر وہ افاقہ پائے گا۔
- ④ کبھی وہ اپنے جسم میں متعدد جگہوں پر درد محسوس کرے گا۔

299- نماز میں خلل ڈالنے والے شیطان سے بچاؤ کیسے

ممکن ہے؟ نیز اس کا نام کیا ہے؟

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک شیطان میرے درمیان اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت مجھ پر خلط ملط کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا» قَالَ: «فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي»^①

”یہ شیطان ہے جسے ”خنزب“ کہا جاتا ہے۔ جب تو اسے محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوک عثمان کہتے ہیں: میں نے ایسا کیا تو اللہ اس کو مجھ سے (دور) لے گیا۔“

جن کے انسان کو پچھاڑنے اور دواؤں کے بارے میں آرا:

① امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا ہے:

”نہیں وہ کھڑے ہوں گے، مگر جیسے کشتی میں پچھاڑا ہوا کھڑا ہوتا ہے اور شیطان نے اسے چھو کر بدحواس کر دیا ہو۔“

② امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”اس آیت میں اس شخص کے خلاف دلیل ہے جو جن کی طرف

① صحیح مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة، رقم

الحديث [2203]

سے پچھاڑنے کا انکاری ہے اور اس نے اسے طبعی فعل قرار دیا ہے اور اس کا نظریہ ہے کہ شیطان انسان میں گردش نہیں کرتا اور نہ اسے چھوسکتا ہے۔“

③ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس مسئلے میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:

① کچھ لوگ جن کے انسان میں دخول کی تکذیب کرتے ہیں۔

② کچھ لوگ مذموم عزائم کے ساتھ اس کا دفاع کرتے ہیں، پس وہ لوگ موجود

ہونے کی تکذیب کرتے ہیں اور یہ لوگ رب معبود کا کفر کرتے ہیں۔

③ افضل امت ثابت و موجود حق کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ عبادت کے لائق

ایک ہی الہ پر ایمان رکھتی اور اس کی عبادت، ذکر و دعا اور اس کے اسما کے

ساتھ جن و انس کے شیطین کا دفاع کرتی ہے۔

④ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

”رہی بات ارواح کے پچھاڑنے کی، تو ان کے امام اور عقلا اس کا

اعتراف تو کرتے ہیں، لیکن اس کا دفاع نہیں کرتے اور وہ اس بات

کے معترف ہیں کہ اس کا علاج عالی مرتبہ شرف و خیر والی ارواح کا

اُن خبیث ارواح سے مقابلہ ہے۔“

300- کتاب اللہ کے علاوہ کسی دم سے علاج جائز ہے؟

نہیں! اس کی دلیل درج ذیل ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے تو ایک عورت ان کا علاج کر رہی تھی اور انھیں

دم کر رہی تھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
 «عَالِجُهَا بِكِتَابِ اللَّهِ»^① ”اس کا علاج اللہ کی کتاب کے ساتھ کر۔“

301- شرعی دم کی کیا شرائط ہیں؟

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شرعی دم کی تین شرائط ہیں:

- ① وہ اللہ کی کلام یا اس کے اسما و صفات کے ساتھ ہو۔
 - ② وہ عربی زبان یا ایسی زبان میں ہو جس کا معنی معروف ہو۔
 - ③ عقیدہ یہ ہو کہ دم بذات خود موثر نہیں، بلکہ اس میں اثر اللہ کی طرف سے ہے۔
- امام ابن التین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ معوذات اور ان کے علاوہ اللہ کے اسما کے ساتھ دم کرنا روحانی علاج ہے۔

302- کیا کوئی غیر شرعی دم بھی ہے؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا:

”شیاطین کے خلاف استعانت غیر معروف المعنی کلام یا تحریر کے ساتھ کرنا غیر شرعی امر ہے۔“

اسی طرح سے جو کام دجال لوگ جو کہتے ہیں تیرا نام، تیری ماں کا نام، اثر، لباس اور کتاب وغیرہ کھولنا، کرتے ہیں غیر شرعی دم ہے۔

① اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے، جیسا کہ ”موارد الظمآن“، رقم الحديث [1419] میں ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیں: ”السلسلة

الصحيحة“، رقم الحديث [1931]

303- قرآن کو ترک کرنے کی کون کون سی صورتیں ہیں؟

قرآن کو ترک کرنے کی کئی صورتیں ہیں:

- ① اس کے سماع و ایمان اور اس کی طرف میلان کو چھوڑ دینا۔
- ② اسے پڑھنے اور اس پر ایمان لانے کے باوجود اس پر عمل نہ کرنا اور اس کے حلال و حرام سے واقفیت حاصل نہ کرنا۔
- ③ اصول دین میں اس کو حاکم ماننے اور اس کی طرف فیصلہ لے جانے کو چھوڑنا۔
- ④ اس کی سمجھ اور تدبر کو چھوڑنا۔
- ⑤ دل کی جملہ امراض اور اس کی ادویات میں اس کے ساتھ دوا و شفا حاصل کرنے کو چھوڑنا۔

304- کیا ابلیس جہنم میں داخل ہوگا؟

روزِ قیامت ابلیس کہے گا:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعَدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُمُونِي وَلَوْ مَوْأَا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [إبراهيم: 22]

”اور شیطان کہے گا، جب سارے کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے وعدہ کیا، سچا وعدہ اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو میں نے تم سے خلاف ورزی کی اور میرا تم پر کوئی غلبہ

نہ تھا، سوائے اس کے کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا، اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچنے والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو، بے شک میں اس کا انکار کرتا ہوں جو تم نے مجھے اس سے پہلے شریک بنایا۔ یقیناً جو لوگ ظالم ہیں انھی کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

اللہ اکبر! یہ وہ انجام ہے جسے شیطان پہنچا ہے۔

305- جن کے لمس سے بچنے کے لیے آپ کیا وصیتیں فرمائیں گے؟

- ① دن رات با وضو رہنے کی کوشش کریں، وضو ٹوٹتے ہی اٹھ کھڑے ہوں اور نیا وضو کریں۔
- ② تمام اوقات میں ہر ہیئت اور حالت میں اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کرتز رکھیں۔
- ③ موسیقی سے بچیں۔ اپنی نظر، زبان اور جوارح کی حفاظت کریں۔ خیر کی بات کریں یا پھر خاموش رہیں۔ اختلاط سے اجتناب کریں، قرآن کو لازم پکڑیں، اس کے ساتھ اپنی زبان کو تر اور دل کو کشادہ رکھیں۔
- ④ اندھیری جگہوں، سوراخوں اور شیاطین کے مساکن میں بول و براز سے پرہیز کریں، گرم پانی وغیرہ کو اللہ کا ذکر کیے بغیر نہ بہائیں۔ حمامات سے پرہیز کریں اور بوقت ضرورت ادب کی رعایت رکھتے ہوئے جائیں اور وہ دعائیں پڑھ کر جائیں جو قضاے حاجت سے متعلقہ ہیں۔
- ⑤ کسی بھاری چیز کو اللہ کے ذکر کے بغیر نہ پھینکیں۔

- ⑥ سورج کے غروب ہونے کے وقت بچوں کو باہر نہ جانے دیں۔
- ④ اندھیری جگہوں اور ویران جگہوں کی طرف رات کے وقت نہ جائیں، ان سے لازماً دور رہیں، نہ رونے کے لیے جائیں نہ چیخنے اور نہ غم کھانے نہ سخت غصے کی وجہ سے۔ ہر تین دنوں میں سورت بقرہ کا پڑھنا یا سننا اپنے اوپر لازم کر لیں۔
- ⑧ اپنے گھر کو مورتیوں، تصویروں اور کتوں سے پاک رکھیں۔

306- دجال کون لوگ ہیں؟

جو یہ کام کرتے ہوں:

- ① لباس کا اثر۔ ② نجوم کا علم۔ ③ ہتھیلی پڑھنا۔ ④ سریانی طریقے۔
- ⑤ مقناطیسی تنویم۔ ⑥ کتاب کھولنا۔ ⑦ پیالہ پڑھنا۔

307- کیا رسول اللہ ﷺ سے جنات سے متاثرہ شخص کا علاج

ثابت ہے؟

ہاں، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف پر عامل بنایا، مجھے میری نماز میں کوئی چیز (وسوسہ) پیش آئی، یہاں تک کہ مجھے اتنا بھی علم نہ ہوتا کہ میں نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ پھر جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف رختِ سفر باندھا، آپ ﷺ نے پوچھا: ابو العاص کے بیٹے؟ میں نے کہا: ہاں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: تم کیسے آئے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے

رسول ﷺ! مجھے میری نمازوں میں کوئی چیز لاحق ہوتی ہے اور مجھے پتا نہیں چلتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«ذَاكَ الشَّيْطَانُ، أَدْنَاهُ» فَذَنُوتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلَى صُدْرِي قَدَمِي قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ وَتَفَلَّ فِي فَمِي وَقَالَ: «أَخْرِجْ عَدُوَّ اللَّهِ» فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِلْحَقْ بِعَمَلِكَ»^①

”یہ شیطان ہے، تم میرے قریب ہو جاؤ، پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہوا اور اپنے قدموں پر ہی بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکرا اور کہا نکل جا! اللہ کے دشمن۔ آپ ﷺ نے یہ کام تین بار کیا، پھر فرمایا: جاؤ اپنے کام میں مشغول ہو جاؤ۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم اس کے بعد مجھے اس چیز کا احساس تک نہ ہوا۔“

308- جن کے انسان کو پچھاڑنے (تکلیف دینے) کے

اسباب کیا ہیں؟

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اسباب صریح یہ ہیں:

① یہ شہوت، خواہشات اور عشق کی وجہ سے ہوتا ہے، جیسے انسان کے لیے جن کے ساتھ اتفاق ہو اور کبھی انس و جن باہم مباشرت کرتے ہیں اور ان کے درمیان اولاد پیدا ہوتی ہے۔

① سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، رقم الحدیث [46] باب الفزع والدرق و ما یتعود منه. بوضیری نے ”الزوائد“ میں کہا: اس کی سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح سند والی ہے۔

- ② بغض رکھنا اور حد سے تجاوز کرنا، مثلاً یہ کہ کوئی انسان ان کو تکلیف دے یا جن یہ سمجھ بیٹھیں کہ انسانوں نے قصداً انھیں تکلیف دی ہے۔ یا ان پر پیشاب کر کے یا ان پر گرم پانی ڈال کر یا ان کے کسی فرد کو قتل کر کے۔ اگرچہ انسان اس سے ناواقف ہوتا ہے، لیکن جن میں ظلم و جہالت ہوتی ہے اور وہ بدلے میں حق سے زیادہ سزا دے دیتے ہیں۔
- ③ ان کے ساتھ فضول حرکتیں اور شرارتیں کرنا، جیسے بعض بے وقوف انسان کرتے ہیں۔

309- جب مجھے کوئی چیز اچھی لگے تو میں کیا کہوں؟

آپ کہیں: ”بِسْمِ اللّٰهِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ زِدْهُ“
 ”اللہ کے نام کے ساتھ، جو اللہ نے چاہا۔ اے اللہ! اس کے لیے برکت کر۔ اے اللہ! اس کو زیادہ دے۔“

310- جادو کی علامات کیا ہیں؟

نیند کی کمی یا کثرت، پسینہ یا تری، پیشاب کثرت سے آنا، شہوت کی کمزوری پورے جسم یا بعض اعضا کا سن ہو جانا۔

311- جادو کا علاج کیسے کیا جائے؟

پانی پر درج ذیل سورتیں پڑھی جائیں اور اسے پینے اور غسل کے لیے استعمال کیا جائے:

① سورۃ الکافرون، ② سورۃ الاخلاص، ③ سورۃ الفلق ④ سورۃ الناس۔

312- وسوسے کا علاج کیا ہے؟

تکبیر یعنی اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنا، کیونکہ یہ شیطان کو کمزور کرتا ہے۔ ہر روز کثرت کے ساتھ ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنا، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا، کثرت سے اللہ کے لیے سجدے کرنا، کیوں کہ شیطان سجدے سے دور بھاگتا ہے۔ کثرت سے استغفار پڑھنا، ہر چیز کو لکھ لینا، کیوں کہ لکھنے سے بھولتا نہیں اور یہ وسوسے کا سب سے بہتر علاج ہے۔

313- کلمہ ”السحر“ کا کیا مطلب ہے؟

کلمہ ”سحر“ سحر سے مشتق ہے، جو فجر سے کچھ وقت قبل پر بولتا جاتا ہے۔

314- جادو کا قرآن پاک سے مختصر اور قوی علاج کیا ہے؟

سورة البقرة اور سورت آل عمران کی بہ کثرت تلاوت۔ ابو سلام سے روایت ہے، وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

« اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِأَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ (الْبَقَرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ) فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ، يُحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ » ثُمَّ قَالَ:

«اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكُهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ»^①

”قرآن پڑھا کرو! بلاشبہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہوگا، دو روشنیوں (سورة البقرة اور سورت آل عمران) کو پڑھو، بلاشبہ وہ قیامت کے دن دو بادلوں یا دو چھتریوں یا پرکھولے ہوئے پرندوں کے دو گروہوں میں سے کسی صورت میں آئیں گی اور اپنے اہل (پڑھنے والوں) کی طرف سے جھگڑا کریں گی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سورة البقرة پڑھا کرو، بلاشبہ اس کا پکڑنا برکت اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور باطل پرست (جادوگر) اسے (رد کرنے کی) طاقت نہیں رکھتے۔“

315- میں اپنے گھر میں عجیب و غریب آوازیں سنتا ہوں، اس کا کیا حل ہے؟

- ✽ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہا کرو (اگرچہ وہاں کوئی نہ بھی ہو)۔
- ✽ کھانا، پینا اور جماع شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھا کرو۔
- ✽ گھر سے کتوں اور تصویروں کو نکال دو، ہمیشگی کے ساتھ سورة البقرة پڑھو۔
- ✽ سورة الاخلاص، فلق اور ناس پانی پر پڑھو اور اسے گھر میں چھڑکو۔
- ✽ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھو اور سلام کہو۔
- ✽ تسلسل کے ساتھ اگر تو یہ کام کرے تو ممکن ہے کہ تجھے بہ ذات خود کچھ

مشکل پیش آئے، شیطان کی طرف سے تجھے لمس یا وسوسہ محسوس ہو، لیکن اس سے گھبرانا نہیں، بلکہ عمل جاری رکھنا۔

✽ گھر میں داخل ہوتے وقت کہے: میں تمہیں اس عہد کے ساتھ قسم دیتا ہوں جو سلیمان بن داود علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہم پر چڑھائی نہ کرو۔ تین بار یہ کہے۔

316- اسکندر یہ میں رشدی کی عمارت کا کیا قصہ ہے؟

رشدی کی عمارت کا قصہ یوں ہے کہ کچھ بُرے لوگ (جن و شیطین) عمارت کے مالک کے پاس آئے اور اسے کہا: اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھ پر فراخی کرے اور تیرے لیے اس عمارت سے رزق کے دروازے کھلیں تو تُو بنیاد کے نیچے مصاحف (قرآن) رکھ اور ان مصاحف پر بنیاد رکھ۔ پھر بڑے افسوس کی بات ہے کہ عمارت مصاحف پر بنائی گئی، لیکن مسلمان جن اس عمارت میں ہر داخل ہونے والے کو روکتا ہے، کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام اس کے نیچے مدفون ہے اور جن اللہ کے نام پر غیرت کھاتے ہوئے روکتا ہے۔

317- مجھے مرگی ہے اور جب بھی میں ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہوں وہ مجھے کہتے ہیں: تجھے کچھ نہیں۔ (بتائیں) میں کیا کروں؟

بے ہوش ہو کر گرنے کی دو قسمیں ہیں:

① یہ گودے میں خون کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ہے اور اس کا علاج ڈاکٹر کرتے ہیں۔

② جنوں کی ناپاک روحوں کی وجہ سے ہے اور اس کا علاج قسطلانی نے اپنی

کتاب ”المواهب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ“ میں یوں فرمایا ہے:

① کثرت سے سورۃ الزلزال کی تلاوت کرنا۔

② اذان، جو مرگی والے کے کان میں افاقہ ہونے تک کہی جائے۔

③ ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ پڑھنا۔

④ ہر تین دنوں میں ایک بار سورۃ البقرہ پڑھنا۔

318- کیا ایسے علما بھی ہیں جو انسان میں جن کے دخول کے

انکاری ہیں؟ کیا تائید کرنے والے بھی ہیں؟

وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا، وہ معتزلہ اور امام رازی ہیں۔

اس موقف کی تائید کرنے والے علما میں سے امام احمد بن حنبل، شیخ الاسلام

ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اور ائمہ میں سے امام قرطبی، نووی، شوکانی،

البانی، الشعراوی، ابن باز، ابن عثیمین، احمد محمد شاکر، ابوبکر الجزائری، جاد الحق،

طنطاوی، عطیہ صقر اور ان کے علاوہ کثیر تعداد ہے، جو اس کے قائل ہیں۔

319- کیا جمائی لیتے وقت انسان کے بدن میں جن کا داخل

ہونا ممکن ہے؟

نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اگر جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ نہ

رکھا جائے تو شیطان داخل ہو جاتا ہے۔ بعض نے اس کو حقیقی معنی سے پھیر دیا

ہے، لیکن بدن انسان میں جن کا داخل ہونا حقیقتاً بھی مراد ہونے کا احتمال ہے،

اس لیے کہ شیطان ابن آدم میں خون کے چلنے کی طرح چلتا ہے، لیکن انسان جب تک اللہ کے ذکر میں رہے، وہ اس پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ جمائی لینے والا اس حالت میں اللہ کا ذکر نہیں کرسکتا، اس لیے شیطان کا اس کے منہ میں داخلہ حقیقی ہوسکتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ دخول بول کر ”تمکن“ مراد ہو، اس لیے کسی چیز میں داخل ہونے والے کی یہ شان مسلم ہے کہ وہ اس پر غالب ہے۔⁽¹⁾

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے:

”نبی کریم ﷺ نے جمائی کو روکنے، کنٹرول کرنے اور منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا ہے، تاکہ شیطان اپنی مراد نہ پاسکے، اس کی مراد انسان کی صورت کی بدشکلی ظاہر کرنا، اس کے منہ میں داخل ہونا اور اس پر ہنسنا ہے۔“⁽²⁾

امام بخاری نے ”التاریخ“ میں یزید بن الاصم سے مرسل روایت بیان

کی ہے:

«مَا تَنَاءَبَ النَّبِيُّ ﷺ قَطُّ»⁽³⁾ ”نبی کریم ﷺ نے کبھی جمائی نہیں لی۔“

320- کیا شیطان ابن آدم کے پاس موت کے وقت بھی آتا ہے؟

ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ دعا کیا کرتے تھے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي،
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي

[1] فتح الباري [612/10]

[2] فتح الباري [612/10]

[3] فتح الباري [613/10]

الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ
مُدْبِرًا، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا^①

”اے اللہ! میں بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں گرنے سے
تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ڈوبنے، جلنے اور کمزوری سے تیری پناہ
چاہتا ہوں اور میں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی
بنا دے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر مرنے
سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں کسی چیز کے ڈسنے سے موت کے واقع
ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

321- کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے جنات نکالنے کا کوئی طریقہ منقول ہے؟

جی ہاں، ان سے یہ چیز تکرار سے ملتی ہے، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے
روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ کو دیکھا کہ وہ جسے جن تنگ کرتا،
اس کی طرف اس کو بھیجتے جو روح کو مخاطب ہو کر کہتا: شیخ نے تجھے کہا ہے کہ تو
نکل جا، یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ پھر مصروع (دورے والے) کو افاقہ ہو
جاتا۔ بسا اوقات وہ خود اسے مخاطب کرتے تھے اور کبھی وہ سرکش روح ہوتی تو
اسے مار کر نکالتے تھے، پھر مصروع صحت یاب ہوتا اور زیادہ تر وہ مریض کے
کان میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھتے تھے:

① سنن أبي داود، رقم الحديث [1552] سنن النسائي [677/8] المستدرک
للحاكم [531/1] علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

﴿ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴾

[المؤمنون: 115]

”تو کیا تم نے گمان کر لیا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے اور یہ کہ بے شک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟“

322- کیا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جنات نکالنے کا کوئی طریقہ منقول ہے؟

قاضی ابوالحسن ابن القاضی (طبقات اصحاب الامام احمد) نے کہا: متوکل (عباسی خلیفہ) نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف ایک لڑکی کے بارے پیغام بھیجا، جسے مرگی تھی اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے لیے عافیت کی دعا کریں۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اس کے لیے لکڑی کے دو جوتے کھجور کے پتے کے تسمے والے نکالے، جن میں وہ وضو کرتے تھے، پھر وہ اپنے ایک ساتھی کے سپرد کیے اور اسے کہا تو امیر المومنین کے پاس جا اور اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھ کر اسے کہہ (یعنی جن کو) تجھے احمد کہتا ہے: کون سا کام تجھے پسند ہے، اس لڑکی سے نکلنا یا پھر ستر جوتے کھانا؟ پس وہ امیر المومنین کی طرف گیا اور اس کو امام احمد کی بات سنائی۔ وہ سرکش جن لڑکی کی زبان سے بولا اور اس نے کہا: میں سن کر اطاعت کرتا ہوں، اگر امام احمد ہمیں حکم دیں کہ ہم عراق میں نہ رہیں تو ہم اس میں نہ رہیں گے۔ بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو اللہ کی اطاعت کرے، ہر چیز اس کی اطاعت کرتی ہے۔ وہ اس لڑکی سے نکل گیا، وہ تندرست ہو گئی اور اسے اولاد کی نعمت بھی عطا ہوئی۔ پھر جب امام احمد رحمہ اللہ فوت ہو گئے تو

وہ سرکش جن پھر لوٹ آیا، متوکل نے ان کے ساتھی ابو بکر المروزی سے رابطہ کیا اور صورت حال سے آگاہ کیا، مروزی نے جوتا پکڑا اور لڑکی کی طرف گیا، جن لڑکی کی زبان پر دوبارہ گویا ہوا اور اس نے کہا: میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا اور نہ تیری اطاعت کروں گا نہ تجھ سے یہ قبول کروں گا۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اللہ کی اطاعت کی، ہمیں ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا تھا۔^(۱)

323- بدنِ انسانی میں جن کے داخل ہونے کے بارے میں علما کی کیا آرا ہیں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِي شَيْطَانُهُ كَمَا يُنْضِي أَحَدُكُمْ بَعِيرَهُ فِي السَّفَرِ»^(۲)

”بے شک مومن لاغر کرتا ہے اپنے شیطان کو، جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنے اونٹ کو لاغر کرتا ہے۔“

جن کے انسان میں داخل ہونے کے عقلی دلائل:

① شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

”جن کا وجود قرآن و سنت اور اسلاف امت کے اجماع سے ثابت ہے۔ اسی طرح سے جن کے انسانی بدن میں دخول پر بھی اہل سنت ائمہ کا اتفاق ہے اور یہ معاملہ غور کرنے والے ہر شخص کو نظر آ سکتا ہے اور محسوس ہو سکتا ہے۔ جن متاثرہ شخص میں داخل ہوتا اور غیر معروف

① آکام المرجان [ص: 115]

② مسند أحمد، مجمع الزوائد [114/1]

کلام میں بولتا ہے، بلکہ دورے والا شخص تو اسے سمجھ ہی نہیں پاتا، بلکہ اسے مارا بھی جائے تو محسوس نہیں کرتا۔^(۱)

(۲) قاضی عبدالجبار ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”ان کے جسم ہوا کی طرح نرم ہوتے ہیں اور انھیں ہمارے بدنوں میں داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، جس طرح سے ہوا (سانس) ہمارے بدن میں داخل ہوتی ہے اور اس سے متعدد جواہر کا ایک ہی چیز میں مجتمع ہونا بھی لازم نہیں آتا۔ اسی طرح سے جن بھی صرف مجاورت کے طریقے پر ہی جمع ہوتے ہیں، حلول کے طریقے پر نہیں۔ وہ ہمارے اجسام میں ایسے ہی داخل ہوتے ہیں، جیسے کوئی نرم جسم برتنوں میں داخل ہوتا ہے۔“^(۲)

(۳) عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”میں نے اپنے باپ سے کہا: بعض لوگوں کا دعویٰ ہے کہ جن انسانی بدن میں داخل نہیں ہو سکتا تو امام صاحب نے کہا: یہ لوگ جھوٹے ہیں، جن تو متاثرہ شخص کی زبان سے گفتگو بھی کرتا ہے۔“

324- انسان میں جن کے داخل ہونے کے بارے میں علما کی کیا رائے ہے؟

الشیخ محمد الحامد کہتے ہیں:

(۱) رسالة الجن [ص: 8]

(۲) آکام المرجان [ص: 108]

”جب جن بہت باریک اجسام والے ہیں تو ان کا بنی آدم کے ابدان میں داخل ہونا عقلاً اور نقلاً ممتنع نہیں ہے، کیوں کہ لطیف کثیف میں چل سکتا ہے، مثلاً ہوا ہے جو بلاشبہ ہمارے ابدان میں داخل ہوتی ہے، جیسے آگ لوہے میں چل سکتی ہے اور جیسے بجلی تاروں میں چل سکتی ہے اور پانی، مٹی، ریت اور کپڑوں میں، باوجودیکہ وہ لطافت میں ہوا اور بجلی کی طرح نہیں ہوتا۔ انسانی اجساد میں جن کے دخول کے بارے وارد ہونے والی نصوص اتنی کثرت کو پہنچ چکی ہیں کہ منکرین کے انکار اور نامعقول اقوال کی طرف اس سے انصراف کرنا درست نہیں، اس لیے کہ سچی وحی نے ہمیں اس کی خبر دی ہے، انسانی اجسام میں دخول کے بہ کثرت مشاہدات کا کوئی شمار ہی نہیں، پھر اس کا انکاری عقلاً و نقلاً ثابت شدہ چیز سے اعراض کر کے اپنے بطلان کا خود ہی پتا دے رہا ہے۔“^①

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا:

”یہ بات درست ہے کہ شیطان اس انسان کو چھوتا ہے جس پر اللہ نے اسے مسلط کیا ہے، جیسا کہ قرآن میں آیا ہے۔ وہ (شیطان) اس (مس) کے ساتھ اس کے حواس کو اور دماغ کی طرف چڑھنے والے بخارات کو روکتا ہے، جیسا کہ اس کیفیت کی ہر مصروع شخص خبر بھی دے دیتا ہے اور اس معاملے میں ان کا کوئی اختلاف بھی نہیں۔“

پھر اللہ اس کے لیے مرگی اور بدحواسی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے، یہ قرآن کی نص (کا خلاصہ) ہے اور مشاہدہ بھی اس کا متقاضی ہے۔^①

325- کیا شیطان موت کے وقت بھی آتا ہے؟

جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَيَقُولُ: مَتَّ يَهُودِيًّا، مَتَّ نَصْرَانِيًّا »

”بلاشبہ شیطان موت کے وقت تمہارے پاس آتا اور اسے کہتا ہے:

”یہودی ہو کر مر یا عیسائی ہو کر مر۔“

326- کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟

جی ہاں! سیدنا ابو سلام سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ ہم شر پر تھے، اللہ نے ہمیں وہ خیر عطا کی جس میں ہم ہیں (یعنی اسلام) کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ہے۔ میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

« يَكُونُ بَعْدِي أُمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَنُونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ ». قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ

ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ، وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعُ وَأَطِعُ»^①

”میرے بعد کچھ ایسے ائمہ ہوں گے جو میری سیرت سے ہدایت نہ پائیں گے اور نہ میری سنت کو اپنائیں گے اور عنقریب ان میں کچھ ایسے آدمی کھڑے ہوں گے جن کے دل شیاطین کے دل ہونگے اور ان کا جسم انسانوں کا ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں یہ (لوگ) پالوں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امیر کی اطاعت کر اور اس کی بات سن، اگرچہ وہ تیری پشت پر مارے اور تیرا مال چھین لے تو اس کی بات سن اور اس کی اطاعت کر۔“

ابلیس نے کہا تھا:

﴿قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ﴾

[الأعراف: 16]

”اس نے کہا پھر اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور ہی ان کے لیے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔“

﴿قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ یعنی

میں انھیں سیدھے راستے سے روکنے اور باطل کو مزین کرنے کے لیے ان کے راستے میں بیٹھوں گا، تاکہ وہ میری طرح ہلاک ہو جائیں۔ صراط مستقیم جنت کا راستہ ہے۔

﴿مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ﴾ یعنی دنیا سے ﴿وَمِنْ خَلْفِهِمْ﴾ یعنی ان کی

پیچھے سے ﴿وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ﴾ یعنی ان کی نیکیوں سے ﴿وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ﴾ یعنی ان کی برائیوں سے، یعنی وہ خواہشات کی اتباع کریں گے، کیونکہ شیطان نے اس کے لیے انھیں مزین کیا ہے۔ ﴿وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ﴾ یعنی تو ان کو توحید والے، فرماں بردار اور شکر گزار نہیں پائے گا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ شیطان نے ”مَنْ فَوْقَهُمْ“ نہیں کہا، کیونکہ اس کو علم ہے کہ ان کے اوپر اللہ ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن آدم! شیطان تیرے پاس ہر جانب سے آئے گا سوائے اوپر کی جانب کے، کیوں کہ وہ تیرے اور اللہ کی رحمت کے درمیان حائل نہیں ہو سکتا۔^①

327- شیطان سے کون نجات پاتا ہے؟

اس کا جواب خود شیطان کی زبانی سنئے! ارشادِ ربانی ہے:

﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ [الحجر: 39-40]

”اس نے کہا: اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں ضرور ہی ان کے لیے زمین میں مزین کروں گا اور ہر صورت میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔ مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو خالص کیے ہوئے ہیں۔“

شیطان نے مخلص بندوں کے اغوا سے عاجزی کا اعتراف کیا۔ مخلص وہ شخص ہے جو عمل کرتا ہو اور یہ پسند نہ کرے کہ لوگ اس کی تعریف کریں، سیئات

کو چھپانے کی مانند وہ اپنی نیکیوں کو بھی چھپا کے رکھتا ہے، اللہ کے ساتھ اس کی نیت میں سچائی ہوتی ہے۔

اخلاص:

خالق کی طرف دائمی نظر کے ساتھ مخلوق کو دیکھنا بھول جانا۔ اخلاص اللہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا کا نام ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتِغَايَ بِهِ وَجْهَهُ»^①

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص ہو اور اس کے ساتھ اس کے چہرے کی تلاش ہو۔“

328- میں نماز میں کیسے اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ رکھوں؟

درج ذیل دعا پڑھ لیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرما لے گا۔ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نفل نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا:

«اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَمَزُهُ وَنَفْثُهُ وَنَفْخُهُ؟ قَالَ: «أَمَّا هَمَزُهُ فَالْمَوْتَةُ الَّتِي تَأْخُذُ ابْنَ آدَمَ، وَأَمَّا نَفْخُهُ فَالْكِبَرُ، وَنَفْثُهُ الشَّعْرُ»^②

① صحیح الترغیب والترہیب [56/2]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [401] سنن أبی داود، رقم الحدیث [764]

”اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا تَيْن بَار، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا تَيْن بَار، سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا تَيْن بَار، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْثِهِ وَ نَفْحِهِ“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ”ہَمْزِهِ وَ نَفْثِهِ وَ نَفْحِهِ“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہَمْزہ“ مرگی کی وہ کیفیت ہے جو ابن آدم کو پکڑ لیتی ہے، ”نفخہ“ سے مراد اس کا تکبر اور ”نفثہ“ سے مراد اس کا شعر ہے۔“

329- کیا گالی دینا شیطان کی طرف سے ہے؟

جی ہاں، سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی۔ ہم بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ ان میں ایک غصے کی حالت میں دوسرے کو گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« إِنِّي لَا عَلَمَ كَلِمَةٍ لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ » فَقَالُوا لَهُ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: « إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ »^①

”مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے، اگر یہ (غصے والا) وہ کلمہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ اگر یہ ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ پڑھ لے۔ پھر انھوں نے اس آدمی کو کہا: کیا تو وہ بات نہیں سن رہا جو نبی کریم ﷺ فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں۔“

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [5764] صحیح مسلم [2610]

اس سے معلوم ہوا کہ غصہ شیطان ہی کی طرف سے ہوتا ہے، جو ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ“ پڑھنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

330- کیا سورۃ البقرہ کی اختتامی دو آیات کا شیطان پر کوئی اثر ہوتا ہے؟

جی ہاں! سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِي عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خُتِمَ بِهِمَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَفِرُّ مِنْهَا شَيْطَانٌ»^①

”بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی، اس کتاب سے اللہ نے دو آیتیں نازل کیں جن کے ساتھ سورۃ البقرہ کا اختتام کیا، وہ جس گھر میں بھی تین راتیں پڑھی جاتی ہیں، شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے۔“

331- میں کیسے شیطان سے سارا دن اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہوں؟

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (انہوں نے کہا) کہ

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [2882] فی فضائل القرآن، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث [1726] المستدرک للحاکم [562/1] علامہ البانی نے اسے ”صحیح الترغیب“، رقم الحدیث [1467] میں صحیح کہا ہے۔

نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:

«أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»^①

”میں پناہ مانگتا ہوں عظمت والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے عزت والے چہرے کے ساتھ اور اس کی قدیم بادشاہت کے ساتھ، شیطان مردود سے۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ: حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ»^②

”جب بندہ یہ بات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے: وہ مجھ سے بقیہ دن محفوظ ہو گیا۔“

332- علاج بالقرآن کی کیا خوبیاں ہیں؟

- ① شفا دینے والے اللہ کے ساتھ مریض کا ربط ہوتا ہے، پھر اسے اطاعت کے کاموں پر ہمیشگی کا حکم دیا جاتا ہے۔
- ② اسے اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔
- ③ اللہ کا قرب پا کر تمام لوگوں سے مقابلہ، پس کتنے ہی اسلام کے دعویدار ایسے ہیں، جو اسلام کے بارے کسی چیز کا علم ہی نہیں رکھتے۔

① سنن أبي داود، رقم الحديث [466]

② سنن الترمذي، رقم الحديث [2882] صحيح ابن حبان، رقم الحديث [1726]

علامہ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ ”صحيح الترغيب“، رقم الحديث [1467]

333- معالجین کی چند عام غلطیاں کیا ہیں؟

- ① عورت پر محرم کے بغیر قرآن پڑھنا۔
- ② مریض کے جسم پر قرآن لکھنا، مثلاً حرف مریض کی پیشانی پر لکھنا یا کھنکھن کوئی حرفوں کی شکل میں انگلیوں پر لکھنا۔
- ③ کسی کپڑے کے ٹکڑے پر قرآن لکھنا، پھر اسے مریض کے سونگنے کے لیے جلانا۔
- ④ دوران علاج دھونی دینے والے آلے کو کھلا چھوڑ دینا۔
- ⑤ مریض کا اپنے ہاتھ کو کشف کے لیے اٹھانا اور اوپر نیچے کرنا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی چیز ہو تو یہ اٹھ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ ایسے ہو تو گر جائے گا وغیرہ۔
- ⑥ گھاس کے تنکوں کے بارے میں کہنا کہ ان کو پکڑ یا ان کو چھوڑ۔
- ⑦ جن کے ساتھ ایسی لمبی گفتگو کرنا جس کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو۔

334- وہ جادو جو نبی اکرم ﷺ پر کیا گیا، وہ آپ ﷺ پر کیسے اثر انداز ہوا؟

آپ ﷺ پر کیے جانے والے جادو کا اثر آپ ﷺ کے اپنی ازواج کے ساتھ تعلق کے معاملے میں ہوا کہ آپ ﷺ ان کے پاس آئے ہیں یا نہیں۔

335- رسول اللہ ﷺ پر جادو کیسے ہو گیا، جب کہ وہ اللہ کے رسول ہیں؟

اس کی درج ذیل تین وجوہات ہیں:

۱۔ یہ معاملہ امت کو یہ سکھانے کے لیے ہوا کہ جادو کا وجود ہے۔

۲۔ جادو اللہ کے حکم سے اذیت کا باعث بنتا ہے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں۔

336- کیا جس مدت میں رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر رہا،

اس میں وحی کا نزول ہوا تھا؟

نہیں، اللہ کے فضل سے اس مدت میں مطلقاً وحی کا نزول نہیں ہوا۔

337- معالجین اکثر خطا کر جاتے ہیں، کیا ہمارا اس معاملے کو

چھوڑ دینا افضل ہے؟

نہیں، خطاؤں کا بھی علاج ہے، ہم ان کے لیے ایک طریقہ پیش کرتے ہیں جس سے وہ نہ ہٹیں۔ رہی بات غلطیوں کی، وہ تو ہر ایک سے ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر غلطی کرتے ہیں اور وہ طب میں خطرناک نتائج سامنے لانے کا باعث بن جاتے ہیں تو کیا ہم علاج کروانا اور ادویات کا استعمال چھوڑ دیں؟ انجینئر غلطی کرتے ہیں تو کیا ہم عمارتیں بنانا چھوڑ دیں؟ حل تو یہ ہے کہ کوتاہی کرنے والے کا حساب لیں اور اس کو سزا دیں۔

مگر جب ہم اس باب کو بند کریں گے تو مجبوراً ہمیں جادو گروں اور شعبہ ہازوں کی طرف جانا پڑے گا، بلکہ غیر مسلموں کی طرف۔ پس اسلام ہی سب سے افضل دین ہے۔

338- کیا سینگ کی طریقہ علاج ہے اور کیا رسول اللہ ﷺ نے

اس کی تعریف کی ہے؟

ہاں، وہ تو بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ: شُرْبَةُ عَسَلٍ، وَشُرْطَةُ مَحْجَمٍ، وَكَيَّةُ بَنَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ »^①

”شفا تین چیزوں میں ہے۔ شہد پینے میں، عمدہ سینگ میں اور آگ کے ساتھ داغنے میں اور میں اپنی امت کو (آگ کے ساتھ) داغنے سے منع کرتا ہوں۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا:

« مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِي بِمَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مَرُّ أُمَّتِكَ بِالْحِجَامَةِ »^②

”جس رات مجھے اسرا و معراج کرایا گیا تو میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے گزرا، اس نے کہا: اے محمد ﷺ! اپنی امت کو سینگ کا حکم دو۔“

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [5356]

② امام ترمذی نے اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

339- اس آیت ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ اور

رسول اللہ ﷺ پر جادو والی حدیث میں تطبیق کیا ہے؟

اس آیت اور حدیث میں کوئی تعارض نہیں، کیوں کہ آپ ﷺ پر آیت کا نزول جادو سے شفا پانے کے بعد ہوا تھا۔

340- کیا شیطان قبر میں بھی ابن آدم کے پاس آتا ہے؟

سعید بن مسیب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک جنازے میں حاضر ہوا، جب انھوں نے میت کو لحد میں رکھا تو کہا ”بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ“ پھر جب لحد پر اینٹیں درست کیں تو کہنے لگے:

«اللَّهُمَّ أَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا، وَصَعِّدْ رُوحَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا. قُلْتُ: يَا ابْنَ عُمَرَ أَمَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ قُلْتَهُ بِرَأْيِكَ؟ قَالَ إِنِّي إِذْ لَقَادِرٌ عَلَى الْقَوْلِ، بَلْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ»

”اے اللہ! اسے شیطان سے اور عذاب قبر سے بچا۔ اے اللہ! زمین کو اس کے پہلوؤں سے دور رکھ، اس کی روح کو اوپر رکھ اور اسے اپنی رضا مندی کی تلقین کر۔ میں (سعید بن مسیب) نے کہا: ابن عمر! کیا یہ چیز تم اپنی رائے سے کہہ رہے ہو یا رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [323] سنن البیہقی [55/4]

ہے؟ انھوں نے کہا: پھر تو میں (ہر طرح کی) بات پر قادر ہوں، بلکہ میں نے یہ چیز رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے۔“

341- رنجیدگی کا کیا علاج ہے؟

روزانہ صبح و شام سورۃ الفتح کی تلاوت کرنا، سورت کی قراءت ایک ایک کلمے کی شرط کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ یقین کر کے زندگی گزارنا، فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا، پھر آسمان کی طرف دیکھنا اور اشراق تک صبح کے اذکار میں مشغول رہنا۔ ”اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا“ پڑھا کرو۔

صبح و شام کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھی جائے۔ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ“ (اللہ حلیم و عظیم کے سوا کوئی اللہ الہ نہیں ہے، نہیں کوئی معبود برحق مگر وہی جو عرش کریم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے)۔⁽¹⁾

ہمیشہ صدقہ کرنے کی حرص رکھنا، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، اذکار پر ہمیشگی کرنا، ہمیشہ استغفار کرنا، ہمیشہ اپنے سے کم (نعمت) والے کی طرف دیکھنا اور اللہ کی ان نعمتوں پر اس کی تعریف کرنا، جس کا کوئی شمار نہیں۔

342- کیا شیطان کھڑے ہو کر کھاتا اور پیتا ہے؟

ہاں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5986] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2730]

«لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِ»⁽¹⁾
 ”تم میں سے کوئی ہرگز کھڑے ہو کر نہ پیے، پس جو بھول گیا وہ قے کرے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:
 «نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا» قَالَ قَتَادَةُ: قُلْنَا: فَلَا كُلُّ؟
 فَقَالَ: «ذَاكَ أَشْرٌ أَوْ أَخْبَثُ»⁽²⁾

”آدمی کو کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا۔ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے کہا: اور کھانا؟ تو انھوں نے کہا: وہ تو زیادہ بُرا اور ناپاک ہے۔“
 پس معلوم ہوا کہ جمہور اہل علم کسی انتہائی ضرورت کے بغیر کھڑے ہو کر کھانے اور پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور یہ کہ بیٹھ کر کھانا پینا سنت ہے۔

343- جن کے حملے سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟

جن و شیطان کے حملے سے بچاؤ کے لیے درج ذیل نصائح کو لازم پکڑیں۔ اول وقت میں نماز ادا کرنا، اذکار کو ان کے اوقات میں ادا کرنا، روزانہ قرآن کے کچھ اجزا کی تلاوت کرنا، جب کسی بلند جگہ سے اتریں تو اللہ کا نام لیں، جب زمین میں کوئی چیز مثلاً گرم پانی ڈالیں تو اللہ کا نام لیں، کسی تاریک جگہ میں داخل ہوں تو اللہ کا نام لیں، حیوانات کو ایذا نہ دیں، جان بوجھ کر کسی سوراخ میں بول و براز نہ کریں۔

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2026]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2024]

344- قرآن کریم کے ذریعے علاج کرنے والے کی صفات کیا ہیں؟

- ① تمام لوگ اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں۔
- ② وہ خالص نیت سے کام کرے۔
- ③ اذکار کے ذریعے خود کو محفوظ رکھنے والا ہو۔
- ④ سلف صالحین کے عقیدے پر ہو۔
- ⑤ وہ بدعتی نہ ہو۔
- ⑥ اپنے قول و عمل میں توحید خالص کو ثابت کرنے والا ہو۔
- ⑦ جنوں اور جادو کے حالات کا عالم ہو۔
- ⑧ تقویٰ و نیکی اس کی پہچان ہو۔

345- علاج کے مراحل کون سے ہیں؟

- ① ہر کام کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔
- ② بالغ عورتوں کے لیے شرعی حجاب کا ہونا اور محرم کا ساتھ ہونا۔
- ③ گھر سے کتوں اور تصویروں کو نکالنا۔
- ④ سب کا با وضو ہونا۔
- ⑤ مریض کے پاس موجود تعویذ دھاگا وغیرہ جلانا۔
- ⑥ اللہ کے سامنے عاجزی کرنا۔
- ⑦ اللہ کے سامنے اپنی محتاجی کا اظہار کرنا۔
- ⑧ دھوئیں اور اس کی مشابہ چیزوں (تندور، شیشہ اور بخور کے دھوئیں سے)

جگہ کو خالی رکھنا۔

- ⑨ سب سے پہلے عقیدے کی بات ہو، اگرچہ وہاں نماز، پردہ وغیرہ میں کوتاہی ہو، پھر تو دیگر چیزوں کا ادب اور حسن اخلاق سے ذکر کرو۔
- ⑩ مریض سے سوال کرنے سے علاج کا آغاز کریں، تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اسے کیا ہے۔ اس کی بات مکمل کرنے تک تسلی سے اس کی بات سنیں، پھر علاج کریں۔

346- بیداری میں شیطانی اثرات کی نشانیاں کیا ہیں؟

کسی سبب کے بغیر گرنا، کسی سبب کے بغیر درد سر ہونا، اللہ کے ذکر سے رکنا اور بدکنا، آواز کا کمزور ہونا، سستی اور رنجیدگی۔

347- نیند میں شیطانی اثرات کی نشانیاں کیا ہیں؟

نیند کا نہ آنا، بے قراری، گلے کا گھٹنا، گھبراہٹ میں ڈالنے والے خواب (حیوانات کا دیکھنا) دانت کا ٹٹنا، نیند میں ہنسنا، رونا یا چیخنا اور دوران نیند چلنا، دوران نیند بولنا۔

348- انسان کو جن کے چھونے کے کیا اسباب ہیں؟

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

فَزَادُوهُمْ رَهَقًا﴾ [الجن: 6]

”اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں

میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان (جنوں) کو سرکشی میں زیادہ کر دیا۔“

- ❖ کسی جن کا انسان عورت پر عاشق ہونا یا کسی جننی کا انسان مرد پر عاشق ہونا۔
- ❖ کسی جن پر انسان کا ظلم، مثلاً اس پر گرم پانی گرانا یا اس پر اونچی جگہ سے گرنا وغیرہ۔
- ❖ کسی جن کا انسان پر ظلم، مثلاً بلا وجہ اس کو لمس کرنا اور اس پر سختی کرنا۔
- ❖ کسی جادوگر کے ذریعے جن کا چھوڑا جانا۔
- ❖ خواہشات کی محبت۔

349- جن انسان میں کب داخل ہوتا ہے؟

- جن انسان کے جسم میں داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتا، مگر چند حالات میں وہ انسانی بدن میں داخل ہو جاتا ہے:
- ① انتہائی کمزوری کی حالت میں۔
 - ② شدید غصے اور خوف میں۔
 - ③ خواہشات پر ٹوٹنے میں۔
 - ④ اور شدید غفلت میں۔

350- صرع کیا ہے؟

صرع انسان کو اس کی عقل میں پہنچنے والے خلل کا نام ہے۔ جس کی وجہ سے انسان اپنی کہی ہوئی بات یاد نہیں رکھ سکتا۔ کہی ہوئی بات اور آئندہ کہنے والی بات میں ربط قائم نہیں رکھ سکتا۔ یاد دہانی کے فقدان کے نتیجے میں اسے مغز کے

اعصاب میں خلل کا سامنا ہوتا ہے، پھر وہ اپنی حرکات میں خبطی ہو جاتا ہے۔
امام ابن حجر رحمہ اللہ نے صرع کے بارے میں ”عالم الجن و الملائكة“ [ص: 76] میں
الكتاب و السنة“ [ص: 250] اور ”عالم الجن و الملائكة“ [ص: 76] میں
فرمایا یہ ایک علت ہوتی ہے، جو اعضاے رئیسہ کو کام کرنے میں جزوی طور پر
روکتی ہے اور اس کا سبب وہ غلیظ ہوا ہوتی ہے جو دماغ کی گزرگاہوں میں بند ہو
کر رہ جاتی ہے یا ردی قسم کے بخارات ہوتے ہیں جو بعض اعضا سے دماغ کی
طرف چڑھتے ہیں جس کے بعد اعضا میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اور انسان صحیح طور
پر کھڑا بھی نہیں ہو سکتا۔

قرآن سے دلائل:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ
مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ
عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [البقرة: 275]

”وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں، کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص
کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ
انہوں نے کہا بیع تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال
کیا اور سود کو حرام کیا، پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے
کوئی نصیحت آئے پس وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا ہے

اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔“

امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”اس آیت میں اس شخص کے انکار کا رد ہے، جس نے جن کی طرف سے لمس کا انکار کیا اور یہ گمان کیا کہ یہ طبیعتوں کا فعل ہے اور جو کہتا ہے کہ شیطان انسان میں نہ چل سکتا ہے اور نہ اسے چھو سکتا ہے۔“⁽¹⁾

امام طبری رحمہ اللہ نے فرمایا:

”قنادہ سے مروی ہے کہ بے شک جاہلیت کا سود یہ ہوتا تھا کہ آدمی ایک معین مدت تک بیع کرتا، پھر جب وہ مدت آ جاتی اور دوسرے کے پاس رقم نہ ہوتی تو یہ اس رقم کو بڑھا کر مدت ادائی میں اضافہ کر دیتا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے مذکورہ سود خوروں کے بارے میں فرمایا: ﴿لَا يَقُومُونَ﴾ یعنی وہ آخرت میں اپنی قبروں سے ایسے ہی اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جسے شیطان نے چھو کر مغبوط الحواس کر دیا ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان دنیا میں انسان کو چھو کر خبطی بنا سکتا ہے۔“⁽²⁾

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

”یعنی وہ نہیں کھڑے ہوں گے، مگر جیسے گرایا ہوا گرے ہونے کی حالت میں ہو اور شیطان نے اسے حواس باختہ کیا ہوا ہو، یعنی وہ قیامت کو انتہائی بری حالت میں کھڑا ہوگا۔“⁽³⁾

(1) تفسیر القرطبی [355/3]

(2) تفسیر الطبری [101/3]

(3) تفسیر ابن کثیر [326/1]

351- شیطان اذان کے وقت کیا کرتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النَّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا، أَذْكَرُ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظْلُ الرَّجُلُ مَا يَذْرِي كَمْ صَلَّى»^①

”جب نماز کے لیے اذان ہوتی ہے، شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے وہاں تک بھاگ جاتا ہے جہاں اذان سنائی نہ دے۔ پھر جب اذان مکمل ہوتی ہے تو لوٹ آتا ہے۔ پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، یہاں تک کہ جب تکبیر مکمل ہو تو واپس لوٹ آتا ہے، پھر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر، ایسی ایسی بات جو اسے کبھی یاد نہ آئی ہو، یہاں تک کہ آدمی کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ اسے اتنا پتا نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔“

352- شیطان اور وسوسہ؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُولُ: اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. فَيَقُولُ: فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ؟ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ

فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُّذْهِبُ عَنْهُ⁽¹⁾

”بلاشبہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا اور کہتا ہے: تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ نے، پھر شیطان کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پھر جب تم یہ چیز پاؤ تو کہو: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، یہ (کہنا) اس (کیفیت) کو ختم کر دے گا۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

«تَسْأَلُوْنَ حَتّٰی تَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ؟ فَقُوْلُوْا:

اللّٰهُ اَحَدٌ، اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ⁽²⁾»

”تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، حتیٰ کہ یہ کہتے ہو: یہ اللہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا، پس اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ (جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو) پس تم کہو: ”اللہ ایک ہے، وہ اللہ بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ،

فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ؟ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ:

مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ؟ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدَكُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ:

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ⁽³⁾»

(1) مسند أحمد [331/2]

(2) سنن أبي داود، رقم الحديث [4722] سنن النسائي الكبرى [169/6]

(3) مسند أحمد [57/6]

”بلاشبہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے کس نے پیدا کیا؟ پس وہ کہتا ہے: اللہ نے، پھر شیطان کہتا ہے: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ انسان کہتا ہے: اللہ نے، پھر وہ کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب تم میں سے کوئی یہ بات پائے تو کہے: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔“

353- کیا ہر انسان کے ساتھ قرین ہوتا ہے؟

جی ہاں! سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ، وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ » قَالُوا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَإِيَّايَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِحَقٍّ» وَفِي رَوَايَةٍ: «فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ»^①

”تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک دوست جنوں سے اور ایک دوست فرشتوں سے مقرر کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا: اور آپ ﷺ کے ساتھ بھی اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ عزوجل نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے اب وہ مجھے حق کے سوا (کسی اور چیز) کا حکم نہیں دیتا اور ایک روایت میں ہے، وہ مجھے صرف خیر ہی کا حکم دیتا ہے۔“

354- کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان ہے؟

ہاں! نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [69، 2814] مسند أحمد [1/385، 397، 401]

بیان کرتی ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ ایک رات اس کے پاس سے نکلے، کہتی ہیں، میں نے آپ ﷺ پر غیرت کھائی۔ پھر جب آئے تو میرا کام دیکھا تو کہنے لگے: عائشہ کیا بات ہے تم غیرت کھا گئی؟ میں نے کہا: کیا ہے مجھے کہ میرے جیسی آپ جیسے پر غیرت (غصہ) نہ کھائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَفَاخَذَكَ شَيْطَانُكَ؟» قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ؟
قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ وَمَعَكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَعَانَنِي عَلَيْهِ
حَتَّى أَسْلَمَ»^①

”کیا تجھے تیرے شیطان نے پکڑ لیا تھا؟ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے ساتھ بھی شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے کہا: ہر انسان کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: اور آپ ﷺ کے ساتھ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد کی، حتیٰ کہ وہ فرماں بردار ہو گیا۔“

355- کیا ابلیس کی اولاد ہے؟

قرشی نے کہا کہ زید بن مجاہد سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ ابلیس کے پانچ بچے ہیں:

- ① ”شبر“ یہ مصائب والا ہے، ہلاکت کا حکم دیتا ہے۔ علاوہ ازیں گریبان چاک کرنے، رخسار پیٹنے اور جاہلیت کی پکار کا حکم دیتا ہے۔
- ② ”اعور“ یہ زنا والا ہے، زنا کا حکم دیتا اور اسے مزین کرتا ہے۔

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [70,2815] مسند أحمد [115/6]

- ③ ”مسطوط“ یہ جھوٹ والا ہے، جو جھوٹ سنتا، کسی آدمی کے کان میں ڈالتا اور اسے آگے منتقل کر داتا ہے، پھر آدمی لوگوں کے پاس جا کر انھیں کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے اس کے چہرے کی تو مجھے پہچان ہے، لیکن اس کا نام مجھے معلوم نہیں، اس نے مجھے یہ بات بیان کی ہے۔
- ④ ”داسم“ وہ ہے جو آدمی کے ساتھ اس کے اہل و عیال میں داخل ہوتا ہے اور اسے ان میں عیب دکھاتا ہے اور ان پر غصہ دلاتا ہے۔
- ⑤ ”زکنبور“ یہ صاحبِ بازار ہے، جو بازار میں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔^①

356- کیا ابلیس موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آیا تھا؟

ہاں، قرشی نے کہا، جیسا کہ ”تلبیس ابلیس“ میں مذکور ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ابلیس آ گیا اور اس نے رنگ برنگ کوٹ پہن رکھا تھا، پھر جب وہ اس کے قریب ہوا تو کوٹ اتار کر رکھ دیا، پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ گیا، انھوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ابلیس ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تجھے زندہ نہ رکھے، تجھے کون سی چیز لائی ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کو سلام کہنے آیا ہوں، اللہ کے ہاں آپ کے مقام و مرتبے کی وجہ سے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ کیا چیز تھی جو میں نے تیرے اوپر دیکھی تھی؟ اس نے کہا: اس کے ذریعے میں بنو آدم کے دلوں کو اچک لینے کا کام کرتا ہوں، پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ کون سی چیز ہے جس کا انسان مرتکب ہو تو تو اس پر غلبہ پالیتا ہے؟ اس نے کہا: جب وہ اپنے دل میں غرور لائے، اپنے عمل کی کثرت چاہے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے۔ میں تجھے تین چیزوں سے ڈراتا ہوں:

① تلبیس ابلیس [ص: 58, 59]

۱ ایسی عورت کے ساتھ کبھی علاحدگی اختیار نہ کرنا جو تیرے لیے حلال نہیں، کیوں کہ جب کوئی آدمی ایسی عورت کے ساتھ علاحدہ ہوتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں تو میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر اس کا ساتھی بن جاتا ہوں یہاں تک کہ اسے فتنے میں ڈال دوں۔

۲ اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو ہر صورت پورا کرنا، کیوں کہ جب کوئی اللہ سے معاہدہ کرے تو اپنے درمیان حائل ہونے تک اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔

۳ جب تو صدقہ نکالنا چاہے تو ہر صورت اسے نکال دے، کیوں کہ جب کوئی آدمی صدقہ کر کے اسے جاری نہیں کرتا۔ میں اپنے دیگر احباب کو چھوڑ کر اس کا ساتھی بن جاتا ہوں، یہاں تک کہ آدمی اور اس کے صدقہ نکالنے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔ پھر وہ یہ کہتا ہوا واپس لوٹ گیا: افسوس تین باتوں پر جو اس نے موسیٰ علیہ السلام کو سکھا دیں، موسیٰ علیہ السلام اب ان سے بنی آدم کو ڈرائے گا۔^①

357- کیا ابلیس ابن آدم کی وفات کے وقت حاضر ہوتا ہے؟

ہاں، بلاشبہ ابلیس اپنے مددگاروں کو ابن آدم کی موت کے وقت کہتا ہے: ”تم اس پر مسلط ہو جاؤ، اگر اب یہ تم سے (بچ کر) مر گیا تو تم اس پر قدرت نہ پاؤ گے۔“

اس لیے کہ موت ابلیس اور ابن آدم کے درمیان ٹکراؤ کا آخری مرحلہ ہوتا ہے۔

① تلخیص ابلیس [ص: 57] باب فتن ابلیس و مکایدہ

358- جادو کیا ہے؟

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

”وہ خبیث ارواح کی تاثیرات اور ان سے طبعی قوتوں کے متحرک ہونے سے مرکب ہے۔“⁽¹⁾

امام فخر الدین رازی نے کہا ہے:

”جادو شریعت کے عرف میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کا سبب مخفی ہو، حقیقت کے خلاف اس کا تخیل ہو، خود نمائی اور دھوکا دہی کا کام کرتا ہو۔“⁽²⁾

359- بعض لوگ غیبی چیزوں مثلاً جن، جادو اور حسد وغیرہ پر

ایمان نہیں رکھتے، شریعت میں ان کا کیا حکم ہے؟

غیب پر ایمان لانا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾ [البقرة: 3]

”وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور اس میں سے، جو ہم نے انھیں دیا ہے، خرچ کرتے ہیں۔“

جنوں کے وجود پر ایمان لانا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ أَوْحَىٰ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا

(1) زاد المعاد [126/4]

(2) المصباح المنير [ص: 268]

قُرْآنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا ﴿۲﴾ [الجن: 1-2]

”کہہ دے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک جنوں کی ایک جماعت نے کان لگا کر سنا تو انھوں نے کہا کہ بلاشبہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو سیدھی راہ کی طرف لے جاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو کبھی شریک نہیں کریں گے۔“

جادو پر ایمان واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ اتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَنَ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمَنُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانِ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ وَ مَا يُعَلِّمَنِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهِ وَ مَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَ يَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴾ [البقرة: 102]

”اور وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے جو شیاطین سلیمان کے عہد حکومت میں پڑھتے تھے اور سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (وہ اس چیز کے پیچھے لگ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتاری گئی، حالانکہ وہ

دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے، یہاں تک کہ کہتے ہم تو محض ایک آزمائش ہیں، سو تو کفر نہ کر۔ پھر وہ ان دونوں سے وہ چیز سیکھتے جس کے ساتھ وہ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے اور وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ اور وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انھیں نقصان پہنچاتی اور انھیں فائدہ نہ دیتی تھی۔ حالانکہ بلاشبہ یقیناً وہ جان چکے تھے کہ جس نے اسے خریدا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور بے شک بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا۔ کاش! وہ جانتے ہوتے۔“

حسد پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ﴾ [الفلق: 1-5]

”تو کہہ میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔“

سائل کو یہ جواب دیا جائے، اگر وہ جاہل ہے تو ہم اسے سکھائیں کیوں کہ قرآن کریم میں مذکور ہر چیز کے بارے میں اعتقاد رکھنا واجب ہے اور جس نے اس کی کسی چیز کا انکار کیا تو اس نے کفر کیا۔

360- ابلیس نے بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی کی اور آدم علیہ السلام نے بھی، پھر کیسے ابلیس آگ میں داخل ہوگا اور آدم جنت میں؟

اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

﴿فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

[البقرة: 37]

”پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے، تو اس نے اس کی توبہ قبول کر لی، یقیناً وہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔“
آدم علیہ السلام نے توبہ کی اور کہا:

﴿قَالَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الأعراف: 23]

”دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔“

اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، جب کہ ابلیس نے انکار کیا اور کہا:

﴿أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ﴾ [الأعراف: 12]

”میں اس سے بہتر ہوں۔“

اس نے توبہ نہیں کی، لہذا اس کا ٹھکانا آگ ہے۔

ابلیس سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے سامنے آیا اور ان سے کہا: آپ کلیم اللہ ہیں، میرے لیے اپنے رب سے سفارش ہی کر دیں، پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے

رب! ابلیس توبہ کرنا چاہتا ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا: اے موسیٰ اسے کہو: وہ آدم کی قبر پر جائے اور اسے سجدہ کرے۔ موسیٰ نے جب اسے یہ بات کہی تو اس نے کہا: میں نے اسے زندہ ہونے کی حالت میں سجدہ نہیں کیا، تو کیا اب مردہ ہونے کی حالت میں سجدہ کروں؟ اس نے ذلت کو اپنایا تو اس کا ٹھکانا آگ ہے۔

361- کیا جماعت کے ساتھ بھی شیطان ہوتا ہے؟

نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: 103]

”اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔“

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

﴿يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ يُخَالِفُ الْجَمَاعَةَ﴾^①

”جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور شیطان جماعت کے مخالف کے ساتھ ہوتا ہے۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا﴾^②

”اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تنہائی میں کیا (ضرر) ہے تو کبھی کوئی شخص رات کو اکیلا نہ چلے۔“

② سنن النسائي الصغرى [92,93/7] المعجم الكبير للطبراني [144,145/17]

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح سنن النسائي، رقم الحديث [3453] میں صحیح کہا ہے۔

③ صحيح البخاري، رقم الحديث [3998]

362- کیا معالجین کے لیے کوئی نصیحت ہے؟

غذاؤں اور جڑی بوٹیوں کے نسخہ جات سے دور رہنا، کیوں کہ معالج بالقرآن غذاؤں کا اسپیشلسٹ ہوتا ہے اور نہ اسے جڑی بوٹیوں کے بارے کچھ علم ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ اگر ان آسان اشیا میں سے شمار ہوں، جن کے بارے احادیث وارد ہوئی ہیں، مثلاً تلہینہ، سرمہ اور سناسکی، اس لیے کہ چیزوں کی کمیتیں اور ان کے بعض کا جڑی بوٹیوں اور تیل میں داخل ہونا مہارت کا متقاضی ہے۔

ان میں سے بعض سورۃ الواقعہ، الحشر اور الملک کو کسی برتن میں لکھنے کا کہتے ہیں یعنی ایسے برتن میں لکھو جس میں یہ تمام آجائیں۔ مجھے طیش دلانے والی اشیا میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں سے کوئی کہتا ہے: سورۃ البقرہ مکمل ایک تھال میں لکھو، یعنی ایسے تھال میں جس میں 286 آیات سما جائیں جبکہ آیتیں تین تین سطروں کی بھی ہوتی ہیں۔ اس کے لیے تو پھر پورے میدان جتنا ٹب چاہیے ایک تھال سے تو کام نہیں بنے گا۔

کوئی کہتا ہے، تو شہد کی مکھیوں کے سرداروں کو اپنی غذا بنا، جب کہ یہ انتہائی زیادہ مشکل معاملہ ہے۔

کوئی کہے گا: بارش کا پانی لا اور کوئی چشموں اور کنوؤں کے پانی کا طالب ہوگا۔ کوئی کہتا ہے، موسم بہار میں فلاں فلاں پھول لے کر آنا۔ کوئی کہتا ہے کہ مریض کی گردن کی رگ کو پکڑ کر رکھ، حالاں کہ یہ ایک خطرناک چیز ہے۔ کوئی کہے گا کہ پلکوں کے نچلے حصے کو دبا کر رکھ، یہ آنکھوں کے لیے بڑا خطرناک کام ہے۔ کوئی کہے گا کہ دھونی دینے والا آلہ لاؤ، جب کہ یہ کام جادوگروں اور دجالوں کا ہوتا ہے۔ کوئی کہے گا، نہ چائے پینی ہے نہ قہوہ اور نہ ایسی مزید چیزیں، مجھے

سمجھ نہیں آتی ان چیزوں کا علاج سے کیا تعلق ہے؟!

کوئی کہے گا کہ سکون کے لیے دوا نہ کھانا اور کوئی کہے گا کہ ورق پر قرآن کا کوئی حصہ لکھا جائے گا، پھر اسے پانی میں ملا کر پیا جائے گا اور یہ غلط ہے، کیوں کہ ورق ایک مطبوع چیز ہے، اس پر طباعت ایسا مواد ہے جو پینے کے لیے درست نہیں۔

کوئی کہتا ہے کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ کسی چینی کے برتن پر کتابت ہو، پھر اسے پانی میں ملایا جائے اور پی لیا جائے۔

کوئی کہتا ہے، میں جن کو جلا دوں گا، جب کہ اس کی کوئی دلیل موجود نہیں، کیوں کہ آگ کے ساتھ جلانا اللہ کی صفات میں سے ہے اور یہ کہنا زیادہ مناسب ہے، عنقریب میں اسے قرآن کے ذریعے سزا دوں گا۔

کوئی تو لوگوں کو مسجد، گھر یا بڑی تعداد میں انسانوں کو جمع کرنے والے کمرے میں جمع کرے گا اور ان سب پر تلاوت کرے گا، خشک کو گیلی کے ساتھ ملائے گا، کچھ آوازیں اور چیخ پکار سنائی دیں گی اور آخر کار وہ وہاں سے اسی طرح نکل جائیں گے، جیسے وہ آئے تھے، بلکہ کچھ پہلے سے بری حالت میں لوٹیں گے۔ اس معاملے میں ایک بڑی غلطی مریض سے اس کی بیماری کے بارے کوئی بات نہ سننا ہے۔ علاج کے لیے ضروری ہے کہ تو اس کے پاس بیٹھے اور اچھے طریقے سے اس کی بات سنے اور اس کی بات کو نہ ٹوٹے، اگرچہ وہ زیادہ لمبی ہو، حتیٰ کہ تو اس کی مراد کو صحیح طرح سمجھ پائے، کیوں کہ اس کا اپنی مرض کے بارے کلام کرنا اس کے لیے آرام اور تمھارے لیے اصل مسئلے کو سمجھنے میں معاون ہوگا۔ اگر آپ ایک مریض کے پاس بیٹھیں اور اسے خیر حاصل ہو جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ

سومریض حاضر ہوں اور کسی کا کچھ بھلا نہ ہو سکے۔ سب سے افضل کام یہ ہے کہ آپ ایک یا دو یا تین یا زیادہ کے پاس بیٹھیں۔ ان کی بات عمدہ طریقے سے سنیں اور معاملے کی اچھی طرح سے تشخیص کریں۔ اللہ کی کتاب سے جس دوا کے وہ محتاج ہیں، وہ انھیں دیں اور ان کی خبر گیری رکھیں، اگرچہ ٹیلی فون کے ذریعے ہی ہو۔

363- کیا علاج بالقرآن معالج کا محتاج ہے؟

نہیں، بلکہ معالج قرآن کا انسان میں جن کو حاضر کرنے کے لیے محتاج ہوتا ہے، علاوہ ازیں مریض خود اپنے لیے قرآن پڑھے، اللہ سے مدد مانگے اور اس کے اوامر و نواہی کا التزام کرے، اللہ کے حکم سے علاج جلد مکمل ہو جائے گا۔

364- کیا جاہلیت میں بھی کوئی دم تھا؟

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، پھر ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «إِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقِيَّةِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا شِرْكٌ»^① ”اپنے دم میرے سامنے پیش کرو، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔“

365- شیطان خواب میں کیسے آتا ہے؟

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [2200] سنن أبي داود، رقم الحدیث [3886]

«مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى حَقًّا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي»⁽¹⁾
 ”جس نے خواب میں مجھے دیکھا بلاشبہ اس نے مجھے ہی دیکھا،
 کیوں کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

یہ اس امر کی دلیل ہے کہ شیطان جسم میں داخل ہوتا ہے، حتیٰ کہ وہ خواب میں بھی آتا ہے۔ جن کے انسانی جسم میں دخول کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اپنی اصل حالت میں ہی داخل ہو، بلکہ وہ خواب میں کئی دوسری صورتیں بنا کر آ سکتا ہے۔ لیکن جب شیطان داخل ہی نہیں ہو سکتا تو وہ کیسے خوفناک خواب پیش کرتا ہے، جسے میں سونے کی حالت میں دیکھتا ہوں؟

366- کیا دم کرنے کی کوئی دلیل ہے؟

ہاں، نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:
 «إِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا شِرْكًا»⁽²⁾
 ”مجھ پر اپنے دم پیش کرو، دم میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔“

پس اس حدیث سے ہم قرآن و سنت اور ادعیہ ماثورہ وغیرہ سے دم کرنے کا جواز لیتے ہیں۔

367- منتر کیا چیز ہے؟

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [6993] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2266]

(2) صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم الحدیث [64] شرح النووی [187/14]

«النُّشْرَةُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ»^① ”منتر شیطان کے عمل سے ہے۔“

کیوں کہ یہ اس کی اصل کی طرف اشارہ ہے، پھر جس نے اس کے ساتھ خیر کا قصد کیا وہ خیر ہے، ورنہ وہ شر ہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا:

”لیکن منتر کی دو قسمیں ہونے کا احتمال ہے، میں کہتا ہوں یہی درست

ہے کہ منتر کی دو قسمیں ہیں۔“^②

پہلی قسم جائز منتر کی ہے اور وہ قرآن، دعاؤں اور شرعی اذکار کے ساتھ جادو کا توڑ ہے اور دوسری قسم حرام منتر کی ہے اور یہ شیاطین کی مدد، ان کے تقرب اور ان کی رضامندی کے ساتھ جادو کو جادو سے ختم کرنا ہے۔ امید واثق ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مذکورہ فرمان کہ منتر شیطانی ہے، سے یہی قسم مراد ہے، نبی کریم ﷺ نے جادوگروں اور کاہنوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ جس نے ان کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت سے کفر کیا۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

”منتر کرنے اور کروانے والا شیطان کے پسندیدہ عمل کے ساتھ اس کا قرب حاصل کرتے ہیں، جس کی وجہ سے مسحور سے جادو کا شیطانی عمل باطل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تعوذات اور جائز دعاؤں کے دم کے ساتھ کیا جانے والا منتر جائز ہے۔“

① مسند أحمد [294/3] سنن أبي داود، رقم الحديث [3868] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ

نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے: [فتح الباری: 233/10]

② فتح الباری [233/10]

368- کیا نظر بد کا بھی کوئی دم ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ، لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ»^①
 ”نظر حق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لینے والی ہوتی تو نظر اس پر سبقت لے جاتی۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 «الْعَيْنُ حَقٌّ»^② ”نظر حق ہے۔“

369- کیا اللہ کے اسم اعظم اور علاج کا کوئی باہمی تعلق ہے؟

جی ہاں! اسم اعظم کے ذریعے جو سوال کیا جائے، اللہ عطا کرتا ہے۔
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 «إِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ»
 ”اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

﴿وَالْهُكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾

[البقرة: 163]

”اور تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔“

① صحیح مسلم، رقم الحديث [2188]

② صحیح البخاری، رقم الحديث [2187]

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ [آل عمران: 2-1]

”الم۔ اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔“^①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک آدمی نے دعا کی اور کہا:
«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِيعُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ»
”اے اللہ! میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ سب
تعریف تیرے لیے ہے، نہیں کوئی معبود مگر تو، تُو منان ہے، آسمان
اور زمینوں کو بغیر نمونے کے بنانے والا ہے، اے جلال و اکرام
والے، اے زندہ اور قائم رہنے والے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَ إِذَا
سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ»^②

”اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس
کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ
سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔“

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے

① سنن أبي داود، رقم الحديث [1496] سنن الترمذي، رقم الحديث [3478]

② سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء، رقم الحديث [1495] صحيح ابن

حبان، رقم الحديث [893]

ایک آدمی کو سنا جو کہہ رہا تھا:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ»
”اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس ناتے سے سوال کرتا ہوں کہ بے
شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اکیلا و بے نیاز
ہے، جس نے کسی کو جنم دیا اور نہ اس کو کسی نے جنم دیا اور کوئی اس کا
ہمسر نہیں ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ
بِهِ أَجَابَ»⁽¹⁾

”اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب
اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے
ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔“

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي سُورَةِ الْقُرْآنِ ثَلَاثٌ، فِي الْبَقَرَةِ، وَ
آلِ عِمْرَانَ، وَ طه»⁽²⁾

(1) سنن الترمذی، رقم الحدیث [3475] سنن أبي داود، رقم الحدیث [1493]

مشكاة المصابيح [703/1] رقم الحدیث [2289]

(2) سنن ابن ماجه، رقم الحدیث [3855] المعجم الكبير [182/8] السلسلة

الصحيحة [746, 382/2]

”اللہ کا اسم اعظم قرآن کریم کی تین سورتوں میں ہے: سورۃ البقرہ،

سورت آل عمران اور سورت طہ میں۔“

تو معلوم ہوا کہ اسم اعظم کے ساتھ جو بھی سوال مرض کا یا اس کے علاوہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

370- کیا رسول اللہ کو بچھونے کا ٹاٹھا؟

ہاں، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ رسول اللہ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ کی انگلی میں ایک بچھونے ڈس لیا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ، مَا تَدْعُ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ» قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَمِلْحٌ، فَجَعَلَ يَضَعُ مَوْضِعَ اللُّدْغَةِ فِي الْمَاءِ وَالْمِلْحِ وَيَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حَتَّى سَكَتَ⁽¹⁾

”اللہ لعنت کرے بچھو پر، نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر آپ ﷺ نے ایک برتن منگوا یا جس میں نمک اور پانی تھا، آپ ﷺ نے پانی اور نمک میں بچھو کے ڈسنے والی جگہ کو رکھا اور آرام آنے تک ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ”معوذتین“ پڑھتے رہے۔“

371- کیا تمام امراض کے لیے کوئی دم ہے؟

عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث [23543] طبرانی فی الأوسط، رقم

الحدیث [5890] السلسلۃ الصحیحۃ، رقم الحدیث [548]

کے سامنے اس درد کی شکایت کی، جو اسلام لانے سے لے کر اب تک ان کے جسم میں ہو رہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا:

«ضَعُ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، فَقُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ»⁽¹⁾

”اپنے جسم کے جس حصے میں تکلیف ہے، اس پر اپنا ہاتھ رکھ اور تین بار ”بِسْمِ اللَّهِ“ کہہ، پھر سات بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ“ پڑھ، یعنی میں اللہ اور اس کی قدرت کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں پاتا اور جس سے ڈرتا ہوں۔“

372- جب مجھے مصیبت پہنچے تو میں کیا کہوں کہ وہ میرے لیے خیر کا باعث ہو جائے؟

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا. إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَةٍ، وَأَخْلِفَ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا»⁽²⁾

”جس کسی بندے کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہے: ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا“

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2202] کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم عند الدعاء.

(2) صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، رقم الحدیث [918] مسند أحمد [27/4]

یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت میں اسے اجر عطا فرماتا ہے اور اسے نعم البدل عطا کرتا ہے۔“

373- آزمائش پر صبر کرنے والے کا کیا بدلہ ہے؟

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَوْمَ نَأْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ تُقَرَّضُ بِالْمَقَارِيضِ فِي الدُّنْيَا، لِمَا يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»⁽¹⁾

”قیامت کے دن آزمائش والوں کا اجر دیکھ کر کئی لوگ خواہش کریں گے کہ ان کی کھالوں کو دنیا میں قینچیوں کے ساتھ کاٹا جاتا۔“

374- ابلیس کیسے آگ سے ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ہاتھ سے پکڑا، لیکن آپ ﷺ کا ہاتھ جلا نہیں؟

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور وہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ نے قراءت کی تو قراءت آپ ﷺ پر ملتبس ہونے لگی، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ رَأَيْتُمُونِي وَإِبْلِيسَ فَأَهْوَيْتُ بِيَدِي فَمَا زِلْتُ أَخْنَقُهُ حَتَّى

وَجَدْتُ بَرْدَ لُعَابِهِ بَيْنَ أَصْبَعَيْ هَاتَيْنِ⁽¹⁾

”کاش تم مجھے اور ابلیس کو دیکھتے، میں نے اسے اپنے ہاتھ سے گرایا،

پھر میں اس کا گلہ گھوٹنے لگا، یہاں تک کہ میں نے اس کے لعاب

کی ٹھنڈک اپنی ان دو انگلیوں کے درمیان پالی۔“

پس اس کے لعاب کی ٹھنڈک اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنے

ناری عنصر سے نکل گیا تھا۔ اگر ابلیس اپنے ناری عنصر سے تحول نہ کرتا تو وہ آگ

کے شعلے کا محتاج نہ ہوتا۔

375- میں بہت زیادہ آزمائش میں رہنے والا شخص ہوں،

میری جزا کیا ہے؟

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

«يَوْمَ نَاسُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ تُقَرَّضُ بِالْمَقَارِضِ

فِي الدُّنْيَا، لِمَا يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ»⁽²⁾

”قیامت کے دن کچھ لوگ یہ چاہیں گے کہ کاش دنیا میں ان کی

کھالوں کو قینچیوں کے ساتھ کاٹا جاتا۔ (یہ خواہش تب ہوگی) جب

وہ آزمائے جانے والوں کا ثواب دیکھیں گے۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① حسن. مسند أحمد [83/3] كنز العمال، رقم الحديث [1285] الدر المنثور

[313/5] تفسير ابن كثير [62/7] تفسير القرطبي [64/1]

② حسن. سنن الترمذي، كتاب الزهد، رقم الحديث [2402] صحيح الجامع،

رقم الحديث [5484] میں علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے۔

«عِظْمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظْمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ»^①

”بڑی جزاء بڑی آزمائش پر ملتی ہے اور بے شک اللہ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، پھر جو راضی ہو گیا اس کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا، اس کے لیے ناراضی ہے۔“

376- کیا کسی ایسے مریض کے لیے کوئی دم ہے جسے نہ جادو ہے اور نہ کوئی جن؟

عثمان بن ابی العاص الثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کے سامنے کسی تکلیف کی شکایت کی، جسے وہ اسلام قبول کرنے کے بعد تاحال اپنے جسم میں محسوس کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا:

«ضَعُ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، فَقُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ»^②

”تم اپنے جسم کے اس حصے پر ہاتھ رکھ جہاں تمہیں تکلیف ہے، پھر تین بار ”بِسْمِ اللَّهِ“ کہہ، پھر سات بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ“ کہہ (کردم کرلو)۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ اپنے گھر کے

① حسن. سنن الترمذی، کتاب الزہد، رقم الحدیث [2396] سنن ابن ماجہ،

کتاب الفتن، رقم الحدیث [4031]

② صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم الحدیث [2202] سنن أبی داود، کتاب

الطب، رقم الحدیث [3891]

کسی فرد کی بیمار پرسی کرتے تو اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے:

«أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»^①

”اے اللہ! اے لوگوں کے رب بیماری کو ختم کر دے، تو شفا دے،

شفا دینے والا تو ہی ہے، ایسی شفا دے جو معمولی بیماری کو بھی نہ چھوڑے۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ، فَيَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ أَجْرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ، وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا. إِلَّا أَجَارَهُ اللهُ فِيْ مُصِيبَتِهِ، وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا»^②

”جس کسی بندے کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہے: ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ أَجْرُنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ، وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا

مِّنْهَا“ یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور بلاشبہ ہم اسی کی طرف لوٹنے

والے ہیں۔ اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور مجھے

اس کا نعم البدل عطا فرما۔“ تو اللہ اسے اس کی مصیبت سے بچاتا ہے

اور اس کے لیے اس سے بہتر جانشین بناتا ہے۔“

377- خواب کی کتنی اقسام ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [5675] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2191]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [918] مسند أحمد [67/4]

«الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَرُؤْيَا بُشْرَى مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، وَرُؤْيَا مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ فَيَرَاهَا»^①

”خواب تین طرح کے ہیں: ایک وہ خواب ہے جو اللہ کی طرف سے بشارت ہے، ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور ایک وہ خواب ہے جو انسان کے اپنے دل میں پیدا ہونے والے خیالات کے نتیجے میں ہوتا ہے۔“

378- کیا ممکن ہے کہ شیطان نبی مکرم ﷺ کی صورت میں کسی کے خواب میں آئے؟

شیطان کے لیے نبی کریم ﷺ کی صورت اختیار کرنا ممکن نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي الْيَقَظَةِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي»^①

”جس نے خواب میں مجھے دیکھا، گویا اس نے بیداری کی حالت میں مجھے دیکھا، پس بے شک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔“

379- حجامت (سینگ لگوانے) کا حکم کس نے دیا؟

اسرا و معراج کی رات، اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم جبریل علیہ السلام کو دیا کہ وہ

① مسند أحمد [269,395/2] صحيح ابن حبان، رقم الحديث [6042] سنن

النسائي، رقم الحديث [903]

② صحيح البخاري، رقم الحديث [6993] صحيح مسلم، رقم الحديث [2266]

سیدنا محمد ﷺ کو اس کی خبر دیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کہ جبریل نے کہا):
 «عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدٌ»⁽¹⁾ ”اے محمد! سینگ کی کو لازم پکڑو۔“

380- میں شدید سستی کا شکار ہوں، خصوصاً فجر کی نماز میں، کیا یہ شیطان کی طرف سے ہے؟

جی ہاں! سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانٍ»⁽²⁾

”تم میں کسی کی گدی میں شیطان تین گرہیں لگاتا ہے، جب وہ سوتا ہے، ہر گرہ پر وہ ”تجھ پر لمبی رات باقی ہے، سویا رہے“ کہہ کر ضرب لگاتا ہے، پھر اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر وہ بندہ چستی اور

(1) حسن۔ مسند أحمد [354/1] المستدرک للحاکم [209/4] علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ صحیح الجامع، رقم الحدیث [3332]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [1142] صحیح مسلم، رقم الحدیث [776]

نفس کی تازگی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔ ورنہ وہ نفس کی خباثت اور سستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔“

381- غم اور پریشانی کا کیا علاج ہے؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کسی بندے کو کوئی پریشانی اور غم لاحق ہو تو وہ یہ کلمات کہے:

«اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ، مَاضٍ فِي حُكْمِكَ، عَدْلٌ فِي قَضَاؤِكَ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي، وَنُورَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي، إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا»^①

”اے اللہ! میں تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پریشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ میں جاری ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس خاص نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنا نام رکھا ہے یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا علم الغیب میں اسے اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی ہے کہ تُو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینے کا نور اور میرے غم کو دور کرنے

① صحیح. مسند أحمد [391/1] مسند أبي يعلى [198/9] صحيح ابن حبان،

رقم الحديث [972] المستدرک للحاکم [509/1]

والا اور میرے فکر کو لے جانے والا بنا دے۔

اللہ تعالیٰ اس کے غم و فکر کو لے جاتا ہے اور اس کو بدلے میں کشادگی عطا فرماتا ہے۔“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

«مَنْ كَثُرَتْ هُمُومُهُ وَعُغُومُهُ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»

”جس کے غم اور پریشانیاں زیادہ ہوں، وہ کثرت سے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ (نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کے ساتھ) پڑھے۔“

صحیحین میں مروی ہے:

«أَنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ»⁽¹⁾

”وہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“

382- ابلیس کا عرش کہاں پایا جاتا ہے؟

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا:

«إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيُفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً»⁽²⁾

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [6409] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2704]

(2) صحیح مسلم، کتاب صفة القيامة و الجنة و النار، باب تحريش الشيطان و بعثه سراياه و أن مع كل إنسان قريناً.

”بے شک ابلیس کا عرش سمندر پر ہے، وہ (وہاں سے) اپنے لشکروں کو، لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کے لیے بھیجتا ہے، پھر ان میں اس کے نزدیک سب سے عظیم المرتبہ وہ ہوتا ہے، جو فتنے میں سب سے بڑا ہو۔“

حدیث میں ہے کہ ابلیس کا عرش سمندر پر ہے، اس سے معلوم ہوا کہ وہ سمندروں میں رہتے ہیں، اس لیے مناسب ہے کہ سمندروں میں اترتے وقت اللہ کی پناہ مانگ لی جائے، کیوں کہ وہاں شیطان کی حکومت ہے۔

383- کیا قرآن کے ساتھ دم کرنے والے کے لیے دم پر اجرت لینا جائز ہے؟

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ»⁽¹⁾

”جس چیز پر تم اجرت لیتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجرت لینے

کی حق دار اللہ کی کتاب ہے۔“

اس حدیث کی بنیاد پر دم کرنے والے کا اپنے عمل کے عوض میں اجرت یا

تحفہ لینا جائز ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہ کو بھی جنہوں نے ڈسے ہوئے کو دم کر کے اجرت لی تھی، اس کام پر قائم رکھا تھا۔ یہ عوضانہ اس کے کام اور وقت کا ہوگا (قرآن کا نہیں)۔

384- کیا مسلمان جن سے استعانت جائز ہے، جیسا کہ بعض معالجین کرتے ہیں؟

نہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا﴾ [الجن: 6]

”اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان (جنوں) کو سرکشی میں زیادہ کر دیا۔“

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ جَمِيعًا يَمْعَشَرُ الْجِنُّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْإِنسِ وَ قَالَ أَوْلِيُّوهُمْ مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَ بَلَّغْنَا آجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾ [الأنعام: 128]

”اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا، اے جنوں کی جماعت! بلاشبہ تم نے بہت سے انسانوں کو اپنا بنا لیا اور انسانوں میں سے ان کے دوست کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنے اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا۔ فرمائے گا آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تیرا رب کمال حکمت والا،

سب کچھ جاننے والا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اور سلف صالحین میں سے کسی ایک سے بھی علاج وغیرہ میں مسلمان جن سے استعانت مروی نہیں ہے، بلکہ یہ تو جادوگروں اور دجالوں کے کام ہیں۔

385- جن کے انسان میں داخل ہونے کی کیا دلیل ہے؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقْظَةِ، أَوْ كَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي»^①

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، پس عنقریب وہ مجھے دیکھے گا بیداری میں یا گویا اس نے مجھے دیکھا بیداری میں اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

دوسری حدیث کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ»

یہ دلیل ہے اس بات کی کہ شیطان جسم میں داخل ہوتا ہے اور یہ معلوم ہے کہ خواب انسان میں کبھی ایک صورت میں آتا ہے اور کبھی دوسری صورت میں، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی شخص کو اس کے جسم میں داخل ہوئے بغیر شکلیں بدلتا رہے۔

386- شیطان میرے پاس آتا اور کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ میں اس صورتِ حال میں کیا کروں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ^①»

”شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے: فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس بات کو پہنچے تو وہ اللہ کی پناہ مانگے اور باز آ جائے۔“

387- مریض کا کیا حق ہے؟

سیدنا ابو عمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات سے منع کیا ہے:

«أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ^②»

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے، مریض کی عیادت کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3276] صحیح مسلم، رقم الحدیث [134]

② صحیح البخاری، رقم الحدیث [1182] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2066]

کرنے اور قسم پوری کرنے کا حکم دیا۔“

388- میں دورانِ سفر اپنے آپ کو شیطان سے کیسے محفوظ رکھوں؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ جب سفر کرتے، پھر رات آتی تو کہتے:

«يَا أَرْضُ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ، وَشَرِّ مَا فِيكَ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ، وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ»^①

”اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور اس کے شہر سے جو تیرے اندر ہے اور اس کے شر سے جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اور تجھ پر چلنے والی چیزوں کے شر سے اور میں شیر، اسود، سانپ اور بچھو سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس شہر میں رہنے والوں سے اور ہر جننے والے اور جو اس سے جنا ہے، اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔“

امام خطابی نے کہا: ”سَاكِنُ الْبَلَدِ“ سے مراد زمین میں رہنے والے جن ہیں اور وہ جن کا ٹھکانا حیوان ہوتے ہیں اگرچہ وہاں کوئی عمارت اور گھر نہ بھی ہوں۔ نیز انھوں نے کہا: ”وَالِدٍ“ سے ابلیس اور ”وَمَا وَلَدَ“ سے شیاطین مراد

① صحیح. سنن أبي داود، رقم الحديث [2603] مسند أحمد [132/2] شیخ احمد شاکر

نے اسے صحیح کہا ہے۔ المستدرک للحاکم [100/2] حاکم اور امام ذہبی نے اسے صحیح کہا

ہے۔ صحیح ابن خزيمة، رقم الحديث [2572]

ہونے کا احتمال ہے اور ”اَسْوَدَ“ شخص ہے، یعنی ہر وہ شخص جس کا نام اسود ہو۔^①

389- نماز میں شیطان کے موجود ہونے کی کیا دلیل ہے؟

عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف پر عامل بنایا تھا، تو اس دوران میں مجھے نماز میں کوئی چیز پیش آتی تھی، حتیٰ کہ مجھے پتا نہ چلتا، میں نے کتنی نماز پڑھی ہے، جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف کوچ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (مجھے دیکھا) اور کہا: ابن ابی العاص؟ میں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے، تو میرے قریب ہو جا۔ میں آپ ﷺ کے قریب ہوا اور اپنے قدموں کے بل بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ میں لعابِ دہن ڈالا اور کہا: ”نکل جا، اے اللہ کے دشمن!“ آپ ﷺ نے یہ کام تین بار کیا، پھر فرمایا: اپنے کام میں لگ جاؤ۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد مجھے کبھی یہ معاملہ پیش نہیں آیا۔^②

390- نیند سے قبل شیطان مردود سے حفاظت کا حصول کیسے ہوگا؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ شیطان نے ان سے کہا: ”جب تو اپنے بستر پر جائے تو اول سے آخر آیت الکرسی پڑھ: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ اور اس نے مجھے کہا: اللہ کی طرف

① الأذکار [ص: 194]

② صحیح. سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [3548] مسند أحمد [210/5] اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

سے تیرا ایک محافظ قائم ہو جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اس نے جھوٹا ہونے کے باوجود تجھ سے سچ بولا ہے۔ وہ شیطان تھا۔⁽¹⁾

391- پچھو کے ڈسنے کا کوئی دم ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات مجھے پچھو نے ڈسا ہے، میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت یہ کہتا: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»⁽²⁾ ”میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر اس چیز سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔“ تو وہ تجھے نقصان نہ دیتا۔

392- جب میں کسی جگہ جاؤں تو کیا پڑھوں، تاکہ شیطان سے نجات پاؤں؟

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ»⁽³⁾

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [2311]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2709]

(3) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2708]

”جو کسی جگہ اترے، پھر اس نے کہا: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» ”میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر اس چیز سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا کی۔“ اسے اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔“

حدیث میں لفظ ”شیء“ عام ہے۔ جو ہر ضرر رساں چیز کو شامل ہے۔ اس لیے اس کے تحت شیطان اور غیر شیطان سب آ جاتے ہیں۔

393- میں گھبراہٹ کے وقت کیا کہوں؟

سیدنا عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ان کو گھبراہٹ سے (بچنے کے لیے) یہ کلمات سکھاتے تھے:

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ»^①

”میں اللہ کے تمام کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں، اس کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔“

394- مخموم القلب سے کیا مراد ہے؟

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

① سنن الترمذی، رقم الحدیث [3528] صحیح الجامع، رقم الحدیث [701]

«كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ صَدُوقِ اللِّسَانِ» قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيٍ، وَلَا غِلٍّ، وَلَا حَسَدٍ»⁽¹⁾

”ہر مخموم القلب اور زبان کا سچا، انھوں نے کہا: صدوق اللسان کی تو ہمیں پہچان ہے، مخموم القلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا متقی اور پاکیزہ صفت انسان ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ بغاوت اور نہ کوئی کینہ ہو نہ حسد۔“

395- میں شدید بیماری میں مبتلا ہوں اور دعا کی قبولیت کے اوقات معلوم کرنا چاہتا ہوں؟

نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے:
«ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ»
”اللہ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگو۔“
قبولیت کے اوقات درج ذیل ہیں:

- ① لیلۃ القدر، ② فرض نمازوں کے بعد، ③ رات کا آخری حصہ، ④ اذان و اقامت کے درمیانی وقت میں، ⑤ فرض نماز کے لیے ہونے والی اذان کے وقت، ⑥ نماز کی اقامت کے وقت، ⑦ بارش اترتے وقت، ⑧ اللہ کی راہ میں دشمن سے ٹکراؤ کے وقت، ⑨ جمعہ کے دن کی آخری گھڑیوں میں، ⑩ سحری کے وقت، ⑪ نیک نیتی کے ساتھ آب زمزم پیتے وقت، ⑫ رات کو

بیدار ہوتے وقت، (۱۳) نبی کریم ﷺ سے منقول دعائیں اور دعا کے وقت ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ پڑھنے سے، (۱۴) نماز شروع کرتے وقت، (۱۵) سلام سے قبل دعا کے وقت ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ“ پڑھ کر، (۱۶) میدان عرفات میں عرفہ کے دن دعائے حج کے وقت، (۱۷) مرغ کے بولنے کے وقت۔

396- جب میں کچھ کھاؤں یا پیوں اور اللہ کا نام لینا بھول جاؤں تو کیا شیطان میرے ساتھ پیے گا اور مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جی ہاں! شیطان آپ کے ساتھ کھائے پیے گا۔ آپ دوبارہ کھانا کھائیں، اگرچہ ایک ہی لقمہ ہو، یا دوبارہ پیئیں اور کہیں:

”بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ“

”اللہ کے نام کے ساتھ (میں کھاتا ہوں) اس کے شروع میں اور اس کے آخر میں۔“

397- میں مسجد میں اور گھر سے باہر کیسے اپنے آپ کو شیطان سے محفوظ رکھوں؟

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:

»أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ،

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»

”میں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور قدیم

سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں، مردود شیطان سے۔“

عبداللہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی یہ بات کہتا ہے

تو شیطان کہتا ہے:

”حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ“^① ”یہ بقیہ سارا دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»^②

”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے

مردود شیطان سے بچا۔“

398- کیا ہر مرض کی دوا ہے؟

جی ہاں! سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

«لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَإِذَا أَصَابَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِيءٌ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى»^③

”ہر مرض کی دوا ہے، جب دوا مرض کے موافق ہو جائے تو اللہ کے

اذن سے وہ تندرست ہو جاتا ہے۔“

① سنن أبي داود، رقم الحديث [466] صحيح الجامع، رقم الحديث [4591]

② سنن ابن ماجه، رقم الحديث [773] سنن ابن ماجه [129/1]

③ صحيح مسلم، رقم الحديث [2204]

399- میں شیطان مردود سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہوں؟

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»^①

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(دس بار نماز مغرب کے بعد) اور اسی کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«مَنْ قَالَ فِي دُبْرِ صَلَاةِ الصُّبْحِ (وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ)، وَهُوَ ثَانِ رَجُلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ يَوْمُهُ كُلُّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ مَكْرُوهٍ، وَحَرُسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ»^②

”جس نے صبح کی نماز کے بعد (اور مغرب کی نماز کے بعد) کلام کرنے (اور پھرنے سے) قبل دس بار یہ کہا، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے دن گناہ مٹائے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند ہوں گے اور ہر مکروہ چیز سے اس کے لیے

① سنن الترمذی [515/5] رقم الحدیث [3474] مسند أحمد [227/4] زاد

المعاد [300/1]

② صحیح الترغیب والترہیب [113/1]

بچاؤ ہوگا اور شیطان سے اس کی حفاظت ہوگی۔“
(نماز مغرب کا ذکر دوسری روایت میں ہے)

400- نبی اکرم ﷺ نے کس کے جن نکالے ہیں؟

جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے جن نکالے، جیسا کہ درج ذیل حدیث ثابت ہے۔ سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہتے:

«أَخْرَجَ عَدُوَّ اللَّهِ، أَنَا رَسُولُ اللَّهِ»^①

”اللہ کے دشمن نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔“

401- میں مشقت میں مبتلا ہوں، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ مشقت کے وقت کہا کرتے تھے:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ»^②

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو عظمت والا بردبار ہے،

① حسن. مسند أحمد [171/4] المستدرک للحاکم [617, 618/2] امام بیہقی نے

”دلائل النبوة“ [20/6] میں اسے ذکر کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

السلسلة الصحيحة [875/1]

② صحيح البخاري، رقم الحديث [6345] صحيح مسلم، رقم الحديث [2730]

اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو عرش عظیم کا رب ہے،
اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو آسمانوں اور زمین کا
رب اور عرش کریم کا رب ہے۔“

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا:

”بے چینی کی دعا یہ ہے:

«اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ،
وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ»^①

”اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں، تو مجھے آنکھ جھپکنے کے
برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے تمام کام
سنوار دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

402- رنجیدگی کا کیا علاج ہے؟

سورۃ الفتح کو ایک ایک کلمہ کر کے تین بار یومیہ پڑھنا:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْئَهُ فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ
فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ

① حسن. سنن أبي داود، رقم الحديث [5090] مسند أحمد [42/2]

اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾

[الفتح: 29]

”محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں، کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔“

درج بالا آیت کی قراءت کرنا، اس کے ساتھ یقین رکھ کر زندگی گزار،

اس میں غور کر اور اسے زبانی یاد کر کے روزانہ کثرت کے ساتھ پڑھ۔

فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا، پھر فجر کی روشنی کی طرف دیکھنا، سورج طلوع ہونے تک بیٹھنا اور صاف ستھری ہوا سے لطف اندوز ہونا، سورج طلوع ہونے تک صبح کے اذکار کے ساتھ اللہ کی تسبیح کر اور نماز اشراق ادا کر۔ زنجیدگی ختم ہو جائے گی۔

علاوہ ازیں یہ وظیفہ کیا کر:

”اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

”اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے اور تیرے حضور ہی میری شکایت ہے، تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے، نہ برائی سے پھرنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی مگر اس اللہ کی مدد کے ساتھ جو بلند اور بڑا ہے۔“

نیکی کے کام برائی کی جگہوں سے بچاتے ہیں۔

403- کیا کاہنوں کی طرف جانا جائز ہے؟

سیدنا رشید بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ بَرَّئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، وَمَنْ أَتَاهُ غَيْرَ مَصْدَقٍ لَهُ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»^①

”جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، یقیناً وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی (شریعت) سے بری ہو گیا اور جو اس کے پاس آیا اور اس کی تصدیق نہ کی (محض آنے کی وجہ سے) اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“

کاہن سے مراد جادوگر ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ واثلہ بن اسقع سے مروی ہے:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِينَ

① المعجم الأوسط للطبرانی [378/6]

لَيْلَةً، فَإِنْ صَدَّقَهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كَفَرَ»

”جو کسی کا ہن کے پاس آیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا، چالیس راتوں تک اس سے توبہ روک لی جائے گی، پھر اگر اس نے اس کی بات کی تصدیق کی تو یقیناً اس نے کفر کیا۔“
ان احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ ان کے پاس جانا حرام ہے۔

404- کیا کاہن سچے ہوتے ہیں یا جھوٹے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطَيِّرَ لَهُ أَوْ تَكْهَنَ، أَوْ تُكْهَنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ»^①
”وہ ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا جس کے لیے فال نکالی گئی، یا جس نے کہانت کی یا اس کے لیے کہانت کی گئی یا جس نے جادو کیا یا جس کے لیے جادو کیا گیا، جو کسی کاہن یا عراف (خود سے غیبی خبریں دینے والے) کے پاس آیا اور اس کے کہے کی تصدیق کی، یقیناً اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔“

405- کیا شیطین سے (بچاؤ کے معاملے میں) استغفار کا کوئی اثر ہے؟

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«عَلَيْكُمْ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِسْتِغْفَارِ، فَأَكْثِرُوا مِنْهُمَا، فَإِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ: إِنَّمَا هَلَكَتِ النَّاسُ بِالذُّنُوبِ وَأَهْلَكُونِي بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِسْتِغْفَارِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَهْلَكْتُهُمْ بِالْأَهْوَاءِ فَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ»

”تم ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور استغفار کو لازم پکڑو اور یہ دونوں کثرت سے کیا کرو، اس لیے کہ ابلیس نے کہا: بلاشبہ لوگ گناہوں کے ساتھ ہلاک ہوئے اور انھوں نے مجھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور استغفار کے ساتھ ہلاک کیا ہے، جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں نے ان کو خواہشات کے ساتھ ہلاک کیا اور وہ اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے:

«قَالَ إِبْلِيسُ: وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَزَالُ أُغْوِيهِمْ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَزَالُ أَعْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي»^①

”ابلیس نے کہا: (اے رب مجھے) تیری عزت اور جلال کی قسم میں ہمیشہ انھیں گمراہ کرتا رہوں گا، جب تک ان کی روہیں ان کے اجسام میں ہوں گی، پھر اللہ عزوجل نے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں انھیں معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔“

406- ﴿الثَّقَلَنِ﴾ سے کیا مراد ہے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿سَنَفَرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلَنِ﴾ ”ہم جلد ہی تمہارے لیے فارغ ہوں گے اے دو بھاری گروہو!“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ وہ انسان اور جن ہیں۔

407- کیا گالی دینا شیطان کی طرف سے ہے؟

ایک آدمی نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی، درآنحالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ہی میں تشریف فرما تھے، پھر اس نے دوبارہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی، پھر تیسری بار اس نے گالی دی، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کو جواب دے دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا:

«كَانَ الْمَلِكُ يُنَافِحُ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ»^①

”ابوبکر! فرشتہ تیری طرف سے اس کا دفاع کر رہا تھا، پھر جب تو نے اس کو جواب دیا تو شیطان آگیا، اس لیے میرے لیے مناسب نہیں تھا کہ بیٹھا رہتا۔“

408- سورت حشر کی آخری آیات کا شیطان سے کیا تعلق ہے؟

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ الثَّلَاثَ آيَاتِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، إِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ ^① »

”جس نے صبح کے وقت تین بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھا اور سورت حشر کی آخری تین آیات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ 70 ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں، اگر وہ اس دن مر گیا تو شہید ہونے کی حالت میں مرے گا اور جس نے شام کے وقت یہ پڑھا اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔“

وہ تین آیات درج ذیل ہیں:

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

① ضعیف . مسند أحمد [26/5]

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿[الحشر: 22-24]

”وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے ڈھالنے والا، صورت بنا دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

409- سورة الضحیٰ کا شانِ نزول کیا ہے؟

سیدنا جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے پاس آنے) سے رک گئے، قریش کی ایک عورت کہنے لگی: اس پر اس کے شیطان نے دیر کر دی۔“ پھر یہ آیات نازل ہوئیں:

﴿وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ﴾

① [الضحیٰ: 1-3]

”قسم ہے دھوپ چڑھنے کے وقت کی! اور رات کی جب وہ چھا

جائے! نہ تیرے رب نے تجھے چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔“

410- شیطان اور گھنٹی کا کوئی باہمی تعلق ہے؟

جی ہاں! گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ»^① ”گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔“

411- شیطان کے گیت کیا ہیں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور میرے پاس انصار کی دولڑکیاں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے بعثت کے دن کہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ دونوں کوئی گانے والی نہیں تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

أَمْ مَزْمَارُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا»^②

”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان کے گیت؟ اور وہ عید کا دن

تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور

یہ ہماری عید ہے۔“

① صحیح مسلم، رقم الحديث [2114]

② صحیح البخاری، رقم الحديث [909]

412- شیطان کا سینگ کہاں سے طلوع ہوگا؟

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينَا» قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمِينَا». قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: «هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا، أَوْ قَالَ: مِنْهَا، يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ»^①

”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت نازل فرما، انھوں نے کہا: اور ہمارے نجد میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت نازل فرما، انھوں نے (پھر کہا) اور ہمارے نجد میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔“

413- کس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے شیطان کو گرفتار نہیں کیا تھا؟

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھانے کھڑے ہوئے اور میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا، آپ ﷺ نے قراءت کی، پھر وہ آپ ﷺ پر ملتبس ہونے لگی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

«لَوْ رَأَيْتُمُونِي وَإِبْلِيسَ، فَأَهْوَيْتُ بِيَدِي فَمَا زِلْتُ أَخْنَقُهُ»

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [6681]

حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ لُعَابِهِ بَيْنَ أَصْبَعَيْ هَاتَيْنِ، الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، وَلَوْ لَا دُعْوَةُ أَخِي سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مَرْبُوطًا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَتَلَاعَبُ بِهِ صَبِيَانُ الْمَدِينَةِ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ^①“ اگر تم مجھے دیکھتے کہ ابلیس میرے آگے تھا، میں اس کا گلا گھوٹتا رہا، یہاں تک کہ میں نے اس کے لعاب کی ٹھنڈک اپنی ان دو انگلیوں (انگوٹھے اور ساتھ والی) کے درمیان پائی اور اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوتا اور مدینے کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے، پس تم میں سے جو کوئی طاقت رکھتا ہے کہ اس کے درمیان اور قبلے کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا ضرور کرے۔“

414- شیطان اور سورۃ اللیل؟

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

«أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ، فَدَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، قَالَ: فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ ابْنَ اُمِّ عَبْدِ يَقْرَأُ: ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى ﴿قَالَ عَلْقَمَةُ: ”وَالذِّكْرُ وَالْاُنْثَى“ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

فَمَا زَالَ هَوْلًا حَتَّى شَكَّكُونِي، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ الْوَسَادِ، وَصَاحِبُ السَّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، وَالَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ؟ صَاحِبُ الْوَسَادِ: ابْنُ مَسْعُودٍ، وَصَاحِبُ السَّرِّ: حُذَيْفَةُ، وَالَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ: عَمَّارٌ^①»

”وہ شام آئے تو دمشق کی مسجد میں داخل ہوئے، اس میں دو رکعت نماز پڑھی اور کہا: اے اللہ! مجھے نیک ہم مجلس نصیب کر، انھوں نے کہا: وہ آئے اور ابو درداء کے پاس بیٹھ گئے تو سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کن لوگوں سے ہیں؟ انھوں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ابن ام عبد (ابن مسعود) کو ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى﴾ کیسے پڑھتے ہوئے سنا: سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”وَالذِّكْرِ وَالْأُنْثَى“ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے، یہ لوگ اس معاملے میں میرے ساتھ مشغول رہے، حتیٰ کہ انھوں نے مجھے شک میں ڈال دیا، پھر کہا: کیا تم میں صاحب الوساد (یعنی تکیہ والے) نہیں ہیں؟ اور اس راز والے جسے ان کے بغیر کوئی نہیں جانتا (نہیں ہیں؟) اور وہ شخص جسے بہ زبان نبی مکرم ﷺ شیطان سے پناہ دی گئی (نہیں ہیں؟) صاحب الوساد سے مراد ابن مسعود ہیں اور صاحب السر سے مراد حذیفہ ہیں اور وہ جسے شیطان سے بچایا گیا، اس سے مراد عمار ہیں۔“

415- کیا شیطان غیب جانتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

« إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ، فَتَذَكَّرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُفَّانِ، فَيُكَذِّبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ^① »

”بے شک فرشتے بادل میں اترتے ہیں اور اس امر کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان میں فیصلہ کیا گیا ہے، پھر شیاطین چوری چھپے اسے سننے کی کوشش کرتے ہیں، جو کچھ سن لیں اسے کاہنوں کی طرف القا کرتے ہیں اور کاہن اس کے ساتھ سو جھوٹ اپنے پاس سے بولتے ہیں۔“

416- کیا ابلیس رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا تھا؟

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کھڑے ہوئے، ہم نے آپ ﷺ کی آواز سنی، آپ کہہ رہے تھے:

« أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ » ثُمَّ قَالَ: « أَلْعَنَكَ بِلْعَنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا » وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ؟ قَالَ: « إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِِي فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ

① صحيح البخاري، رقم الحديث [3038]

مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنَكَ بِلْعَنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ. فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَاللَّهُ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ^①»

”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ“ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں) پھر آپ ﷺ نے کہا: ”اَلْعُنْكَ بِلْعَنَةِ اللّٰهِ“ (میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں) تین بار، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو ایسے بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہیں، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں وہ کہتے سنا: جو ہم نے آج تک آپ ﷺ کو کہتے ہوئے نہیں سنا؟ ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لایا تھا، تاکہ اسے میرے چہرے پر رکھے، پھر میں نے تین بار ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ“ کہا: پھر میں نے کہا: ”اَلْعُنْكَ بِلْعَنَةِ اللّٰهِ“ پس وہ تین بار سے پیچھے نہ ہٹا، پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا، اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو یقیناً وہ بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلنے ہوتے۔“

417- جن کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ،

وَخَلَقَ آدَمَ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ^①

”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا اور جن کو آگ کے شعلے سے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بیان کر دی گئی ہے (یعنی مٹی)۔“

418- کیا ابلیس اور قیاس کے درمیان بھی کوئی تعلق ہے؟

امام ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا:
 «أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ، وَمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ إِلَّا بِالْمَقَاسِ^②»
 ”سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس ہے اور شمس و قمر کی عبادت قیاس ہی کی بنا پر ہوتی ہے۔“

419- شیاطین اور اللہ کی پیدا کردہ چیز میں تبدیلی (کیا تعلق رکھتے ہیں)؟

سیدنا عیاض بن ہمار رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

«يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ فَجَاءَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحْبَلَتْ لَهُمْ^③»
 ”اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندوں کو توحید والے پیدا کیا، پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انھیں ان کے دین سے پھیر دیا اور ان

① صحیح مسلم، رقم الحديث [2996]

② صحیح. سنن الدارمی [76/1]

③ صحیح مسلم، رقم الحديث [2865]

پر وہ چیزیں حرام قرار دیں جو میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں۔“

420- شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ ہوتا ہے یا جماعت کے ساتھ؟

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو فرماتے ہوئے سنا:

« مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذُّبُّ الْقَاصِيَةَ ⁽¹⁾ »

”جس بستی یا دیہات میں تین آدمی موجود ہوں اور وہاں نماز قائم نہ کی جائے، شیطان ان پر غلبہ پالیتا ہے، پس تم جماعت کو لازم پکڑو، بلاشبہ بھیڑ یا ریوڑ سے پچھڑی ہوئی بکری کو کھا جاتا ہے۔“
اسی طرح شیطان اکیلے آدمی پر بھی اپنا تسلط جما لیتا ہے۔

421- کیا جن اللہ کی رحمت میں داخل ہو سکتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَنْزَلَ رَحْمَةً يَتَعَاطَفُ بِهَا الْخَلْقُ جِنُّهَا وَإِنْسُهَا وَبَهَائِمُهَا، وَأَخْرَعَ عَنْهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ ⁽²⁾ »

”یقیناً اللہ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ایک رحمت کو نازل کیا جس کی

(1) صحیح مسلم [240/1]

(2) مسند أحمد [312/4]

بنا پر اس کی مخلوق جن و انس اور بہائم باہم مہربانی سے رہتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں باقی ہیں، کیا تم کہتے نہیں کہ وہ زیادہ گمراہ ہے یا اس کا اونٹ؟“

422- کیا ابلیس اور بتوں کا آپس میں کوئی تعلق ہے؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ”قوم نوح میں جو بت تھے، وہ اس کے بعد عربوں میں آ گئے۔“ ”ود“ نامی بت دومۃ الجندل میں ”کلب“ قبیلہ کے پاس تھا۔ ”سواع“ ہذیل کے لیے تھا اور ”یعوث“ پہلے مراد کے لیے پھر سبا کے قریب جرف مقام پر بنو غطفیف کے لیے تھا۔ ”یعوق“ ہمدان کے لیے اور ”نسر“ حمیر کے لیے (جو ذی الکلاع کی آل ہے) تھا۔ یہ قوم نوح کے نیک آدمیوں کے نام تھے، جب وہ فوت ہوئے تو شیطان نے ان کی قوم کی طرف یہ الہام کیا کہ تم ان کے بیٹھنے کی جگہوں پر مجالس قائم کرو اور ان کے ناموں پر ان جگہوں کے نام رکھو، پھر انھوں نے ایسے ہی کیا، ان لوگوں کے فوت ہونے تک تو ان کی عبادت نہ ہوئی، (لیکن بعد والوں کے لیے حقیقی علم ختم ہو گیا) اور ان کی عبادت شروع ہو گئی۔^①

423- ابلیس نے حوا علیہا السلام کے ساتھ اس کے بچے کے حوالے سے کیا کارنامہ انجام دیا؟

امام حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

① صحیح البخاری [199/6]

سے آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَمَّا حَمَلْتُ حَوَاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ، وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِيهِ: عَبْدَ الْحَارِثِ، فَسَمَّيْتُهُ: عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ، وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ⁽¹⁾»

”جب حوا علیہا السلام حاملہ ہوئی تو ابلیس کا اس کے پاس سے گزر ہوا، در آنحالیکہ اس کا کوئی بچہ زندہ نہیں بچتا تھا، ابلیس کہنے لگا: تو اس کا نام عبدالحارث رکھ، اس نے عبدالحارث نام رکھ دیا، وہ بچہ زندہ رہا اور یہ معاملہ (عبدالحارث) نام رکھنا شیطان کی وحی اور اس کے حکم سے تھا۔“

424- انسانوں کا شکاری بھیڑیا کون سا ہے؟

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ، فَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ⁽²⁾»

”یقیناً شیطان انسانوں کے لیے اس طرح بھیڑیا ہے، جس طرح بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے، جو ریوڑ سے بچھڑی ہوئی کنارے پر اپنے والی بکریوں کو کھا جاتا ہے، لہذا تم منتشر ہونے سے بچو اور جماعت کو لازم پکڑو۔“

(1) مسند أحمد [11/5] یہ حدیث ضعیف ہے۔

(2) مسند أحمد [232/5]

425- نقصان کا ضامن کون ہے؟

ضامن وہ جاہل معالج ہے جو جن، جادو اور حسد کے بارے کوئی علم نہیں رکھتا۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ عمرو کے دادا سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ الطَّبُّ قَبْلَ ذَلِكَ، فَهُوَ ضَامِنٌ»^①
 ”جس نے علاج کیا اور اس سے قبل اسے علاج کا علم ہی نہیں وہ
 نقصان کا ضامن ہے۔“

426- کیا انسان شیطان اور وسوسے کو روکنے پر قادر ہے؟

سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرَقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: تُسَلِّمُ وَتَذَرُ دِينَكَ، وَدِينَ آبَائِكَ، وَآبَاءِ أَبِيكَ، فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: تَهَاجِرُ وَتَدْعُ أَرْضَكَ وَسَمَائِكَ؟ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطَّوْلِ، فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ، فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنَكِّحُ الْمَرْأَةَ وَيُقَسِّمُ الْمَالَ؟ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ،

① سنن أبي داود، رقم الحديث [5886]

وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ^①

”بلاشبہ شیطان ابن آدم کے تمام راستوں میں بیٹھتا ہے، چناں چہ وہ اس کے اسلام کے راستے میں بیٹھا اور کہا: تو مسلمان ہو گیا ہے اور تو نے اپنا دین، اپنے باپ کا دین اور اپنے باپ کے باپ کا دین چھوڑ دیا ہے، اس نے شیطان کی نافرمانی کی اور اسلام قبول کر لیا، پھر وہ ہجرت کے راستے پر بیٹھا اور کہا: تو ہجرت کرے گا اور اپنی زمین اور اپنے سامان کو چھوڑ دے گا؟ مہاجر کی مثال تو گھوڑے کی مثال ہے لمبائی میں، پس انسان نے اس کی نافرمانی کی اور ہجرت کر لی، پھر وہ اس کے لیے جہاد کے راستے میں بیٹھا اور کہا: تو جہاد کرے گا جب کہ وہ جان و مال کو کھپا دینا ہے، تو لڑے گا تو قتل ہو جائے گا، تیری عورت (کسی اور سے) نکاح کر لے گی اور تیرا مال تقسیم کر دیا جائے گا؟ پس انسان اس کی نافرمانی کرتا اور جہاد کرتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیا اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، جو شہید ہو گیا اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اور اگر وہ اس راہ میں ڈوب گیا، اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے، اگر اس کی سواری نے اس کو گرا دیا (اور وہ مر گیا) اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ انسان شیطانی وسوسے کو دور کرنے پر قادر ہے۔

427- شیطان انسان کو کیسے وسوسہ ڈالتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلَيْتَهُ»^①

”شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا اور اسے کہتا ہے: فلاں، فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ اس کو کہتا ہے، تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ اس بات تک پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگے اور ان خیالات سے باز آ جائے۔“

428- شیطان انسان کے پاس اس وقت بھی آتا ہے جب وہ نماز پڑھ رہا ہو؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ»^②

”بلاشبہ تم میں سے کوئی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس پر اس کی نماز خلط ملط کر دیتا ہے، حتیٰ

① صحیح البخاری، رقم الحدیث [3102] صحیح مسلم، رقم الحدیث [134]

② صحیح البخاری، رقم الحدیث [1175] صحیح مسلم، رقم الحدیث [389]

کہ اسے پتا نہیں چلتا اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، پھر جب تم میں سے کوئی یہ کیفیت پائے تو وہ دو سجدے کرے، جب وہ (تشہد اخیر میں) بیٹھے ہوئے ہو۔“

429- کیا جن بنی آدم کو اذیت دینے کی طاقت رکھتا ہے اور کیا وہاں کوئی غیر شرعی دم بھی ہے؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

« إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَةَ شِرْكٌ » قَالَتْ: قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانِ الْيَهُودِيِّ يَرْقِيَنِي، فَإِذَا رَقَانِي سَكَنْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهِ، فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»^①

”بلاشبہ دم، تعویذ اور جادو، شرک ہے۔ فرماتی ہیں: میں نے کہا: آپ ﷺ یہ بات کیوں کہتے ہیں؟ اللہ کی قسم! بلاشبہ میری آنکھ درد کرتی تھی اور میں ایک یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھے دم کرتا تھا، جب وہ مجھے دم کرتا تو مجھے سکون آ جاتا، پھر عبداللہ نے کہا: بلاشبہ یہ شیطان کا عمل ہے، وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ چھوتا ہے

جب وہ اسے دم کرتا ہے تو شیطان اس سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے، اس موقع پر تجھے اتنا ہی کافی تھا کہ تو وہ بات کہتی جو رسول اللہ ﷺ کہتے تھے:

«أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ، إِشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»

”اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما دے۔ شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، نہیں کوئی شفا مگر تیری ہی، ایسی شفا جو کوئی کمزوری باقی نہ چھوڑے۔“

430- کیا یہ درست ہے کہ ہر انسان کا کوئی قرین (ساتھی) ہوتا ہے؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ، وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ» قَالُوا: وَيَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَأَيَّايَ، إِلَّا أَنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ»^①

”تم میں کوئی بھی ایسا نہیں کہ جس کے ساتھ جنوں میں سے ایک قرین سپرد نہ کیا گیا ہو۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ ﷺ کے ساتھ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے، پس وہ مسلمان ہو گیا ہے، اب وہ مجھے سوائے خیر کے اور کوئی حکم نہیں دیتا۔“

431- کیا کوئی شیطان کو دیکھ سکتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا ^① »

”جب تم مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو، اس لیے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کیوں کہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔“

432- کیا شیطان ابن آدم کو ولادت کے وقت چھوتا ہے اور کون اس موقع پر شیطان سے محفوظ رہا؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُوَلَّدُ، فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا » ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: «وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذَرَيْتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ^② »

”جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے، وہ شیطان

① صحیح البخاری، رقم الحديث [3127] صحیح مسلم، رقم الحديث [2729]

② صحیح البخاری، رقم الحديث [3431]

کے چھونے کی وجہ سے چیخ مارتا ہے، سوائے مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے کے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر تم چاہو تو پڑھ لو: ﴿وَإِنِّي أَعِذُّهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں)۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا عَصْرُهُ الشَّيْطَانُ عَصْرَةً أَوْ عَصْرَتَيْنِ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ مَرْيَمَ»⁽¹⁾

”عیسیٰ بن مریم اور مریم کے سوا کوئی بچہ ایسا نہیں، جسے شیطان نے (پیدائش کے وقت) چھوانہ ہو۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ بِإِصْبَعِهِ فِي جَنْبِهِ حِينَ يُولَدُ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ، ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ»⁽²⁾

”بنو آدم کے ہر فرد کو بہ وقت ولادت شیطان اپنی انگلی کے ساتھ اس کے پہلو میں چوک لگاتا ہے سوائے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، جب شیطان انھیں چوک لگانے گیا تو ان کے بجائے حجاب میں چوک لگا آیا۔“

433- کیا مسلمان کے لیے جن سے مدد کا حصول جائز ہے؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾ [الإسراء: 57] (وہ لوگ جنھیں یہ

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2366]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [3112]

پکارتے ہیں، وہ (خود) اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں) کی تفسیر میں مروی ہے کہ انھوں نے کہا:

”نزلت في نفر من العرب كانوا يعبدون الجن، فأسلم الجن، والإنس الذين كانوا يعبدونهم لا يشعرون بإسلامهم“^①
 ”یہ آیت عرب کے ان افراد کے بارے نازل ہوئی، جو جنوں کی عبادت کرتے تھے، پھر جن مسلمان ہو گئے اور ان انسانوں کو، جو ان کی عبادت کرتے تھے، ان کے اسلام کے متعلق علم ہی نہ ہو سکا۔“

434- کیا دم کرنے کی کوئی دلیل ہے؟

ہاں، نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے:
 «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ فِيهَا شِرْكًَا»^②
 ”مجھ پر اپنے دم پیش کرو، دم کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب تک اس میں شرک نہ ہو۔“

پس اس حدیث سے ہم قرآن و سنت اور دعاؤں وغیرہ کے ساتھ دم کرنے کا جواز لیتے ہیں، بلکہ جاہلیت کے دم بھی (جائز ہیں) جب تک وہ شرک پر مشتمل نہ ہوں۔

435- کیا جادو کا حل جادو کے ساتھ جائز ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

① صحیح مسلم، رقم الحدیث [3030]

② صحیح مسلم، رقم الحدیث [64] شرح صحیحہ مسلم للنووی [187/14]

«النُّشْرَةُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ»^① ”منتر شیطانی عمل ہے۔“

اس لیے کہ وہ اس کی اصل کی طرف اشارہ ہے، پھر جس نے اس کے ساتھ بھلائی کا قصد کیا وہ تو بھلائی ہے، ورنہ وہ شر ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: منتر کی دو قسمیں ہونے کا احتمال ہے۔^② میں کہتا ہوں، یہ درست ہے کہ منتر کی دو قسمیں ہیں: پہلی: جائز منتر وہ جادو کو قرآن، دعاؤں اور شرعی اذکار کے ساتھ توڑنا ہے۔

دوسری قسم: حرام منتر ہے، جو شیاطین کی استعانت، ان کے تقرب اور ان کی رضا کے لیے ان سے مدد طلب کر کے جادو کو جادو کے ساتھ توڑنا ہے اور امید ہے کہ نبی ﷺ کے فرمان سے یہی قسم مراد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے جادو گروں اور کاہنوں کی طرف جانے سے بھی منع کیا ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ جس نے اس کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی (شریعت) سے کفر کیا۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا:

”منتر (مسحور سے جادو کے اثر کو زائل کرنا) کی دو قسمیں ہیں:

① جادو کو اس کی مثل کے ساتھ باطل کرنا ہے، یہی شیطانی عمل ہے۔

② اسی نوع پر نبی کریم ﷺ کا فرمان محمول ہوگا۔“

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

”منتر کرنے اور کروانے والا شیطان کا قرب اس کے پسندیدہ عمل

سے حاصل کرتے ہیں، پھر وہ مسحور سے اپنے اثر کو زائل کر دیتا ہے۔“

① مسند أحمد [294/3] سنن أبي داود، رقم الحديث [3868] حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے

اس کی سند کو فتح الباری [233/10] میں حسن قرار دیا ہے۔

② فتح الباری [233/10]

ایک قول یہ بھی ہے:

”دم، معوذات اور مباح دعاؤں کے ساتھ منتر جائز ہے۔“

436- کیا رسول اللہ ﷺ کو بچھونے ڈسا ہے؟

جی ہاں! سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کی انگلی میں ایک بچھونے ڈس لیا تو رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا:

«لَعَنَ اللَّهُ الْعُقْرَبَ، مَا تَدْعُ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ» قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَمِلْحٌ، فَجَعَلَ يَضَعُ مَوْضِعَ اللَّذْغَةِ فِي الْمَاءِ وَالْمِلْحِ وَيَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حَتَّى سَكَتَ^①

”اللہ بچھو پر لعنت کرے، نہ وہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک برتن منگوا یا جس میں پانی اور نمک تھا اور بچھو کے ڈسنے والی جگہ کو پانی اور نمک میں رکھا اور سکون ہونے تک سورت اخلاص اور معوذتین پڑھتے رہے۔“

437- ابلیس مردود کیسے ہوا؟

اللہ عز و جل فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلٰٓسَ اَبٰی

وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ [البقرة: 34]

① مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث [23543] طبرانی فی الأوسط [5890]
علامہ البانی نے اسے الصحیحہ، رقم الحدیث [548] میں حسن کہا ہے۔

”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں سے ہو گیا۔“

آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کا یہ ایک بڑا کرم ہے جس کے ساتھ اس نے ان کی اولاد پر احسان کیا، وہ اس طرح سے کہ اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، پس ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا، اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں، عمر میں بھی بڑا ہوں اور مٹی سے افضل ہوں، پھر جب ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا، اللہ نے اسے ہر طرح کی خیر سے محروم و مایوس کر دیا اور اسے اس کی نافرمانی کی سزا کے طور پر شیطان مردود بنا دیا۔

438- شیطان نے آدم علیہ السلام کو جنت سے کیسے نکالا؟

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَازَلَهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾ [البقرة: 36]

”تو شیطان نے دونوں کو اس سے پھسلا دیا، پس انھیں اس سے نکال دیا جس میں وہ دونوں تھے اور ہم نے کہا اتر جاؤ، تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔“

﴿فَازَلَهُمَا﴾ یعنی اس نے انھیں دور کیا اور یہ پھسلانے کی قبیل سے ہے۔ ﴿مِمَّا كَانَا فِيهِ﴾ یعنی اس نے انھیں جنت کے لباس، گھر، خوشحالی، خوشگوار رزق اور سکون سے نکال دیا۔

﴿قُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ
وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾ میں مستقر و متاع سے مراد ”زمین میں ٹھہرنے کی مقداریں
رزق، مدتیں ایک معین وقت یعنی قیامت کے دن تک“ ہے۔

439- کیا شیطان کے لیے کسی انسان کو پچھاڑنا ممکن ہے؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ
مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ
عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [البقرة: 275]

”وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں، کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص
کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ
انہوں نے کہا بیع تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال
کیا اور سود کو حرام کیا، پھر جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے
کوئی نصیحت آئے، پس وہ باز آ جائے تو جو پہلے ہو چکا وہ اسی کا ہے
اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی
آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔“

یعنی وہ اپنی قبروں سے قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے، جیسے کوئی
آدمی پچھاڑے جانے کے بعد اٹھتا ہو اور شیطان نے اسے بدحواس کیا ہو۔ مطلب

یہ ہے کہ ان کا اٹھنا بہت بُرا ہوگا۔ تو یہ دلیل ہے کہ شیطان انسان کو پچھاڑ سکتا ہے۔

440- کیا شیطان نو مولود کو ضرر پہنچا سکتا ہے؟

جی ہاں! پہنچا سکتا ہے۔ اس کی دلیل حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ وَ لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْ اَعِیْذُهَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴾ [آل عمران: 36]

”پھر جب اس نے اسے جنا تو کہا اے میرے رب! یہ تو میں نے لڑکی جنی ہے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے جو اس نے جنا اور لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں اور بے شک میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور بے شک میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔“

یعنی میں اسے شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں اور میں اس کی اولاد کے لیے بھی پناہ چاہتی ہوں (اور وہ عیسیٰ علیہ السلام تھے) اللہ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔

اس سے معلوم ہوا کہ نو مولود کو شیطان ضرر پہنچا سکتا ہے، اسی لیے مریم کی والدہ مریم اور اس کی اولاد کے لیے شیطان سے پناہ کی دعا کر رہی ہے۔

441- شیطان انسانوں کو کیسے پھسلاتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ التَّقٰی الْجَمْعِیْنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمْ

الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَ لَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿[آل عمران: 155]

”بے شک وہ لوگ جو تم میں سے اس دن پیٹھ پھیر گئے، جب دو جماعتیں بھڑیں، شیطان نے انھیں ان کے بعض اعمال ہی کی وجہ سے پھسلایا جو انھوں نے کیے تھے اور بلاشبہ یقیناً اللہ نے انھیں معاف کر دیا، بے شک اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔“

﴿بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا﴾ سے مراد ان کے گزشتہ بعض گناہ ہیں، جیسا کہ بعض علما نے کہا ہے: برائی کی جزا اس کے بعد آنے والی برائی ہے۔ ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ یعنی ان لوگوں کو جو فرار ہو گئے تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾ یعنی اللہ گناہ کو معاف کرتا اور اپنی مخلوق سے بردباری سے پیش آتا ہے۔ وہ ان کی لغزشوں سے درگزر کرتا اور انھیں معاف کرتا ہے۔

442- کیا شیطان کے بھی دوست ہوتے ہیں؟ شیطان کی قوت کیسی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾ [النساء: 76]

”وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں اور وہ

لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ باطل معبود کے راستے میں لڑتے ہیں۔
پس تم شیطان کے دوستوں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال ہمیشہ
نہایت کمزور رہی ہے۔“

یعنی مومن بندے اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کے لیے قتال کرتے
ہیں اور کافر شیطان کی اطاعت میں لڑتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اپنے
دشمنوں کے خلاف لڑنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

﴿فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾
”پس تم شیطان کے دوستوں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال
ہمیشہ نہایت کمزور رہی ہے۔“

تو معلوم ہوا کافر شیطان کے دوست ہیں اور شیطان کی طاقت کمزور ہے۔

443- کیا اعمالِ صالحہ سرانجام دینا اور شیطان کی اتباع سے
بچنا، اللہ کی رحمت سے ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ
رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ
يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ
لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [النساء: 83]

”اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے، وہ
اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم

دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔“

اس آیت کریمہ میں اس شخص کی تردید ہے جو امور کے ثبوت سے قبل ہی ان میں جلدی کرتا ہے، وہ ان کی خبر دیتا اور ان کی نشر و اشاعت کر دیتا ہے اور ایسا بھی ممکن ہے کہ وہ امور درست ہی نہ ہوں۔ ﴿يَسْتَنْبِطُونَهُ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ اسے نکالتے ہیں اور اسے اس کی اصل جگہ میں استعمال کرتے ہیں۔ اس سوال کا جواب آیت کریمہ کے آخری حصے میں ہے کہ اگر تم پر اللہ کی رحمت و فضل نہ ہوتا تو تم شیطان کی پیروی کرتے۔

444- شیطان کا بہکانا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ﴾
﴿لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ﴾

[الحجر: 14-15]

”اور اگر ہم ان پر آسمان سے کوئی دروازہ کھول دیں، پس وہ دن بھر اس میں چڑھتے رہیں۔ تو یقیناً کہیں گے کہ بات یہی ہے کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں، بلکہ ہم جادو کیے ہوئے لوگ ہیں۔“

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنْ يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ﴾

[الطور: 44]

”اور اگر وہ آسمان سے گرتا ہوا کوئی ٹکڑا دیکھ لیں تو کہہ دیں گے یہ ایک تہ بہ تہ بادل ہے۔“

﴿قُلْ أَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانًا لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ انْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَىٰ اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَأْمِرْنَا لِنُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[الأنعام: 71]

”کہہ دے کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے اور نہ ہمیں نقصان دے اور ہم اپنی ایڑیوں پر پھیر دیے جائیں، اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہے، اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں بہکا دیا، اس حال میں کہ حیران ہے، اسی کے کچھ ساتھی ہیں جو اسے سیدھے راستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس چلا آ۔ کہہ دے اللہ کا بتایا ہوا راستہ ہی اصل راستہ ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے رب کے فرماں بردار بن جائیں۔“

یعنی مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ تم ہمارے رستے کی پیروی کرو، محمد ﷺ کے دین کو چھوڑ دو، پس اللہ نے اس آیت کو نازل کیا: ﴿قُلْ أَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا﴾ یعنی کفر میں ﴿بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ﴾ یعنی پھر تو ہم اس شخص کی مانند ہو جائیں گے جسے شیاطین نے زمین میں بہکا دیا اور وہ تمہاری طرح کی باتیں کرتا ہے۔

445- کیا جن و انس میں سے قیامت کے انکاری بھی ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَمْعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقْضُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ﴾ [الأنعام: 130]

”اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے کوئی رسول نہیں آئے، جو تم پر میری آیات بیان کرتے ہوں اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے ہوں؟ وہ کہیں گے ہم اپنے آپ پر گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور وہ اپنے آپ پر گواہی دیں گے کہ یقیناً وہ کافر تھے۔“

یہ ان باتوں سے ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافر جنوں اور انسانوں کو کھٹکھٹائیں گے۔

﴿يَمْعَشَرُ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ﴾ میں ﴿مِّنْكُمْ﴾ سے مراد صرف انسانوں میں سے ہے اور یہ استفہام تقریری ہے۔ وہ کہیں گے: ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسولوں نے ہمیں تیرا پیغام پہنچایا اور ہمیں تیری ملاقات سے ڈرایا اور یہ بتایا کہ یہ دن بہر صورت آنے والا ہے۔ پھر بھی انہوں نے دنیاوی زندگی میں ظلم و زیادتی سے کام لیا اور رسولوں کو جھٹلا کر اور معجزات کی مخالفت کر کے وہ ہلاک ہوئے، دنیاوی زندگی کی زیب و زینت

اور خواہشات نے انھیں دھوکے میں رکھا۔ ﴿وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ﴾ یعنی دنیا میں رسول جو ان کے پاس پیغام لائے تھے (اس کی تکذیب کرنے کی وہ خود گواہی دیں گے)۔

446- کیا اللہ نے فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور ابلیس نے کیا کیا؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ﴾

[الأعراف: 11]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تمہارا خاکہ بنایا، پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس، وہ سجدہ کرنے والوں سے نہ ہوا۔“

اللہ تعالیٰ اس مقام پر اولادِ آدم کو ان کے باپ آدم علیہ السلام کے شرف پر متنبہ کر رہے ہیں اور ان کے لیے ان کے دشمن ابلیس کی عداوت بیان کر رہے ہیں، جو ان کے خلاف اور ان کے باپ کے خلاف شیطان کے حسد کی کھینچا تانی ہے، اس کو واضح کر رہے ہیں، تاکہ وہ اس سے محتاط رہیں اور اس کے طریقوں سے دور رہیں، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا﴾ جب اس نے آدم کو چپکنے والی مٹی سے پیدا کیا اور اس کی صورت انسانی کو برابر کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور

فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ تعظیماً اسے سجدہ کریں، پس ان سب نے بات سنی اور اس کی اطاعت کی، مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں سے نہ ہوا (ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا)۔

447- شیطان اور انسان کے درمیان عداوت کا حجم کیا ہے؟

ہمارے رب اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّغِيرِينَ ﴾ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ﴿ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿ ثُمَّ لَا تَجِدُنِي إِلَّا يَدِّيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿ [الأعراف: 13-18]

”فرمایا پھر اس سے اتر جا، کیوں کہ تیرے لیے یہ نہ ہوگا کہ تو اس میں تکبر کرے۔ سو نکل جا، یقیناً تو ذلیل ہونے والوں میں سے ہے۔ اس نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جب یہ اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا بے شک تو مہلت دیے جانے والوں سے ہے۔ اس نے کہا پھر اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور ہی ان کے لیے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔ پھر میں ہر صورت ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی دائیں طرفوں سے اور

ان کی بائیں طرفوں سے آؤں گا اور تو ان کے اکثر کو شکر کرنے والے نہیں پائے گا۔ فرمایا اس سے نکل جا، مذمت کیا ہوا، دھتکارا ہوا، بے شک ان میں سے جو تیرے پیچھے چلے گا، میں ضرور ہی جہنم کو تم سب سے بھروں گا۔“

﴿فَوَسَّوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِيهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾ وَقَاَسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّهُمَا بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوَاتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفْنَ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾ [الأعراف: 20-22]

”پھر شیطان نے ان دونوں کے لیے وسوسہ ڈالا، تاکہ ان کے لیے ظاہر کر دے جو کچھ ان کی شرم گاہوں میں سے ان سے چھپایا گیا تھا اور اس نے کہا تم دونوں کے رب نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا مگر اس لیے کہ کہیں تم دونوں فرشتے بن جاؤ، یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور اس نے دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بے شک میں تم دونوں کے لیے یقیناً خیر خواہوں سے ہوں۔ پس اس نے دونوں کو دھوکے سے نیچے اتار لیا، پھر جب دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان کے لیے ان کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں اور دونوں جنت کے پتوں سے (لے لے کر) اپنے آپ پر چپکانے لگے اور

ان دونوں کو ان کے رب نے آواز دی کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا اور تم دونوں سے نہیں کہا کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔“

اللہ تعالیٰ اولادِ آدم کو ابلیس اور اس کی پارٹی سے ڈراتا ہے، ان کے لیے ابلیس کی قدیم عداوت کو بیان کر کے جو اس نے تمام انسانوں کے باپ آدم علیہ السلام سے کی، ان کو جنت سے نکالنے کی کوشش میں، جو نعمتوں والا گھر ہے، وہاں سے مشقت و تھکاوٹ والے گھر کی طرف اور ان کے مستور ہونے کے بعد اس نے ان کی پردہ دری کی۔ یہی تو بنی آدم اور اس کے درمیان ایک سخت عداوت ہے۔

448- کیا یہ حق ہے کہ جن کو آگ میں انسان کی طرح عذاب ہوگا؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّى إِذَا دَارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأَوْلَهُمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ قَالَ لِكُلِّ ضِعْفٌ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ [الأعراف: 38]

”فرمائے گا ان جماعتوں کے ہمراہ جو جنوں اور انسانوں میں سے تم سے پہلے گزر چکی ہیں، آگ میں داخل ہو جاؤ۔ جب بھی کوئی جماعت داخل ہوگی اپنے ساتھ والی کو لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جس وقت سب ایک دوسرے سے آ ملیں گے تو ان کی کچھلی جماعت

اپنے سے پہلی جماعت کے متعلق کہے گی: اے ہمارے رب! ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا، تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔ فرمائے گا: سبھی کے لیے دگنا ہے اور لیکن تم نہیں جانتے۔“

﴿ادْخُلُوا فِيْ اُمَمٍ﴾ یعنی اپنی جیسی یا تمہارے جیسی صفات والی امتوں میں، یعنی گذشتہ کافر امتوں میں داخل ہو جاؤ۔

جب وہ سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو ﴿قَالَتْ اٰخِرٰهُمْ لَا وِلٰهُمُ﴾ یعنی بعد میں داخل ہونے والے جو پہلوں کے متبعین ہیں، وہ کہیں گے: ﴿فَاَتٰهُمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ﴾ یعنی ان پر سزا کو دگنا کر دے۔

449- فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا جادوگروں کے ساتھ کیسے مقابلہ کیا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَالُوْا اَرْجِهْ وَاٰخَاہُ وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ﴾

یَا تُوَكِّلْ بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿[الأعراف: 111, 112]

”انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو موخر رکھ اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیج دے۔ کہ وہ تیرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے آئیں۔“

﴿حٰشِرِیْنَ﴾ یعنی وہ لوگ جو تیرے لیے تمام ملکوں سے جادوگر اکٹھے

کریں گے، جب کہ جادوگر اس زمانے میں عام تھے، کچھ لوگوں نے تو پختہ عقیدہ بنا لیا اور کچھ اس وہم میں مبتلا تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی چیز ان کے جادوگروں کی

طرح ہی شعبہ بازی ہے، اسی وجہ سے انھوں نے تمام جادوگروں کو جمع کیا۔ تاکہ وہ موسیٰ کے معجزات کا مقابلہ کریں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے خبر دی اور فرمایا:

﴿قَالَ اجْتَنَّا لِنُخْرِجَنَّا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَمُوسَىٰ ۖ فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرِ مِثْلِهِ فَأَجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۖ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضَحًى ۖ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ﴾ [طہ: 57-60]

”کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں ہماری سر زمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے اے موسیٰ!۔ تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو مساوی ہو۔ کہا تمہارے وعدے کا وقت زینت کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں۔ پس فرعون واپس لوٹا، پس اس نے اپنے داؤ پیچ جمع کیے، پھر آ گیا۔“

﴿وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ﴾ [الأعراف: 113]

”اور جادوگر فرعون کے پاس آئے، انھوں نے کہا یقیناً ہمارے لیے ضرور کچھ صلہ ہوگا، اگر ہم ہی غالب ہوئے۔“

اللہ تعالیٰ اس کے بارے خبر دیتے ہیں جس پر فرعون اور اس کے ان جادوگروں نے، جن سے اس نے استدعا کی تھی، موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے باہم شرائط طے کی تھیں، اگر وہ موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے تو وہ انھیں انعامات دے

گا اور انھیں وہ کچھ دے گا جو انھوں نے چاہا اور وہ انھیں اپنے ہم مجلس اور مقربین میں شامل کرے گا، جب انھوں نے فرعون سے وثوق حاصل کر لیا تو کہنے لگے:

﴿قَالُوا يَمُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقَىٰ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْكِينَ﴾

[الأعراف: 115]

”انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو تو پھینکے، یا ہم ہی پھینکنے والے ہوں۔“

450- کیا غلبہ پالینا شیطان کی طرف سے ہو سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَآتَلْ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ

الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ﴾ [الأعراف: 175]

”اور انھیں اس شخص کی خبر پڑھ کر سنا جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا، پھر شیطان نے اسے پیچھے لگا لیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔“

بنو اسرائیل میں ایک آدمی تھا جو اللہ کا اسم اعظم بھی جانتا تھا، اس نے کفر کیا تو اللہ نے اس پر لعنت کی اور شیطان نے اس پر غلبہ پالیا، اس کا اطاعت و فرمانبرداری والا معاملہ ختم ہو کر رہ گیا، اس لیے اللہ نے فرمایا ﴿فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ﴾۔

451- کیا جنوں میں بھی انسانوں کی طرح نافرمان ہوتے ہیں؟ اس کی دلیل کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ أُذُنٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ﴾

[الأعراف: 179]

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بہت سے جن اور انسان جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں، ان کے دل ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہ لوگ چوپاؤں جیسے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں جو بالکل بے خبر ہیں۔“

یعنی ہم نے جہنم کے لیے بہت سے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا، یعنی وہ اس میں لے جانے والے اعمال بجالائیں گے۔ ﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا﴾ یعنی وہ ان جوارح بدن سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے، جنہیں اللہ نے ہدایت کا سبب بنایا۔ ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ﴾ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو نہ حق کو سنتے ہیں اور نہ اس کی مدد کرتے ہیں اور نہ وہ ہدایت کو دیکھتے ہیں۔ بس ان جانوروں کی طرح بنے ہوئے ہیں جو ان حواس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

452- جادو سے شفا کی آیات کونسی ہیں؟

درج ذیل آیات جادو سے شفایابی کے لیے مفید ہیں:

﴿فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ﴾ [یونس: 81]

”تو جب انھوں نے پھینکا، موسیٰ نے کہا تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی باطل کر دے گا۔ بے شک اللہ مفسدوں کا کام درست نہیں کرتا۔“

﴿فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الأعراف: 118]

”پس حق ثابت ہو گیا اور باطل ہو گیا جو کچھ وہ کر رہے تھے۔“

﴿وَأَلْقَى مَا فِي يَمِينِكَ تَلَقَفَ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدٌ

سِحْرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾ [طہ: 69]

”اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نکل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔“

453- کیا جنوں میں سے نافرمان بھی آگ میں داخل ہوں گے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

لَا مَلْئِنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾ [ہود: 119]

”مگر جس پر تیرا رب رحم کرے اور اس نے انھیں اسی لیے پیدا کیا اور تیرے رب کی بات پوری ہوگئی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے ضرور ہی بھروں گا۔“

مذکورہ آیت میں مرحومین سے مراد تو حید پرست اور جماعت والے لوگ ہیں اگرچہ ان کے دیار و ابدان جدا جدا ہوں اور ان کے برعکس اہل معصیت کا

گروہ ہے اگرچہ ان کے دیار و ابدان مجتمع ہوں۔ ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ﴾ میں اللہ تعالیٰ خبر دیتے ہیں کہ یہ معاملہ اس کی قضا و قدر میں پہلے طے ہو چکا ہے، جس کی بنیاد اس کا مکمل علم اور حکمت ہے، بس اس کی مخلوق میں سے بعض جنت کے حقدار ہیں اور بعض آگ کے حقدار ہیں اور لازمی طور پر جہنم کو ان دو بڑی مخلوقوں، جن و انس سے بھرنا ہے۔ اسی کے لیے حکمت تامہ اور حجت بالغہ ہے۔

454- کیا نسیان کا سبب شیطان ہوتا ہے؟

جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنَسَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ﴾ [یوسف: 42]
 ”اور اس نے اس سے کہا جس کے متعلق اس نے سمجھا تھا کہ بے شک وہ دونوں میں سے رہا ہونے والا ہے کہ اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا، تو شیطان نے اسے اس کے مالک سے ذکر کرنا بھلا دیا تو وہ کئی سال قید خانے میں رہا۔“

جب یوسف علیہ السلام نے یہ گمان کیا کہ ساتی (اپنے مالک کو شراب پلانے والا) نجات پانے والا ہے، تو دوسرے سے چھپ کر اسے کہا (تا کہ اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ وہ سولی چڑھنے والا ہے) ﴿اَذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ﴾ یعنی اپنے بادشاہ کے سامنے میرا قصہ رکھنا، لیکن وہ اپنے مالک کے سامنے یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنا بھول گیا اور یہ شیطان ہی کی ایک چال تھی، تا کہ اللہ کا نبی قید خانے سے نہ

نکلے، یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم ﴿فَأَنسَهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ﴾ میں ضمیر کا مرجع ناجی ہے۔ ﴿فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ﴾ وہ کئی سال پھر جیل ہی میں رہا، جو تقریباً بارہ سال یا ایک قول کے مطابق چودہ سال ہے، لیکن چودہ سال والی بات کو بہت کم لوگوں نے تسلیم کیا ہے۔

455- اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے درمیان شیطان نے کیسے فساد ڈالا؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَرَفَعَ أَبَوِيهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَ جَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَ بَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ [یوسف: 100]

”اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر اونچا بٹھایا اور وہ اس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور اس نے کہا اے میرے باپ! یہ میرے پہلے کے خواب کی تعبیر ہے، بے شک میرے رب نے اسے سچا کر دیا اور بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید خانے سے نکالا اور تمھیں صحرا سے لے آیا، اس کے بعد کہ شیطان نے میرے درمیان اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا ڈال دیا۔ بے شک میرا رب جو چاہے اس کی باریک تدبیر کرنے والا ہے،

بلاشبہ وہی سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔“

﴿أَبُوهُ﴾ سے مراد یوسف علیہ السلام کا باپ اور خالہ تھی اور ان کی ماں اس سے بہت پہلے فوت ہو گئی تھی اور ایک دوسرے قول کے مطابق ان کی ماں ہی تھیں جو ابھی تک زندہ تھیں۔ ﴿عَلَى الْعَرْشِ﴾ یعنی انھیں اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھایا ﴿خَرُّوا لَهُ سُجَّدًا﴾ یعنی یوسف علیہ السلام کو ان کے والدین اور دیگر بھائیوں نے سجدہ کیا اور وہ گیارہ بھائی تھے۔ ﴿وَقَالَ يَا بَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ﴾ یعنی یہ اس خواب کی تعبیر تھی جو انھوں نے اس سے قبل بیان کی تھی۔ ان کی شریعتوں میں یہ بات جائز تھی کی جب وہ کسی بڑے کو سلام کہتے تو اسے تعظیماً سجدہ کرتے، آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت تک تو یہ جائز رہا، پھر حرام ہو گیا۔ ہمارے دین میں بھی حرام ہے اور اب سجدہ صرف رب العالمین کے ساتھ ہی مختص ہے۔ ﴿وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ﴾ یعنی دیہات سے اور وہ لوگ ارضِ فلسطین میں رہتے تھے۔ ﴿قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾ یعنی اللہ نے کسی کام کا رادہ کیا، پھر اس کے اسباب پیدا کیے اور اسے آسان بنا دیا اور ہمارے مقدر میں کر دیا۔ ﴿إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ یعنی اپنے بندوں کی مصلحتوں کو اور اپنے اقوال و افعال اور اپنے فیصلوں میں مکمل حکمت والا ہے۔

456- ابلیس کی چال

سوال کیا یہ درست ہے کہ ابلیس اپنے پیروکاروں سے، انھیں گمراہ کرنے کے بعد، بیزار ہو جائے گا اور کیا ابلیس اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے کہ نہیں؟

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا
أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُمُونِي وَلَوْلَا أَنْفُسُكُمْ مَا
أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ
مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [إبراهيم: 22]

”اور شیطان کہے گا، جب سارے کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا کہ بے
شک اللہ نے تم سے وعدہ کیا، سچا وعدہ اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو
میں نے تم سے خلاف ورزی کی اور میرا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا، سوائے
اس کے کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میرا کہنا مان لیا، اب مجھے
ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو، نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچنے
والا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو، بے شک میں اس کا
انکار کرتا ہوں جو تم نے مجھے اس سے پہلے شریک بنایا۔ یقیناً جو لوگ
ظالم ہیں انھی کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ ابلیس کی اپنے پیروکاروں سے خطاب کے
بارے خبر دیتے ہیں اور یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ
کرنے، مومنین کو جنتوں میں اور کافرین کو جہنم کی گہرائیوں میں داخل کرنے کے
بعد ہوگا۔ پھر ابلیس ان کے غم پر مزید غم لانے کے لیے اور انھیں حسرت در حسرت،
افسوس در افسوس دلانے کے لیے ان میں کھڑے ہو کر کہے گا: ﴿مَا كَانَ لِي
عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ﴾ یعنی جس کی طرف میں نے تمہیں دعوت دی تھی اور جس
کا میں نے تمہیں وعدہ دیا تھا، میرے پاس اس کی کوئی حجت و دلیل نہیں تھی،

میں نے صرف اتنا ہی کیا کہ ﴿دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي﴾ جب کہ رسولوں نے تم پر جحیش قائم کیں اور اپنی لائی ہوئی دعوت میں تمہارے پاس صحیح دلائل لے کر آئے تھے، تم نے اس وقت ان کی مخالفت کی تھی جس کے عوض آج تم نے اس انجام کو پا لیا۔ ﴿فَلَا تَلُومُونِي﴾ تم آج مجھے ملامت نہ کرو، بلکہ ﴿لَوْ مُوَا أَنْفُسَكُمْ﴾ اپنے آپ کو ملامت کرو، کیوں کہ گناہ تمہارا تھا، تم نے دلائل حقہ کی مخالفت کی اور میری اتباع کی، ابلیس نے اللہ کے ساتھ کبھی شرک نہیں کیا۔

457- آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کے متعلق اللہ تعالیٰ اور ابلیس کے درمیان کیا گفتگو ہوئی تھی؟

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِلَّا ابْلِيسَ ابْنِ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّجِدِينَ﴾ قَالَ يَا ابْلِيسُ مَا لَكَ إِلَّا تَكُونَ مَعَ السَّجِدِينَ ﴿قَالَ لَمْ أَكُنْ لِيَ سَجْدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿وَأِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ﴿قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ﴿قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ إِلَّا مَنْ

اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَوِيِّينَ ﴿٣١﴾ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٢﴾
لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٣٣﴾

[الحجر: 31-44]

”مگر ابلیس، اس نے انکار کر دیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔ فرمایا اے ابلیس! تجھے کیا ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہوتا؟ اس نے کہا میں کبھی ایسا نہیں کہ اس بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے ایک بجنے والی مٹی سے پیدا کیا ہے، جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے ہے۔ فرمایا پھر اس سے نکل جا، کیونکہ یقیناً تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک خاص لعنت ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب! پھر مجھے اس دن تک مہلت دے جب وہ اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا تو بے شک تو مہلت دیے گئے لوگوں سے ہے۔ ایسے وقت کے دن تک جو معلوم ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں ضرور ہی ان کے لیے زمین میں مزین کروں گا اور ہر صورت میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔ مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو خالص کیے ہوئے ہیں۔ فرمایا یہ راستہ ہے جو مجھ تک سیدھا ہے۔ بے شک میرے بندے، تیرا ان پر کوئی غلبہ نہیں، مگر جو گمراہوں میں سے تیرے پیچھے چلے۔ اور بلاشبہ جہنم ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔ اس کے ساتھ دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک تقسیم کیا ہوا حصہ ہے۔“

مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے فرشتوں میں

علی الاعلان ان کا تذکرہ کرنے کا ذکر کرتے ہیں اور فرشتوں کو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دے کر آدم علیہ السلام کو شرف بخشے کا ذکر کرتے ہیں اور تمام فرشتوں کے درمیان سے ان کے دشمن ابلیس کا سجدے سے پیچھے ہٹنے کا ذکر ہے اور ابلیس کے ایسا کرنے کی وجہ اس کا حسد، کفر، عناد، تکبر اور باطل پر فخر کرنا ہے۔

458- ابلیس اور اولادِ آدم کے درمیان کیا عداوت ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ ؕ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۖ قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ۖ قَالَ أَذْهَبُ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُكُمْ جَزَاءً مَوْفُورًا ۖ وَاسْتَغْرَزَ مِنَ اسْتَطَعَتْ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمُ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدَّهُمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۖ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ۖ﴾ [الإسراء: 61-65]

”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس، اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ اس نے کہا کیا تو نے دیکھا، یہ شخص جسے تو نے مجھ پر عزت بخشی، یقیناً اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں

بہت تھوڑے لوگوں کے سوا اس کی اولاد کو ہر صورت جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ فرمایا جا، پھر ان میں سے جو تیرے پیچھے چلے گا تو بے شک جہنم تمھاری جزا ہے، پوری جزا۔ اور ان میں سے جس کو تو اپنی آواز کے ساتھ بہکا سکے بہکا لے اور اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا کر لے آ اور اموال اور اولاد میں ان کا حصہ دار بن اور انھیں وعدے دے اور شیطان دھوکا دینے کے سوا انھیں وعدہ نہیں دیتا۔ بے شک میرے بندے، تیرا ان پر کوئی غلبہ نہیں اور تیرا رب کافی کارساز ہے۔“

آیات مذکورہ میں اللہ تعالیٰ ابلیس کی آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد سے عداوت کا ذکر فرماتے اور یہ بتلاتے ہیں کہ ان کی دشمنی آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت سے ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، ابلیس کے سوا سب نے انھیں سجدہ کیا، ابلیس نے انھیں حقیر سمجھتے ہوئے اور اپنے آپ پر فخر کرتے ہوئے انھیں سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا: ﴿ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا﴾ میں اسے سجدہ کروں، جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ بلکہ میں ان کی اولاد پر غلبہ پانے کی کوشش کروں گا اور چند ایک کے سوا سب کو گمراہ کروں گا۔

459- ابلیس کا تعارف

سوال

ابلیس نے اللہ کے امر کی مخالفت کیوں کی؟ اس سے پہلے اس کی کیا حیثیت تھی؟ اس کا حقیقی نام کیا ہے؟ اس کی سابقہ ڈیوٹی کیا تھی؟ وہ کون سے قبیلوں سے تھا؟

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا﴾ [الكهف: 50]

”اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس، وہ جنوں میں سے تھا، سو اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، تو کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں، وہ (شیطان) ظالموں کے لیے بطور بدل برا ہے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ اولادِ آدم کو یہ تنبیہ کر رہے ہیں کہ ابلیس آپ کا اور آپ سے قبل تمھارے باپ کا دشمن ہے اور اللہ ان میں سے شیطان کی اتباع کرنے والوں اور اپنے اس خالق و مولا کی نافرمانی کرنے والوں کو جس نے انھیں پیدا کیا اور انھیں رزق و غذا عطا کی، ڈانٹ پلا رہے ہیں (وہ اللہ کے ان بے شمار احسانات کے باوجود) اس سے دور ہوئے جا رہے ہیں اور ابلیس کی قربت چاہ رہے ہیں۔ (نعوذ باللہ) ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ﴾ یعنی تمام فرشتوں کو ہم نے حکم دیا کہ وہ آدم کے شرف و تعظیم اور تکریم کے لیے انھیں سجدہ کریں۔

سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے:

”كَانَ إِبْلِيسُ مِنْ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْمَلَائِكَةِ يُقَالُ لَهُمْ: الْجِنُّ، خُلِقُوا مِنْ نَارِ السَّمُومِ مِنْ بَيْنِ الْمَلَائِكَةِ، وَكَانَ اسْمُهُ الْحَارِثُ، وَكَانَ خَازِنًا مِنْ خَزَائِنِ الْجَنَّةِ، وَخُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ

مِنْ نُورٍ غَيْرَ هَذَا الْحَيِّ. قَالَ: وَخُلِقَتِ الْجِنُّ الَّذِينَ ذُكِرُوا فِي الْقُرْآنِ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَهُوَ لِسَانُ النَّارِ الَّذِي يَكُونُ فِي طَرَفِهَا إِذَا انْتَهَبَتْ“

”ابلیس فرشتوں کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے میں سے تھا جنہیں ”الجن“ کہا جاتا ہے، فرشتوں کے درمیان انھیں لو والی آگ سے پیدا کیا گیا، اس کا نام حارث تھا اور وہ جنت کا ایک خازن تھا، اس قبیلے کے علاوہ بقیہ فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا اور وہ جن جس کا ذکر قرآن میں ہے، بھڑکنے والے آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا۔“

460- اللہ تعالیٰ نے انس و جن کو کس لیے پیدا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات: 56]

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

میں نے انھیں پیدا کیا تاکہ میں انھیں اپنی عبادت کا حکم دوں، یہ بات نہیں کہ مجھے ان کی کوئی ضرورت ہے ﴿إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ یعنی تاکہ وہ خوشی و ناخوشی میں میری عبادت کو قائم کریں۔

461- کیا قیامت کے دن انسان کے اعضا کی طرح جنات کے اعضا بھی کلام کریں گے؟

جی ہاں! اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

”ان سے پہلے نہ کسی انسان نے انہیں ہاتھ لگایا ہے اور نہ کسی جن نے۔“
یعنی وہ کنواری اور ہم عمر ہوں گی، انہیں اہل جنت سے قبل کسی جن و انس
نے چھوا نہیں ہوگا تو شیطان تو جنت میں جا ہی نہیں سکتا، پھر صحبت چہ معنی دارد؟

464- کیا جھگڑنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

[المجادلة: 10]

”یہ سرگوشی تو شیطان ہی کی طرف سے ہے، تاکہ وہ ان لوگوں کو غم
میں مبتلا کرے جو ایمان لائے، حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر
انہیں ہرگز کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اللہ ہی پر پس لازم
ہے کہ مومن بھروسہ کریں۔“

”نجوی“ حقیقت میں سرگوشی کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ مومن کو برائی کا وہم
دلاتی ہے۔ ﴿مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزَنَ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سرگوشی شیطان کی وجہ سے
ہوتی ہے۔ تاکہ اہل ایمان اس سے پریشان ہوں، جب کہ یہ چیز بھی انہیں اللہ
کے اذن کے بغیر کوئی نقصان نہیں دے سکتی۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَتَنَاجَىٰ اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزَنُهُ»

”دو آدمی تیسرے کے بغیر سرگوشی نہ کریں، اس لیے کہ یہ تیسرے کو
پریشان کر دے گی۔“

﴿فَبِمَا مَنَعَهُ لَّا يَسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ﴾ [الرحمن: 39]

”پھر اس دن نہ کسی انسان سے اس کے گناہ کے متعلق پوچھا جائے
گا اور نہ کسی جن سے۔“

سوال و جواب ہوگا، پھر لوگوں کے مونہوں پر مہر لگائی جائے گی اور ان
کے ہاتھ اور پاؤں ان کاموں کے بارے کلام کریں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

462- کیا جن جنت میں داخل ہوں گے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِيهِنَّ قَصِيرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِئِنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾

[الرحمن: 56]

”ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں، جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان
نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ کسی جن نے۔“

یعنی وہ خوبصورت، ہم عمر عورتیں ہوں گی جن سے ان کے خاوندوں سے
قبل کسی جن و انس نے جماع نہ کیا ہوگا، یہ مومن جنوں اور انسانوں کے جنت
میں داخل ہونے کی ایک دلیل ہے۔ ضمیرہ بن حبیب سے سوال کیا گیا، کیا جن
جنت میں داخل ہوں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں اور وہ نکاح بھی کریں گے۔ جنوں
کے لیے جنات اور انسانوں کے لیے حوریں ہوں گی۔

463- کیا جنت میں حور عین سے کسی شیطان کی صحبت ممکن ہے؟

نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَمْ يَطْمِئِنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ﴾ [الرحمن: 74]

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ﴾ [الصف: 6]

”پھر جب وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ کھلا جادو ہے۔“

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ﴾ یعنی احمد علیہ السلام جن کی بشارت گذشتہ زمانوں میں دی گئی اور قرون سابقہ میں اس کا ذکر واضح ہے، جب اس نبی کا ظہور اور وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لایا تو مخالفین کافر لوگ کہنے لگے: ﴿هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ﴾

466- کیا جن انسان سے افضل ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّنْ نَقُولَ الْإِنسَ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا﴾

وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

فَزَادُوهُمْ رَهَقًا﴾ [الجن: 5-6]

”اور یہ کہ بے شک ہم نے گمان کیا کہ بے شک انسان اور جن اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے۔ اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑتے تھے تو انھوں نے ان (جنوں) کو سرکشی میں زیادہ کر دیا۔“

جنات گمان کرتے تھے کہ ہمیں انسانوں پر فضیلت حاصل ہے، اس لیے کہ وہ جب کسی وادی یا وحشت ناک جگہ (جنگل وغیرہ) میں اترتے تو ہمارے ساتھ پناہ مانگتے تھے، جیسا کہ اہل عرب کی جاہلیت میں عادت تھی کہ وہ اس جگہ کے بڑے جن سے پناہ مانگتے تھے کہ وہ انھیں کوئی نقصان نہ پہنچائے، اسی وجہ سے جنوں کی ان پر جرات بڑھ گئی۔

465- کیا ابلیس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور کیا وہ شرک کی

طرف بلاتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كَمْثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي

بَرِيءٌ مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾ [الحشر: 16]

”شیطان کے حال کی طرح، جب اس نے انسان سے کہا کفر کر، پھر جب وہ کفر کر چکا تو اس نے کہا بلاشبہ میں تجھ سے لا تعلق ہوں،

بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں، جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

اس آیت میں بنو اسرائیل کے ایک مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے، جو شیطان اور اس عبادت گزار بندے کے درمیان تھا، جس نے کسی عورت سے زنا کیا پھر وہ حاملہ ہو گئی، پھر اس عابد نے عورت اور اس کے بچے کو دفن کر دیا، تاکہ اس کا معاملہ ظاہر نہ ہو، پھر شیطان عورت کے بھائیوں کو خواب میں آیا اور انھیں وقوعہ کی خبر دی۔ بھائیوں نے قبر کو کھولا، اپنی بہن اور بچے کو مقتول پایا، پھر شیطان عابد کی طرف لوٹا اور وہ اس عابد کے سولی چڑھائے جانے کا وقت تھا، شیطان اس کے پاس آیا اور اسے بتایا کہ وہی اس سارے معاملے کا سبب تھا اور اگر وہ (عابد) شیطان کو سجدہ کر لے تو وہ اسے نجات دلا سکتا ہے، پھر عابد نے شیطان کو سجدہ کیا، شیطان نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا اور اس کا مذاق اڑایا اور کہا: ﴿إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾ اس بنا پر کفر کا حکم دینا کفر ہے اور شرک پر راضی ہونا شرک ہے۔

467- کیا شیاطین انسان کو وسوسہ ڈالتے ہیں؟

ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ [الناس: 4] ”جنوں اور انسانوں میں سے۔“

لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالنے والے جن و انس دونوں کے شیاطین

ہیں، اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ

يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا﴾ [الأنعام: 112]

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے انسانوں اور جنوں کے

شیطانوں کو دشمن بنا دیا، ان کا بعض بعض کی طرف طمع کی ہوئی بات

دھوکا دینے کے لیے دل میں ڈالتا رہتا ہے اور اگر تیرا رب چاہتا تو

وہ ایسا نہ کرتے۔ پس چھوڑ انھیں اور جو وہ جھوٹ گھڑتے ہیں۔“

468- کیا انسان کی طرح (روزِ قیامت) جنوں کو بھی اکٹھا کیا جائے گا؟

ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ

جَهَنَّمَ جِثِيًّا﴾ [مريم: 68]

”تو قسم ہے تیرے رب کی! بے شک ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور

اکٹھا کریں گے، پھر بے شک ہم انھیں جہنم کے گرد ضرور گھٹنوں کے

بل گرے ہوئے حاضر کریں گے۔“

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَمْعَشَرُ الْجِنَّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ

الْإِنْسِ وَ قَالَ أَوْلِيُّهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا

بِبَعْضٍ وَ بَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ

خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ﴾

[الأنعام: 128]

”اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا، اے جنوں کی جماعت!

بلاشبہ تم نے بہت سے انسانوں کو اپنا بنالیا اور انسانوں میں سے ان

کے دوست کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارے بعض نے بعض سے

فائدہ اٹھایا اور ہم اپنے اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے

مقرر کیا تھا۔ فرمائے گا آگ ہی تمھارا ٹھکانا ہے، اس میں ہمیشہ

رہنے والے ہو مگر جو اللہ چاہے۔ بے شک تیرا رب کمال حکمت والا،

سب کچھ جاننے والا ہے۔“

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ﴾ اللہ تعالیٰ نے دلیل قائم کرنے کے بعد اپنی

ذات کی قسم کھائی ہے کہ وہ انھیں ان کی قبروں سے آخرت کے دن اسی طرح

اکٹھا کرے گا، جیسے وہ مومنوں کو اکٹھا کرے گا۔ ﴿وَالشَّيَاطِينَ﴾ یعنی ہم ان

کے دوستوں شیاطین کو بھی اکٹھا کریں گے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ ہر کافر کو ایک شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں

اکٹھا کیا جائے گا، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ﴾

[الصفات: 22]

”اے ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کی تکذیب نہیں کرتے اور تیرے لیے ہی سب تعریفیں ہیں۔“
پھر اللہ تعالیٰ ایسا بھی نہیں کہ انہیں وہ جزا دے جسے وہ حاصل ہی نہ کر پائیں۔

470- کلمہ ”ابلیس“ کا کیا معنی ہے؟

کہا گیا ہے کہ ابلیس، اَبْلَس سے مشتق ہے، اِذَا آيَسَ یعنی جب وہ ناامید ہوا اور اس کا تعاقب و مقابلہ شروع کر دیا۔ اس کے ناموں سے دو نام ”حارث اور حاکم“ ہیں، اس کی کنیت ”ابومرہ اور ابوکروہیمین“ ہے۔^①

471- ”جن“ کے نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

”جن“ کا نام جن ان کے استجنان یعنی لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے ہے، ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی اسی وجہ سے جنین کہتے ہیں کہ وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔

472- کلمہ ”الشیاطین“ کا کیا معنی ہے؟

یہ ”شَطَنَ“ بہ معنی دور ہوا سے مشتق ہے، وہ بالطبع انسان کی طبیعتوں سے دور ہے اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے ہر خیر سے دور ہے۔ شیطان کا نام شیطان اس کی سرکشی اور حق سے دوری کی وجہ سے ہے، اسی لیے جن و انس اور جانوروں میں سے ہر حد سے تجاوز کرنے والے، سرکش کو شیطان کہتے ہیں۔^②

① فتح الباری لابن حجر (۳۹۱/۶)

② الجامع لأحكام القرآن [136/1] تفسیر القرآن العظیم [15/1] مصائب الإنسان

[7,6] غرائب و عجائب الجن [23]

”اکٹھا کرو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے جوڑوں کو اور جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔“
مطلب یہ ہے کہ کافروں کو ان کے دوستوں، ان شیاطین کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا جنہوں نے انہیں گمراہ کیا تھا۔

469- کیا مومن جن جنت میں داخل ہوں گے، جیسے نافرمان جن آگ میں داخل ہوں گے؟

ہاں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِيهِنَّ قُصُورٌ لِّمَن يَّطْمِئِنُّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جِآنٌ﴾

[الرحمن: 56]

”ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں، جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ کسی جن نے۔“

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا: ”مومن جن جنت میں داخل ہوں گے۔“
امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا:

”مومن جن مومن انسانوں کی طرح جنت میں داخل ہوں گے اور سلف کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ثقلین (جن و انس) پر یہ احسان فرمایا کہ ان کے احسان کا بدلا جنت کو ٹھہرایا اور جنوں نے اس آیت ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ﴾ کا سامنا انسانوں کی نسبت مبالغہ آمیز الفاظ میں قولی شکر ادا کر کے کیا، انہوں نے کہا:

”وَلَا بَشِيءٌ مِّنْ آلَائِكَ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ“

473- جن کو آگ کے ذریعے کیسے عذاب دیا جائے گا، جب

کہ وہ خود آگ سے پیدا کیا گیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْجَا۟نَ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلِ مِنْ نَّارِ السَّمُومِ﴾ [الحجر: 27]

”اور جان (جنوں) کو اس سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا۔“

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَخَلَقَ الْجَا۟نَ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ﴾ [الرحمن: 15]

”اور جن کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔“

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ مَا مَنَّكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ﴾ [الأعراف: 12]

”فرمایا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو سجدہ نہیں کرتا، جب میں نے تجھے

حکم دیا؟ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے

پیدا کیا اور تو نے اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَا۟نُ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ،

وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ﴾^①

”فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جن آگ کے شعلے سے پیدا کیے

① صحیح مسلم، کتاب الزہد [ص: 76]

گئے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بیان کر دی گئی

ہے (یعنی مٹی سے)۔“

قرآن و حدیث کے دلائل سے معلوم ہوا کہ انسان مٹی سے بنا ہے، لیکن

آدمی کی طرف دیکھنے والا اسے گوشت و خون سے مرکب جسم پاتا ہے، مٹی تو وہ

بھی نہیں ہوتا، جب کہ خلاصہ یہ ہے کہ جن و شیاطین کی اصل آگ ہے اور وہ

اب حقیقت میں آگ کی حالت میں نہیں ہیں، جیسے اولاد آدم کی اصل مٹی ہے

اور اب وہ حقیقت میں مٹی نہیں ہیں۔

جب تجھے یہ معلوم ہو گیا تو اب یہ بات بھی جان لے کہ جس طرح سے

اولاد آدم کو مٹی سے تکلیف دی جاسکتی ہے اور اسے مٹی سے عذاب دینا ممکن

ہے۔ اسی طرح سے جن و شیاطین کو آگ سے اذیت و عذاب دینا بھی ممکن

ہے۔ یہ سارا معاملہ اولاد آدم سے مٹی کے عنصر سے اور شیاطین کے آگ کے

عنصر سے متعلق ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

﴿لَوْ رَأَيْتُمُونِيْ وَابْلِيسَ فَأَهْوَيْتَ بِيَدِيْ فَمَا زِلْتُ أَخْنُقُهُ حَتَّى

وَجَدْتُ بَرْدَ لُعَابِيْ بَيْنَ أَصْبَعِيْ هَاتَيْنِ﴾^①

”اگر تم مجھے دیکھتے کہ میں نے ابلیس کو اپنے ہاتھ سے دبایا اور اس کا گلہ

گھوٹا رہا، حتیٰ کہ میں نے اس کے لعاب کی ٹھنڈک اپنی ان دو انگلیوں

میں پائی۔“

میں کہتا ہوں کہ اس کے لعاب کی ٹھنڈک اس کے ناری عنصر سے تبدیلی

کی واضح دلیل ہے۔

① مسند أحمد [82/3]

474- ابلیس کا عرش کہاں پایا جاتا ہے؟

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«عَرْشُ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَقْتُلُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فَتَنَةً»⁽¹⁾

”ابلیس کا عرش سمندر پر ہے، پھر وہ لوگوں کو فتنے میں ڈالنے کے لیے لشکروں کو بھیجتا ہے اور ان میں سب سے بڑا مقام کے اعتبار سے وہ ہوتا ہے، جو سب سے بڑھ کر انھیں فتنے میں مبتلا کرنے والا ہو۔“

حدیث میں مذکور ابلیس کے عرش کا سمندر پر ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ سمندروں اور بحیروں میں رہتے ہیں، اسی لیے سمندر میں اترتے وقت ان سے اللہ کی پناہ انتہائی ضروری ہے۔

475- اُحد کے دن شیطان نے کیا کیا تھا؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا:

«لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ. فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَأَجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي. فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ خَيْرٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ»⁽²⁾

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2813]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [59]

”اُحد کے دن جب مشرکین شکست کھا گئے، ابلیس نے چیخ کر کہا: اللہ کے بندو اپنی پچھلی طرف، اگلی صفوں والے پیچھے پلٹے تو پچھلوں سے گتھم گتھا ہو گئے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کی تلوار کی زد میں اس کا باپ ہے، تو پکار کر کہا: اللہ کے بندو میرا باپ، میرا باپ، اللہ کی قسم وہ ان سے ہاتھ روکنے سے قبل انھیں شہید کر چکے تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تمھیں معاف کرے۔ عروہ نے کہا: حذیفہ کے دل میں ہمیشہ اس خبر سے حصہ باقی رہا، حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔“

476- کیا ابلیس چہرہ رسول ﷺ کو جلانا چاہتا تھا؟

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے، ہم نے آپ کو کہتے ہوئے سنا:

«أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلْعَنَكَ بِلْعَنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا» وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ؟ قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِِي فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنَكَ بِلْعَنَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ. فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَاللَّهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ»⁽¹⁾

”اُعوذ باللہ منک“ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں) پھر

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [542]

وہ کیا چیز ہے، جب اس نے اسے اندر سے خالی دیکھا تو سمجھ گیا کہ

یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے اوپر کنٹرول نہ رکھ سکے گی۔“

”أَجُوفٌ“، یعنی جوف والا اور ایک قول کے مطابق اجوف وہ ہوتا ہے جس کا اندرون خالی ہو۔ ”لَا يَتَمَالَكُ“، یعنی اپنی ذات پر قابو نہیں رکھ پائے گا اور اسے خواہشات سے نہیں روک پائے گا اور کہا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ سے دسواں گوروک نہ سکے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ غصے کے وقت اپنے اوپر قابو نہ پائے گا اور اس سے مراد اولادِ آدم کی مکمل جنس ہے۔ یعنی تمام اولادِ آدم مراد ہے۔

478- کیا ہر انسان کے لیے ایک شیطان ہوتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے پاس سے نکلے، کہتی ہیں: مجھے آپ پر غیرت آئی۔ آپ ﷺ آئے اور دیکھا جو میں کر رہی ہوں، پھر کہا: کیا بات ہے عائشہ! کیا تو غیرت کھا گئی ہے؟ میں نے کہا: مجھے کیا ہے، میرے جیسی آپ جیسے پر کیا غیرت نہ کھائے گی؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَقْدُ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ؟ » قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِنَّ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ»⁽¹⁾

”کیا تیرے پاس تیرا شیطان آ گیا تھا؟ اس نے کہا: اے اللہ کے

(1) صحیح مسلم، کتاب صفة القيامة والجنة والنار، رقم الحديث [2815]

آپ ﷺ نے فرمایا ”الْعُنْكَ بِلُغَةِ اللَّهِ“ (میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں) تین بار ایسے ہوا اور آپ ﷺ نے کسی چیز کو پکڑنے کی طرح اپنا ہاتھ بڑھایا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں وہ کہتے سنا، جو ہم نے آج تک آپ ﷺ کو کہتے ہوئے نہیں سنا؟ ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لایا تھا، تاکہ اسے میرے چہرے پر رکھے تو میں نے تین بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ“ کہا، پھر میں نے کہا: ”الْعُنْكَ بِلُغَةِ اللَّهِ“ لیکن وہ تین بار سے پیچھے نہ ہٹا، پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا، اللہ کی قسم اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو یقیناً وہ بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلے ہوتے۔“

477- ابلیس نے آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت میں کیا کیا؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ، مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرَكَهُ فَجَعَلَ ابْلِيسُ يَطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَجُوفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلَقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ »⁽¹⁾

”جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں آدم علیہ السلام کی صورت بنائی تو اسے جتنی دیر چھوڑنا چاہا چھوڑے رکھا، ابلیس اس کے گرد گھومنے لگا تاکہ دیکھے

(1) صحیح مسلم، رقم الحديث [2611]

کے پاس تھا اور دو آدمی باہم گالیاں دے رہے تھے، ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ» فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»⁽¹⁾

”مجھے ایک کلمہ کا پتا ہے، اگر یہ بندہ وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے۔ اگر یہ بندہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھ لے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے گا۔ تو لوگوں نے اس کو کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ۔“ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنْ نَّارٍ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ»⁽²⁾

”بلاشبہ غضب شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور بلاشبہ آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے، پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔“

481- کیا جن انسان کے ساتھ کھاتا ہے؟ جب کوئی لقمہ نیچے گر جائے تو میں کیا کروں؟ اور کیا شیطان دائیں ہاتھ سے کھاتا ہے؟

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [5764] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2610]
(2) ضعیف. سنن أبي داود، رقم الحدیث [4784]

رسول ﷺ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا ہر انسان کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میں نے کہا: کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے، حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔“

479- کیا جن بدن انسانی میں حرکت کرتا ہے؟

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمْ شَيْئًا»⁽¹⁾

”بے شک شیطان انسان میں خون کے پہنچنے کے طرح پہنچتا ہے اور مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی چیز پھینک دے گا۔“

قاضی وغیرہ نے کہا: کہا گیا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے انسان کے اندرونی حصوں میں خون کے چلنے کی جگہوں پر چلنے کی قدرت و قوت پیدا کی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بدن کے باریک و لطیف مسام میں اپنا وسوسہ ڈالتا ہے، پھر وہ وسوسہ اس کے دل تک پہنچ جاتا ہے۔⁽²⁾

480- کیا غصے کا سبب شیطان ہے؟

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: میں نبی مکرم ﷺ

(1) صحیح البخاری، رقم الحدیث [33]

(2) شرح صحیح مسلم للنووي [157/14/5]

”تم بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ، کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔“

482- کیا بدگمانی شیطان کی طرف سے ہے؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
 «إِنَّ جِبْرِيلَ عليه السلام شَقَّ عَنْ قَلْبِ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ، فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ»⁽¹⁾
 ”بلاشبہ جبریل عليه السلام نے نبی مکرم ﷺ کا دل مبارک چاک کیا، اس سے سیاہ رنگ کا جما ہوا خون نکالا، پھر فرمایا: یہ آپ ﷺ کے بدن سے شیطان کا حصہ ہے۔“

ام المومنین صفیہ بنت جبریل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف میں تھے، میں ایک رات آپ کی زیارت کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئی، میں نے آپ ﷺ سے بات چیت کی، پھر میں واپس جانے کے لیے اٹھی، آپ ﷺ میرے ساتھ اٹھے تاکہ مجھے واپس چھوڑ آئیں، انصار کے دو آدمیوں کا وہاں سے گزر ہوا، جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے، نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيٍّ» فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ. وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا. أَوْ قَالَ: شَيْئًا»⁽²⁾

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [162]

(2) صحیح البخاری، رقم الحدیث [1930] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2175]

«إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحَ يَدَهُ بِالْمُنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ»⁽¹⁾
 ”جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اور اس سے گرد و غبار کو صاف کرے اور کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ کو رومال کے ساتھ صاف نہ کرے، حتیٰ کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیوں کہ اسے معلوم نہیں، کھانے کے کس جزو میں برکت ہے۔“

ایک روایت میں ہے:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَدَى ثُمَّ لْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ»⁽²⁾
 ”بلاشبہ شیطان تم میں سے ہر شخص کے ہر کام میں حاضر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اس کے کھانے میں بھی، پس جب تمہارے کسی سے لقمہ گر جائے تو وہ اس کے ساتھ (لگنے والے) گرد و غبار کو صاف کرے اور اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ»⁽³⁾

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2033]

(2) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2033]

(3) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2019]

کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِأَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِقْرَءُوا الزُّهْرَ أَوْ يَنْبَغِي (البقرة وسورة آل عمران) فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ، يُحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ». ثُمَّ قَالَ: « اِقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْلَافَ بَرَكَةٍ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ »^①

”قرآن پڑھو، بلاشبہ وہ قیامت کے دن اپنے اہل (پڑھنے والوں) کے لیے سفارش کرنے والا ہے۔ دو روشن (سورتوں) بقرہ اور آل عمران کو پڑھو، اس لیے کہ وہ قیامت کے دن دو بادلوں یا دو چھتریوں یا پردوں کے دو گروہوں کی صورت میں آئیں گی اور اپنے اہل (پڑھنے والوں) کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ البقرہ پڑھو، کیوں کہ اس کا پکڑنا برکت اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور باطل پرست (جادوگر و شیطین) اس (سے تجاوز) کی طاقت نہیں رکھتے۔“

485- کیا میرے گھر میں میرے ساتھ شیطان بھی کھاتا اور سوتا ہے؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا (جو یہ کہے):
« بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ: كُفَيْتَ، وَوُفِّيَتْ، وَهُدِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ »^②

① صحیح مسلم، رقم الحديث [804]

② سنن أبي داود، رقم الحديث [5095] سنن الترمذي، رقم الحديث [3426]

اپنی چال برقرار رکھو۔ یہ صفیہ بنت جحی ہے، ان دونوں نے تعجباً کہا: سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول ﷺ! (آپ کیسی بات کر رہے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ شیطان ابن آدم میں خون کی طرح چلتا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی شر ڈال دے، یا آپ ﷺ نے ”شر“ کے بجائے ”شے“ کا لفظ بولا۔“

483- کیا شیطین رمضان میں جکڑ دیے جاتے ہیں؟

« إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ »^①

جب ماہ رمضان کی ابتدائی رات ہوتی ہے، شیطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

484- شیطان کو گھر سے کیسے بھگایا جائے؟

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
« لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ »^②
”اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ کی قراءت ہوتی ہو۔“

ابو سلام سے روایت ہے، وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ

① سنن الترمذي، رقم الحديث [682]

② صحیح مسلم، رقم الحديث [780]

”اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، اللہ کے سوا نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں ہے۔“ اسے کہا جاتا ہے، تجھے کفایت کی گئی اور تجھے بچایا گیا اور تجھے ہدایت دی گئی اور شیطان اس سے دور ہو گیا۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

ہوئے سنا:

«إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ وَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لِأَصْحَابِهِ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ»⁽¹⁾

”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے، پھر اپنے داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے، شیطان اپنے ساتھیوں کو کہتا ہے، نہ تمہارے لیے (اس گھر میں) ٹھہرنا ہے اور نہ رات کا کھانا“ اور جب وہ داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا شیطان کہتا ہے، تم نے اس گھر میں ٹھہرنا پالیا ہے اور جب وہ کھانے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا، تو وہ کہتا ہے، تم نے (اس گھر میں) ٹھہرنا اور کھانا کھانا پالیا ہے۔“

486- کیا جن جھوٹ بولتا ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ ان کے پاس ایک آنے

(1) صحیح مسلم، رقم الحدیث [2018]

والا آیا اور صدقہ (کے مال) سے چلو بھرنے لگا۔ نبی مکرم ﷺ نے رات کے وقت اس مال پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا، پھر جب تیسری رات ہوئی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: میں لازماً تجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جاؤں گا، اس نے کہا: تو مجھے چھوڑ دے، میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں، اللہ تجھے ان کے ساتھ فائدہ دے گا، میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا:

«إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ حَتَّى تَخْتِمَ اللَّيْلَةَ. وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَصْبَحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، ذَلِكَ شَيْطَانٌ»

”جب تو اپنے بستر کی طرف جانے لگے، تو آیت الکرسی مکمل آیت پڑھا کر، یقیناً اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ (مقرر) ہوگا اور صبح ہونے تک تیرے پاس کوئی شیطان نہ آئے گا، پھر نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تجھ سے سچ بولا، حالانکہ وہ جھوٹا ہے، وہ شیطان تھا۔“

487- میں صبح و شام شیطان مردود سے اپنے آپ کو کیسے محفوظ رکھ سکتا ہوں؟

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کچھ کلمات سکھائیں جو میں صبح و شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

«اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ،

گے اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس سے افضل عمل لائے سوائے اس آدمی جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو۔“

488- کیا جن اللہ کی رحمت میں داخل ہونے والا ہے کہ نہیں؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَنْزَلَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْهَوَامِّ وَالْبَهَائِمِ، فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ، وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا، وَأَخَّرَ عَنْدَهُ نَسْعًا وَتَسْعِينَ رَحْمَةً، يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»⁽¹⁾

”بلاشبہ اللہ عزوجل کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک کو اس نے انسانوں، جنوں، حشرات الارض اور جانوروں کے درمیان نازل کیا، جس کے ساتھ وہ باہم مہربان ہیں اور اسی کے ساتھ وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ وحشی جانور بھی اپنی اولاد پر مہربان ہیں اور اللہ نے اپنے ہاں ننانوے رحمتیں موخر کر رکھی ہیں، جن کے ساتھ وہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔“
تو اس سے معلوم ہوا کہ جو رحمت کا ایک حصہ اللہ نے اتارا ہے، اس میں جنات بھی داخل ہیں۔

489- کیا شیطان موت کے وقت آتا ہے؟

ابو الیسر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے:

(1) صحیح مسلم، رقم الحديث [2752]

رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ» قَالَ: «قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ»⁽¹⁾

یعنی اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب و حاضر کو جاننے والے، ہر چیز کے مالک اور پالنے والے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات صبح کے وقت شام کے وقت اور جب تم بستر پر جاؤ پڑھا کرو۔“
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيتُ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيسِيَ، وَلَمْ يَأْت أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ»⁽²⁾

”(جس نے) ایک دن میں سو بار یہ پڑھا، اس کے لیے دس غلام (آزاد کرنے) کے برابر (اجر) ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے سو گناہ معاف کیے جائیں گے اور وہ اس کے لیے سارا دن، شام ہونے تک شیطان سے بچاؤ (کا ذریعہ) ہوں

(1) سنن أبي داود، رقم الحديث [5067] سنن الترمذي، رقم الحديث [3392]

(2) صحيح البخاري، رقم الحديث [3119] صحيح مسلم، رقم الحديث [2691]

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ»^①
 ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت مجبوظ الحواس کر دے۔“

490- میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو شیطان مجھے وسوسے ڈالتا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»^②
 ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی (کی دعا) کرے اور کہے ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ (اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے) اور جب نکلے تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی (کی دعا) کرے اور کہے ”اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ (اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما)۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: يَعْزِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، بِاسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى

① سنن أبي داود، رقم الحديث [1552] سنن النسائي، رقم الحديث [5531]

② سنن ابن ماجه، رقم الحديث [773]

اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. يُقَالَ لَهُ حِينَئِذٍ: كُفَيْتَ، وَوُفِّيَتْ، وَهُدِيتَ، وَنَتَحَى عَنْهُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ الشَّيْطَانُ لِمَا خَرَجَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هَدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُفِّيَ؟^①
 ”جس نے گھر سے نکلتے وقت کہا: ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ (اللہ کے نام کے ساتھ) (میں گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، اللہ کے سوا نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں ہے) اسے اس وقت کہا جاتا ہے، تجھے کفایت اور حفاظت اور ہدایت حاصل ہو گئی اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور وہ دوسرے شیطان کو کہتا ہے: تجھے ایسے آدمی پر (غلبہ) کیسے ہوگا، جسے ہدایت، کفایت اور حفاظت عطا کر دی گئی؟“

491- جنوں کی کون کون سی قسمیں ہیں اور وہ کون کون سی شکل اپنا سکتے ہیں؟

سیدنا ابو ثعلبہ خشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 «الْجِنَّ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صُنْفٌ لَهُ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ، وَصُنْفٌ حَيَاتٌ وَكَلَابٌ، وَصُنْفٌ يَحُلُونَ وَيَطْعَنُونَ»^②
 ”جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم وہ ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، دوسری قسم سانپوں اور کتوں کی ہے اور

① سنن أبي داود، رقم الحديث [5095] سنن النسائي الكبرى [26/6] سنن الترمذي، رقم الحديث [3426]

② المعجم الكبير للطبراني [214/22]

ہوگا اور شیطان تیرے قریب نہ آئے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس نے تجھ سے سچ بولا، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔“

494- میں مسجد میں شیطان کے شر سے کیسے بچ سکتا ہوں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ »

”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم ﷺ پر سلامتی (کی دعا) کرے اور کہے ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اور جب نکلے تو نبی ﷺ پر سلامتی (کی دعا) کرنے اور کہے ”اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“۔“

495- میں ابلیس اور اس کے یاروں کو اپنے گھر سے کیسے بھگاؤں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ تَفَرُّاً فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ »

[1] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث [773]

[2] صحیح مسلم، رقم الحدیث [780]

ایک ان کی ہے جو (بدنوں میں) حلول کرتے اور (برائی کی طرف) بھیجتے ہیں۔“

492- میں سوتا ہوں اور نماز فجر کے لیے اٹھ نہیں سکتا، کیا یہ شیطان کی کارستانی ہے؟ اس کا حل کیا ہے؟

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا:

« ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيهِ أَذْنِيهِ. أَوْ قَالَ: أَذْنِيهِ»

”نبی مکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو صبح ہونے تک سویا ہی رہا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا آدمی ہے کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کیا ہے۔“

493- میں دورانِ نیند شیطان سے کیسے اپنے آپ کو محفوظ رکھوں؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

« إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ. فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ»

”بلاشبہ ایک شیطان نے ان سے کہا: جب تو اپنے بستر کی طرف جائے تو آیت الکرسی پڑھ، اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ مقرر

[1] صحیح البخاری، رقم الحدیث [3097] صحیح مسلم، رقم الحدیث [774]

[2] صحیح البخاری، رقم الحدیث [3101]

”اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ، بلاشبہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے۔“

496- جن و انس کے شیاطین کا ٹھکانا کیا ہے؟

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا﴾ [مریم: 68]

”تو قسم ہے تیرے رب کی! بے شک ہم ان کو اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کریں گے، پھر بے شک ہم انھیں جہنم کے گرد ضرور گھنٹوں کے بل گرے ہوئے حاضر کریں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی کریم ذات کی قسم اٹھائی ہے کہ وہ یقیناً ان سب کو اور ان شیاطین کو اکٹھا کرے گا، جو غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے

﴿ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا﴾ پھر (کہا) ہم انھیں گھنٹوں کے بل جہنم کے گرد حاضر کریں گے۔ جس سے معلوم ہوا ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

497- فرعون، سیدنا موسیٰ، جادو اور جادوگروں کا کیا قصہ ہے؟

﴿قَالَ اجْنُتْنَا لِنَخْرِجَنَّا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكُ يَمُوسَى﴾ [طہ: 57]

”کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں ہماری سرزمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے اے موسیٰ!“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرعون کے بارے خبر دیتے ہیں کہ اس نے جب بڑی نشانی دیکھی تو موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگا (وہ بڑی نشانی موسیٰ کا اپنی لاٹھی کا

پھینکنا اور اس کا سانپ بن جانا اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنے پہلو تلے ہاتھ رکھ کر نکالنا اور اس کا بلا عیب سفید ہونا تھی) یہ تو جادو ہے جو تو ہمیں مسحور کرنے کے لیے لایا ہے۔ تیرا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں پر حکومت کرے اور وہ تیرے فرمانبردار بن جائیں، تیرا یہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔

﴿فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى﴾ [طہ: 58]

”تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو مساوی ہو۔“

یعنی اے موسیٰ علیہ السلام! ہمارے پاس بھی تیرے جادو جیسا جادو ہے، تو اپنے جادو پر مغرور نہ ہو بلکہ ﴿فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى﴾ ایک دن مقرر کر جس میں تم اور ہم اکٹھے ہوں اور ہم تیرے لائے ہوئے جادو کا مقابلہ کریں، کوئی معین جگہ اور معین وقت ہونا چاہیے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا:

﴿مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ الزَّيْنَةِ﴾ [طہ: 59]

”تمہارے وعدے کا وقت زینت کا دن ہے۔“

﴿قَالُوا إِنَّ هَٰذِهِ لَسِحْرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجُكُم مِّنْ

أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى﴾ [طہ: 63]

”کہا بے شک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور تمہارا وہ طریقہ لے

﴿طَلَعَهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيْطَانِ﴾ [الصافات: 65]

”اس کے خوشے ایسے ہیں جیسے وہ شیطانوں کے سر ہوں۔“

رؤوس الشیاطین کے ساتھ ان کی مشابہت اس کے بے مزہ اور مکروہ ہونے کی بنا پر ہے۔

امام وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

”شیاطین کے بال اوپر آسمان کی طرف اٹھتے ہوتے ہیں اور بلاشبہ

اللہ نے قوم کے درخت کو ان کے سروں کے ساتھ تشبیہ دی ہے،

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان قبیح النظر ذات ہے۔

﴿وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ

لَمُحْضَرُونَ﴾ [الصافات: 158]

”اور انھوں نے اس کے درمیان اور جنوں کے درمیان رشتہ داری بنا

دی، حالانکہ بلاشبہ یقیناً جن جان چکے ہیں کہ بے شک وہ ضرور

حاضر کیے جانے والے ہیں۔“

امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا:

”مشرکین نے کہا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان

کی مائیں کونسی ہیں؟ انھوں نے کہاں: جنوں کی سردار اللہ کی بیٹیاں ہیں۔“

500- بنو اسرائیل نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام سے کیا سلوک کیا؟

﴿وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السِّحْرِ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا

لَمُهْتَدُونَ﴾ [الزخرف: 49]

جائیں جو سب سے اچھا ہے۔“

جادوگر آپس میں کہنے لگے: تمہیں علم ہونا چاہیے کہ یہ آدمی اور اس کا بھائی (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام) دونوں بڑے ماہر جادوگر ہیں اور جادوگری سے خوب واقف ہیں، آج ان کا ارادہ یہ ہے کہ یہ تمہیں اور تمہاری قوم کو مغلوب کریں اور لوگوں پر حکمرانی کریں، عوام ان کے ماتحت ہو جائے اور یہ فرعون اور اس کے لشکروں کے خلاف لڑیں اور تمہیں تمہاری زمین سے نکال دیں۔

498- کیا حق کی اتباع نہ کرنے میں شیاطین ہی سبب بنتے ہیں؟

جی ہاں! ہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

عَلَيْهِ آبَاءُنَا أَوْ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ﴾

[لقمان: 21]

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم

نے اپنے باپ دادا کو پایا اور کیا اگرچہ شیطان انھیں بھڑکتی آگ کے

عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو؟“

یعنی ان کے پاس گزشتہ آبا کی اتباع کے سوا کوئی دلیل نہیں ہے۔

499- کیا شیاطین اچھی اور بری (دونوں طرح کی) اشکال

اختیار کر سکتے ہیں؟

تم میرے ساتھ قرآن پڑھو:

”اور انھوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کے ذریعے دعا کر جو اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے، بے شک ہم ضرور ہی سیدھی راہ پر آنے والے ہیں۔“

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے کہا:

یہاں ﴿الشجر﴾ سے مراد ”العالم“ ہے اور ان کے زمانے کے علما جادوگر ہی ہوا کرتے تھے۔ یہ کام ان کے زمانے میں قابلِ مذمت نہ تھا اور نہ یہ ان کی طرف سے کسی نقصان کا سودا تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ وہ اسے ضروری سمجھتے تھے، لیکن اس میں کوئی تناسب معلوم نہیں ہوتا، بلکہ یہ ان کے گمان میں تعظیم تھی۔ ہر بار وہ موسیٰ علیہ السلام سے ایمان کا وعدہ کرتے تھے اور اس بات کا وعدہ کہ وہ بنو اسرائیل کو اس کے ساتھ بھیج دیں گے اور ہر بار ہی وہ اپنے عہد کو توڑ دیتے تھے۔“

